عمران سیریز
سپریم نمبر
ہاف فیس
ظہیر احمد
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''ہاف فیس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرا یہ ناول کرنل فریدی اور عمران کے مشترکہ کارناموں کی تیسری کڑی ہے۔ اس سے پہلے آپ نے عمران اور میجر پرمود کا مشترکہ ناول ''بلیک شارک'' پڑھا تھا جسے عمران سیریز پڑھنے والے ہر طبقے نے نا صرف بے حد سراہا تھا بلکہ مجھے پذیرائی بخشتے ہوئے اس شاندار ناول کی کامیابی پر مبارک باد کے خطوط بھی بھیجے تھے۔

قارئین کی اکثریت کی خواہش تھی کہ میں عمران اور کرنل فریدی کا ایک ایسا مشترکہ کارنامہ لکھوں جو اپنی مثال آپ ہو اور جس میں دونوں بڑے ایجنٹ ایک دوسرے کے ہم رکاب اور ہم پلہ ثابت ہوں۔ ایک ایسی کہانی جس میں عمران، کرنل فریدی سے سبقت نہ لے جا سکے اور نہ کرنل فریدی کا پلہ عمران پر بھاری پڑے۔ ایسا ناول لکھنا آسان نہیں ہوتا۔ دونوں کی ذہانت، فطانت اور کردار نگاری انتہائی مشکل ہوتی ہے لیکن میں نے اس مشکل کام کو بھی بلآخر سر انجام دیا ہے اور میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی ہے یہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے۔ دونوں عظیم اور بڑے کرداروں پر جب بھی کوئی ناول لکھا جاتا ہے تو وہ پھیلتا ہی چلا جاتا ہے جس کے نتیجے میں ایک ضخیم ناول بن جاتا ہے۔ اس ناول کے

ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ابھی مجھ پر سے ''گولڈن کرسٹل'' جو گولڈن جوبلی نمبر تھا اور ایک ہزار صفحات پر مشتمل تھا کی تھکن نہیں اتری تھی کہ مجھے پھر سے ضخیم ناولوں پر کام کرنا پڑا اور میں یہ سوچ کر اپنا کام کرتا چلا گیا کہ آپ کو ایسے ہی ضخیم اور عظیم ناول پسند ہیں اس لئے میں نے ناول میں آپ کی دلچسپی کو مدنظر رکھ کر کام کیا ہے جو یقیناً آپ کو پسند آئے گا اور آپ میری اس کوشش کو سراہے بغیر نہ رہ سکیں گے اور مجھے اپنی پسند اور ناپسند سے بذریعہ خطوط ضرور آگاہ کریں گے کیونکہ آپ کے خطوط میرے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔

اب اجازت دیجئے

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

کیپٹن شکیل کچن سے اپنے لئے کافی کا مگ بنا کر سٹنگ روم کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی۔

کال بیل کی آواز سن کر کیپٹن شکیل کی نظریں بے اختیار دیوار گیر کلاک پر پڑیں جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔

''اس وقت کون آ گیا''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل کو چونکہ رات گئے سونے کی عادت تھی اس لئے وہ رات کے وقت ٹی وی پر قومی اور بین الاقوامی حالات جاننے کے لئے خبریں یا ٹاک شوز دیکھتا رہتا تھا اور دو بجے کے بعد ہی کہیں اپنے بستر پر جاتا تھا۔

ان دنوں چونکہ شدید سردی پڑ رہی تھی اس لئے کیپٹن شکیل نے ٹی وی لاؤنج میں ہیٹر آن کر رکھا تھا جس کی وجہ سے ٹی وی لاؤنج خاصا گرم ہو رہا تھا اور اسی گرماہٹ میں کیپٹن شکیل دیر تک ٹی وی کے سامنے بیٹھا رہا تھا پھر اسے کافی کی طلب ہوئی تو وہ یہ دیکھے

بغیر کہ رات کے دو بجنے والے ہیں اور اس کے سونے کا وقت ہو رہا ہے اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا اور اپنے لئے کافی بنانا شروع ہو گیا اور اب جیسے ہی وہ کچن سے باہر آیا اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تھی۔ کیپٹن شکیل نے کافی کا مگ سامنے میز پر رکھا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... کیپٹن شکیل نے دروازے کے پاس رک کر قدرے اونچی آواز میں پوچھا۔ اس نے چونکہ حال ہی میں فلیٹ تبدیل کیا تھا اس لئے ابھی تک دروازے میں اس نے ڈور آئی نہیں لگوائی تھی جس سے وہ باہر جھانک کر دیکھ سکتا تھا کہ باہر کون ہے۔

''مم مم۔ میں ہوں''...... باہر سے ایک کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں کون''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ آواز اس کے لئے نا آشنا تھی۔

''مم مم۔ میں۔ میں۔ دد۔ دد۔ دروازہ کھولو۔ میں بہت بری حالت میں ہوں''...... باہر سے لرزتی اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا گیا اور اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کچھ اور کہتا اسی لمحے اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے اس کے دروازے کے پاس کوئی بھاری سی چیز گری ہو۔

''کیا ہوا۔ یہ کس چیز کے گرنے کی آواز ہے''...... کیپٹن شکیل

نے پوچھا لیکن اس بار اسے باہر سے کوئی جواب نہ ملا۔

''بولو۔ جواب دو۔ کون ہو تم اور کیا گرا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن باہر بدستور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے لاک کھول کر دروازے کا ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اسے دروازے کے پاس ایک بوڑھا آدمی گرا ہوا دکھائی دیا۔ بوڑھا بے حد دبلا پتلا سا تھا اور اس نے سادہ سا لباس پہن رکھا تھا۔ سفید رنگ کا لباس جس پر اس نے نیلے رنگ کی جرسی پہن رکھی تھی اور اس کی گردن پر پرانا اور میلا سا مفلر لپٹا ہوا تھا۔ پیروں میں پرانے جوتے تھے اور اس کی داڑھی کے سفید بال بے حد بڑھے ہوئے تھے۔ وہ شکل وصورت سے بھکاری تو نہیں لیکن انتہائی نچلے طبقے کا فرد دکھائی دے رہا تھا۔

بوڑھے کی آنکھوں کے حلقے اندر کو دھنسے ہوئے تھے۔ اس کے گال بھی پچکے ہوئے تھے اور اس کا رنگ زردی مائل ہو رہا تھا جیسے وہ شدید بیمار ہو یا پھر وہ کئی روز کا بھوکا ہو۔ وہ زمین پر بالکل ساکت پڑا تھا البتہ اس کا سینہ پھول اور پچک رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ سانس لے رہا ہے اور شاید وہ نقاہت زدہ ہو کر وہاں گر گیا تھا۔

کیپٹن شکیل حیرت بھری نظروں سے اس بوڑھے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ اس بوڑھے کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا

لیکن اردگرد کے فلیٹوں کے دروازے بند تھے اور وہاں مکمل خاموشی
چھائی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل، بوڑھے پر جھکا اور اس کے دل کی
دھڑکن اور اس کی نبض چیک کرنے لگا۔ بوڑھا کے دل کی دھڑکن
اور نبض بے حد کم رفتار سے چل رہی تھی۔ کیپٹن شکیل نے بوڑھے کو
ہلایا جلایا لیکن وہ بے ہوش تھا۔ اس کا جسم سردی سے اکڑا ہوا معلوم
ہو رہا تھا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل کی نظر بوڑھے کی گردن پر پڑی۔ یہ
دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ بوڑھے کی گردن میں ایک باریک سی سوئی
چبھی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل نے چٹکی سے اس کی گردن میں گڑی
ہوئی سوئی کھینچ کر نکال لی۔ سوئی دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔ یہ سوئی نیڈل تھرو گن سے فائر کی جانے والی سوئی تھی
جس کے سرے پر ایسا مواد یا زہر لگا ہوتا ہے جس سے انسان یا تو
بے ہوش ہو جاتا ہے یا پھر ہلاک۔ بوڑھے کا چونکہ سانس چل رہا
تھا اس لئے کیپٹن شکیل کو لگ رہا تھا کہ سوئی پر بے ہوش کرنے والا
مواد لگا ہوا تھا ورنہ عام طور پر نیڈل تھرو گن سے فائر کی جانے والی
سوئی پر سائنائیڈ لگایا جاتا تھا جس سے ایک لمحے میں طاقتور سے
طاقتور انسان کی بھی موت واقع ہو جاتی تھی۔

''اس کی حالت زیادہ خراب معلوم ہو رہی ہے۔ مجھے اسے اندر
ہی لے جانا پڑے گا''...... کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس
نے بوڑھے کے پہلوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھایا اور پھر مڑ کر
وہ اسے اندر لے آیا۔ اندر آتے ہوئے اس نے پیر مار کر دروازہ

بند کر دیا تھا جس پر آٹو میٹک لاک لگا ہوا تھا۔ بوڑھے کو لے کر
کیپٹن شکیل سٹنگ روم میں آ گیا۔ ہیٹر کی وجہ سے چونکہ سٹنگ روم
گرم تھا اس لئے کیپٹن شکیل نے بوڑھے کو لا کر وہاں موجود ایک
صوفے پر لٹا دیا۔

چند لمحے کیپٹن شکیل بوڑھے کو دیکھتا رہا پھر وہ بوڑھے کو ایک بار
پھر ہلانے جلانے لگا۔

''اٹھو بابا۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ اٹھو''...... کیپٹن شکیل نے اسے
کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن بوڑھے کے جسم میں کوئی
حرکت نہ ہوئی۔ اس پر بے حد نقاہت طاری تھی اور وہ طویل بے
ہوشی کی حالت میں چلا گیا تھا۔ بوڑھے کا لاغر پن دیکھ کر کیپٹن
شکیل کو اس پر بے حد ترس آ رہا تھا۔ وہ بوڑھے کی مدد کرنا چاہتا تھا
لیکن بوڑھا آنکھیں کھولنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ کیپٹن شکیل
چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ بوڑھے کے قریب سے اٹھا اور کچن کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کچن سے ایک گلاس میں پانی لیا اور
دوبارہ بوڑھے کے قریب آ گیا۔ بوڑھا چونکہ بے حد کمزور اور لاغر
تھا اس لئے کیپٹن شکیل اس کی ناک اور منہ پکڑ کر اس کا سانس
روک کر اسے ہوش میں نہیں لانا چاہتا تھا۔ سانس رکنے کی وجہ سے
بوڑھے کی لاغری کی وجہ سے اس کا دم گھٹ سکتا تھا اور ہوش میں
آنے کی بجائے وہ ہلاک بھی ہو سکتا تھا اس لئے کیپٹن شکیل نے
اس پر پانی کے چھینٹے مار کر ہی اسے ہوش میں لانے کا ارادہ کیا

تھا۔

بوڑھے کے پاس آ کر کیپٹن شکیل نے ایک ہاتھ میں گلاس کا تھوڑا سا پانی انڈیل کر بوڑھے کے چہرے پر چھینٹے مارے۔ چھینٹے پڑتے ہی بوڑھے کے جسم کو جھٹکا لگا اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے۔ اس نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں کھولیں اور پھر بند کر لیں۔ یہ دیکھ کر کیپٹن شکیل نے اس پر پھر پانی کے چھینٹے مارے تو اس بار بوڑھا یوں اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے کسی نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھا دیا ہو۔

''مم مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو''...... بوڑھے نے حیرت بھری نظروں سے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر سٹنگ روم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ ہکلاہٹ تھی اور اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

''مجھے آپ اپنا دوست سمجھیں اور یہ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور آپ نے میرے ہی دروازے کی کال بیل کیوں بجائی تھی''۔ کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوڑھا اب یک ٹک کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی مردنی چھائی ہوئی تھی۔

''تت تت۔ تم کیپٹن شکیل ہو نا''...... بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو آپ میرا نام بھی جانتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میری آنکھیں کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ تم کیپٹن شکیل ہی ہو جو پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے۔ بولو یہ سچ ہے نا۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو نا۔ بس تم اس بات کی تصدیق کر دو کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ غلط نہیں ہے''...... بوڑھے نے کہا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے اس بار بوڑھے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم میری بات کا جواب دو اور جلدی کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں مر رہا ہوں۔ مرنے سے پہلے میں ایک راز تمہارے حوالے کرنا چاہتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ راز تمہارے حوالے کرنے سے پہلے ہی میں ہلاک ہو جاؤں''۔ بوڑھے نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''کون سا راز''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جب تک تم مجھے اس بات کا یقین نہیں دلاؤ گے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے کیپٹن شکیل ہو اس وقت تک میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا''...... بوڑھے نے اسی طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ میں کیپٹن شکیل ہی ہوں اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اور کچھ''...... کیپٹن شکیل نے

سر جھٹک کر کہا۔ بوڑھا بے حد کمزور اور لاغر تھا اور اس کی حالت
اس قدر خراب تھی کہ کیپٹن شکیل اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا
اس لئے اس نے بوڑھے کو سچ بتا دیا تھا۔

"بہت خوب۔ بہت خوب۔ میں خوش ہوں کہ میں مرنے سے
پہلے اپنی منزل تک پہنچ گیا ہوں۔ اب اگر مجھے موت بھی آ جائے تو
مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی"...... بوڑھے نے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا آپ کو۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو ابھی اور
اسی وقت کسی اچھے ہسپتال میں لے جاتا ہوں۔ ہسپتال کی ٹریٹ
منٹ کی ساری ذمہ داری میری ہی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے
ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرا اب کسی ہسپتال میں جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو
گا۔ میانگ میرے جسم کی نس نس میں سما چکا ہے اور میرے اندر
ٹوٹ پھوٹ شروع ہو چکی ہے۔ بس اب کچھ ہی دیر کی بات ہے
میانگ میرے دماغ کی شریانوں کو ختم کر دے گا اور مجھ پر ہیمبرج
کا اٹیک ہو گا اور میں ہلاک ہو جاؤں گا"...... بوڑھے نے دونوں
ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے کہا۔

"میانگ۔ آپ کا مطلب ہے کہ میانگی نامی سیاہ چھپکلیوں کا
زہر۔ یہ چھپکلیاں تو جنوبی افریقہ کے گھنے جنگلوں پائی جاتی ہیں"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ وہ مجھ پر نیڈل تھروگنوں سے حملے کر رہے تھے اور ان

کی تھرو کی ہوئی ایک سوئی میری گردن میں گھس گئی تھی۔ اس سوئی
پر میانگی سیاہ چھپکلیوں کا زہر لگا ہوا تھا جو میرے خون میں شامل ہو
چکا ہے۔ اس زہر کا اثر تیزی سے نہیں ہوتا۔ یہ خون کے سرخ
خلیات کو پہلے سبز کرتا ہے اور پھر جیسے ہی سبز خون انسانی دماغ کی
رگوں میں جاتا ہے وہاں جا کر سبز خون جمنا شروع کر دیتا ہے اور
پھر انسانی دماغ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں جس سے طاقتور سے
طاقتور انسان بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس زہر کا دنیا میں کوئی علاج
نہیں ہے۔ اسی زہر کی وجہ سے میں تمہارے فلیٹ کے باہر گر کر
بے ہوش ہو گیا تھا اور اب۔ اب بس کچھ ہی دیر کی بات ہے۔
تمہارے سامنے میری سبز لاش پڑی ہو گی"...... بوڑھے نے کہا۔

"اوہ۔ مگر آپ پر کس نے میانگی زہر والی سوئی تھرو کی تھی۔ کون
تھا آپ کے پیچھے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان سب سوالوں کا جواب دینے کے لئے میرے پاس وقت
نہیں ہے کیپٹن شکیل۔ تمہارے لئے میرے پاس ایک لفافہ ہے جو
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے لئے ہے۔ اسے تم اپنے
پاس سنبھال کر رکھ لو اور اسے ہر حال میں تم نے اپنے چیف ایکسٹو
تک پہنچانا ہے۔ یاد رکھنا یہ لفافہ کسی اور کے ہاتھ نہیں آنا
چاہئے"...... بوڑھے نے کہا اور اس نے جرسی کے نیچے اپنے لباس
کی کسی خفیہ جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے جیب سے ایک مڑا
تڑا سیلڈ لفافہ نکال کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا۔ کیپٹن شکیل نے

اس سے لفافہ لیا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

''کیا ہے اس میں''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آدھا چہرہ''...... بوڑھے نے کہا اور کیپٹن شکیل چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''آدھا چہرہ۔ کیا مطلب''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس لفافے میں ایک نیگیٹو ہے جس پر دجال کا آدھا چہرہ ہے۔ تم اسے دجال کا ہاف فیس بھی کہہ سکتے ہو۔ دجال کے ہاف فیس میں پاکیشیا کے خلاف ایک بھیانک اور انتہائی خوفناک سازش کا راز چھپا ہوا ہے۔ ایکسٹو کو یہ نیگیٹو دے دینا اور اس سے کہنا کہ وہ کسی طرح سے میرے بھائی کو تلاش کرے۔ دوسرا نیگیٹو اس کے پاس ہے اور اس نیگیٹو پر دجال کے چہرے کا دوسرا حصہ بنا ہوا ہے۔ جب دجال کا پورا چہرہ پرنٹ ہو گا تو اس کے سامنے وہ ساری سازش بے نقاب ہو جائے گی جس سے پاکیشیا کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں''...... بوڑھے نے کہا تو کیپٹن شکیل حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔ بظاہر بوڑھا اور بھکاری نظر آنے والا آدمی اسے پاکیشیا کے خلاف ہونے والی بھیانک اور خوفناک سازش کے بارے میں بتانے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ کسی ملک کا ایجنٹ ہو یا کسی ایجنٹ کا قریبی ساتھی ہو۔

''دجال۔ یہ دجال کون ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دجال کو نہیں جانتے۔ وہ دنیا کا ایسا فتنہ ہے جو پوری دنیا کو تباہی سے دوچار کر سکتا ہے''...... بوڑھے نے کہا۔

''ہونہہ۔ آپ شاید اس دجال کی بات کر رہے ہیں جو اسلامی روایات کے مطابق عالم اسلام کے لئے تباہی کا باعث بن کر آئے گا اور اس کے پیچھے یاجوج اور ماجوج کی پوری فوج ہو گی اور وہ وقت قرب قیامت کا ہو گا اور اس وقت پوری دنیا میں سوائے یاجوج اور ماجوج کے کوئی نہیں ہو گا وہ تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دیں گے اور ہر طرف دجال کا فتنہ پھیل جائے گا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ میں ایک ایسے ہی شیطان کی بات کر رہا ہوں جو اس وقت کا دجال ہے اور اس وقت وہ عالم اسلام کے لئے بہت بڑا فتنہ بننے جا رہا ہے''...... بوڑھے نے کہا۔

''ہونہہ۔ میری سمجھ میں آپ کی کوئی بات نہیں آ رہی ہے۔ آخر آپ ہیں کون اور کہاں سے آئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے سر جھٹک کر بری طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یاجوج''...... بوڑھے نے کہا تو کیپٹن شکیل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''یاجوج۔ کیا مطلب۔ کیا یہ آپ کا نام ہے''...... کیپٹن شکیل

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اور میرے بھائی کا نام ماجوج ہے۔ ایکسٹو کو میرے بھائی ماجوج کو ڈھونڈنا پڑے گا کیونکہ دجال کی آدھی تصویر کا نیگٹیو اسی کے پاس ہے۔ میں پھر کہہ رہا ہوں کہ جب تک یہ تصویر مکمل نہیں ہوگی اس وقت تک دجال کے فتنے کی سازش بے نقاب نہیں ہو گی اور دنیا کا کوئی فرد نہیں جان سکے گا کہ دجال کون ہے اور وہ پاکیشیا بلکہ پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف کیا سازش کر رہا ہے''۔ بوڑھے یاجوج نے کہا۔

''کیا آپ کا تعلق کسی غیر ملکی ایجنسی سے ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... یاجوج نے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لوں۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... کیپٹن شکیل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور یہ لفافہ اپنے چیف ایکسٹو تک پہنچا دو۔ جب وہ دجال کی تصویر مکمل کرے گا تو اسے ہر بات کی خود ہی سمجھ آ جائے گی۔ اس وقت میانگ کی وجہ سے میرے سر میں شدید تکلیف ہو رہی ہے اور یہ تکلیف میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ میں تمہیں سب کچھ بتانا چاہتا ہوں لیکن اس کے لئے شاید میرے پاس اب وقت نہیں ہے''...... یاجوج نے کہا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس کے چہرے پر

شدید اذیت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے بواقعی اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا ہو۔

''آپ مجھے یہ تو بتا سکتے ہیں کہ پاکیشیا کے خلاف کیا سازش کی جا رہی ہے اور اس سازش کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ کیا یہ سازش غیر ملکی ہے یا اس کے پیچھے کسی مخصوص ایجنٹ کا ہاتھ ہے''...... کیپٹن شکیل نے ایک ہی سانس میں یاجوج سے کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔ لیکن یاجوج نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی آنکھیں اچانک سرخ ہونا شروع ہو گئی تھیں اور اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا تھا جیسے اس میں بولنے کی سکت نہ ہو۔

''پپ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی پلاؤ''...... یاجوج نے لرزتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے سائیڈ میں رکھا ہوا پانی کا گلاس اٹھایا اور بوڑھے کے منہ سے لگا دیا۔ بوڑھا غٹا غٹ پانی پیتا چلا گیا۔ اس نے ایک ہی سانس میں سارا پانی پی لیا تھا۔

''اور۔ مجھے اور پانی چاہئے۔ جلدی''...... یاجوج نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے وہ شدید اذیت میں مبتلا ہو اور اس اذیت کی وجہ سے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو۔

''اوہ۔ ایک منٹ میں لاتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر کچن کی طرف دوڑ گیا۔ کچن میں جا کر اس نے

پانی سے بھرا ہوا جگ اٹھایا اور اسے لے کر دوڑتا ہوا واپس بوڑھے کے پاس آ گیا۔ اس وقت تک یاجوج صوفے پر دوبارہ لیٹ گیا تھا اور اس کا جسم یوں پھڑکنا شروع ہو گیا تھا جیسے اس کی گردن کسی کند چھری سے کاٹی جا رہی ہو۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ ان کی حالت تو بہت خراب ہو گئی ہے''۔ کیپٹن شکیل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یاجوج کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھیں جو پہلے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اب گہرے سبز رنگ کی ہو گئی تھیں اور سبز رنگت اس کے چہرے پر بھی پھیلتی جا رہی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر اس طرح بھینچ رکھا تھا جیسے اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا ہو اور اس کے لئے تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی ہو۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ اسے اس حال میں دیکھ کر کیپٹن شکیل بوکھلا گیا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اس بوڑھے کی کیسے اور کیا مدد کرے۔ اسی لمحے یاجوج کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی اور دوسرے لمحے کیپٹن شکیل نے اس کی ناک، منہ اور کانوں سے سبز رنگ کا مواد نکلتے دیکھا۔

''اوہ میرے خدا۔ لگتا ہے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ گئی ہیں اور میانگی زہر کی وجہ سے اس کا خون سبز ہو گیا ہے جو اس کے کانوں، ناک اور منہ سے باہر آ رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے یاجوج نے ایک زوردار ہچکی

لی اور پھر وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں جو کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں اور بے نور ہوتی جا رہی تھیں۔

یاجوج کو اس طرح اچانک ساکت ہوتے دیکھ کر کیپٹن شکیل دم بخود رہ گیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یاجوج کی لاش دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی بجنے کی آواز سن کر کیپٹن شکیل یوں اچھل پڑا جیسے اچانک اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

کیپٹن حمید نے اپنے فلیٹ میں ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی ٹائی کی ناٹ چیک کی اور پھر اپنے سراپے کا جائزہ لیتے ہوئے وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے نیوی کلر کا تھری پیس سوٹ اور سفید اور نیلی لائننگ والی ٹائی باندھی تھی۔ کلین شیو کر کے اس نے بالوں کو مخصوص انداز میں سیٹ کر رکھا تھا جس سے اس کی شخصیت بے حد نکھری ہوئی اور پرکشش دکھائی دے رہی تھی۔

”گڈ شو۔ یہ ہوتا ہے پرنس چارمنگ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ لیڈی مایا کس طرح مجھ پر توجہ نہیں دیتی۔ میری پرکشش شخصیت دیکھ کر تو حسینہ عالم بھی مجھ پر مہربان ہو جائے گی پھر بھلا یہ لیڈی مایا کیا چیز ہے“...... کیپٹن حمید نے اپنے سراپے پر نظر ڈالتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس نے کوٹ کے بٹن بند کئے اور پھر اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر برش اٹھایا اور اس سے اپنے بال

سنوارنے لگا۔ بال سنوارتے ہوئے اس نے مخصوص دھن پر سیٹی بجانی شروع کر دی تھی۔

بال سیٹ کرتے ہی اس نے ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور پھر اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا اپنا وائلٹ اٹھایا جو خاصا پھولا ہوا تھا اور پھر وہ وائلٹ کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے پاس آ کر اس نے لاک کھولا اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا ہی تھا کہ اسے دروازے کے باہر گوشت کا پہاڑ دکھائی دیا۔ گوشت کے پہاڑ کو دیکھتے ہی کیپٹن حمید کے چہرے پر بوکھلاہٹ پھیل گئی اور اس نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

”یہ وبال اس وقت کہاں سے ٹپک پڑا ہے“...... کیپٹن حمید نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ دروازے پر گوشت کا پہاڑ قاسم ہی تھا جس پر نظر پڑتے ہی کیپٹن حمید نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا اسی لمحے باہر سے قاسم نے زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑانا شروع کر دیا۔

”سالے۔ مجھے دیخ کر تم نے درواجا کیوں بند کر دیا ہے۔ خولو سالے۔ نہیں تو میں درواجا توڑ موڑ کر اندر داکھل ہو جاؤں غا“۔ باہر سے قاسم کی دہاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں گھر پر نہیں ہوں“...... کیپٹن حمید نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"سالے تم غھر پر نہیں ہو تو پھر تمہارا بھوت ووت ہے غھر پر جس نے مجھے شکل دکھائی تھی اور اب بول بھی رہا ہے"...... قاسم نے اسی انداز میں کہا۔

"تم جاؤ۔ مجھے ابھی تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے"...... کیپٹن حمید نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ اس وقت ایک لڑکی سے ملنے جا رہا تھا اور اس دوران قاسم کا ٹپک پڑنا جیسے اس کے لئے بدشگونی کا باعث بن گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک بار قاسم اندر آ گیا تو پھر نہ خود جائے گا اور نہ ہی اسے کہیں جانے دے گا۔ اسی لئے اس نے قاسم کی شکل دیکھتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

"کیوں بات نہیں کرنی سالے۔ مجھ سے بات کرنے میں تمہیں شرم ورم آتی ہے کیا۔ کھولو درواجا پھر نہ کہنا کہ میں درواجا توڑ موڑ کر اندر آ غیا ہوں۔ کھولو سالے"...... قاسم نے غصے سے دروازہ پیٹتے ہوئے کہا۔ غصے کے ساتھ ساتھ اس کے لہجے سے پریشانی بھی ٹپکتی دکھائی دے رہی تھی۔

"ہونہہ۔ آخر تمہیں کیا مسئلہ ہے۔ آئے کیوں ہو یہاں"۔ کیپٹن حمید نے اسی لہجے میں کہا۔

"درواجا کھولو غے تو بتاؤں غا نا سالے کہ میں یہاں کس لئے آیا ہوں۔ چلو جلدی کرو۔ میرا غصہ وصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں سچ مچ درواجا توڑ دوں"...... قاسم نے کہا۔ کیپٹن حمید نے ریسٹ واچ دیکھی تو اس کی پیشانی پر شکنیں پھیل گئیں۔

"ہونہہ۔ اس کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔ اگر وہاں جانے میں مجھے دیر ہو گئی تو وہ میرا انتظار کرنا بھی گوارا نہیں کرے گی اور مجھے وہاں نہ دیکھ کر واپس چلی جائے گی"...... کیپٹن حمید نے غصے اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ گینڈے قاسم کو وہاں سے کیسے بھگائے۔

"ٹھیغ ہے سالے۔ نہ کھولو درواجا۔ میں ابھی پھریدی صاب کو پھون لغاتا ہوں۔ اب وہی آ کر تم سے درواجا مرواجا کھلوائیں گے اور میں اب ان کے سامنے ہی تم سے بات مات کروں غا"۔ قاسم کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے باپ رے۔ کرنل فریدی کو فون نہ ملانا۔ ورنہ وہ سچ مچ یہاں آ جائیں گے اور پھر میرا یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ میں دو منٹ کے لئے تمہیں ہی بھگت لوں"...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کا نام سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاک ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا قاسم کسی سانڈ کی طرح ڈکراتا ہوا اندر آ گیا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر اگر کیپٹن حمید فوراً سائیڈ میں نہ ہو جاتا تو وہ قاسم کے پھولے ہوئے پیٹ سے ٹکرا کر کئی فٹ اونچا اچھل کر دور جا گرتا۔

"سالے اب کھولا ہے نا درواجا تم نے۔ تمہارے لئے پھریدی صاب کا نام وام ہی کافی ہوتا ہے۔ اب بتاؤ سالے۔ تم نے مجھے

دیکھ کر درواجا کیوں بند کیا تھا اور یہ کیا۔ تم اس قدر بنے ٹھنے ہوئے کیوں ہو۔ اپنے ویسے شلیپے پر جا رہے تھے کیا۔ اوہ سمجھا۔ تم جرور کسی فل فلوٹی سے ملنے جا رہے تھے اسی لئے تم نے مجھے دیکھ کر درواجا بند کر دیا تھا۔ بولو۔ میں ٹھیک کہہ رہاں ہوں نا سالے۔ تم فل فلوٹی سے ہی ملنے جا رہے تھے نا۔ بولو سالے۔ کون ہے وہ فل فلوٹی جسے تم اکیلے اکیلے ملنے جا رہے تھے۔ بولو۔ سالے جواب دو اب منہ کیوں بند ہو غیا ہے تمہارا۔ بولو''...... قاسم نے اندر آتے ہی یوں بولنا شروع کر دیا جیسے اس کے منہ میں زبان کی بجائے ٹیپ ریکارڈر فٹ ہو جو مسلسل بجتا ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ کیپٹن حمید کا حلیہ دیکھ کر اچھل پڑا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اس حلئیے میں کیپٹن حمید کسی فل فلوٹی سے ہی ملنے جا رہا ہو۔

''نہیں۔ میں کسی فل فلوٹی سے نہیں ملنے جا رہا تھا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو پھر سالے تم اس طرح دولہے میاں کیوں بنے ہوئے ہو۔ ایسے لباس وباس تو تم اس وقت ہی پہنتے ہو جب تمہیں کسی فل فلوٹی سے ملنے جانا ہو اور وہ بھی اکیلے اکیلے''...... قاسم نے اس کے لباس کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ نچا کر کہا۔

''میں کرنل فریدی کے حکم سے ایئر پورٹ جا رہا ہوں۔ انٹرنیشنل فلائٹ سے ان کے کچھ مہمان آ رہے ہیں۔ مجھے انہیں رسیو کرنا ہے اور ظاہر ہے غیر ملکی مہمانوں کو رسیو کرنے کے لئے میں عام

لباس میں تو نہیں جا سکتا تھا''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر بات بناتے ہوئے کہا۔

''کس فلائٹ سے آ رہے ہیں پھریدی صاب کے مہمان وہمان''...... قاسم نے چونک کر کہا۔

''کرانس سے''...... کیپٹن حمید نے ایک ملک کا نام لیتے ہوئے کہا۔

''سالے۔ مجھے احمق بناتے ہو۔ قاسم دی گریٹ کو۔ تمہیں میرے سر پر سینگ وینگ اُغے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں کیا یا تمہیں میری دم وم دکھائی دے رہی ہے جو مجھے چکر وکر دینے کی کوشش کر رہے ہو''...... قاسم نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''بنے بنائے کو میں مزید کیا بناؤں گا''...... کیپٹن حمید نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں منہ بنا کر کہا۔

''کیا کہا۔ پھر سے کہنا میں نے سنا نہیں''...... قاسم نے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اونچا سنتا ہو۔

''میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو تم خود کو احمق سمجھنا شروع ہو گئے ہو''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''سالے۔ مجھے پورے ملک کی انٹرنیشنل فلائٹس کے شیڈول معلوم ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ کس ملک سے کون سی فلائٹ کس دن اور کس وخت آتی ہے۔ آج سنڈے ونڈے ہے اور

سنڈے کو کرانس سے کوئی فلائٹ نہیں آتی ہے''...... قاسم نے
بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم تو بال کی کھال اتار رہے ہو۔ مہمان چارٹرڈ
طیارے سے آ رہے ہیں اور چارٹرڈ طیاروں کا کوئی شیڈول نہیں
ہوتا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''اچھا فرٹھیغ ہے۔ چلو فر میں بھی تمہارے ساتھ ایئر پورٹ چلتا
ہوں۔ جرا میں بھی تو دیکھوں کہ پھریدی صاب کے ایسے کون سے
مہمان وہمان آ رہے ہیں جن کے لئے تم دولہے میاں بن کر جا
رہے ہو''...... قاسم نے کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر غصہ ابھر آیا۔

''ضروری نہیں کہ ہر جگہ گدھوں کی طرح میں تمہیں بھی اپنے
ساتھ ہانکتا پھروں''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ سالے غدھوں کے ساتھ کمہار کا ہونا بھی جروری
ہوتا ہے ورنہ غدھا سالا ادھر ادھر منہ مارنا شروع ہو جاتا ہے۔ تم
خود کو غدھا سمجھ لو اور میں کمہار بن جاتا ہوں''...... قاسم نے کہا اور
کیپٹن حمید اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔ قاسم نے
بڑی خوبصورتی سے اس کا جملہ اسی پر الٹ دیا تھا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا''...... کیپٹن حمید
نے سخت لہجے میں کہا۔

''کیوں سالے۔ کیوں نہیں لے جا سکتے تم مجھے اپنے ساتھ۔ کیا
میں تمہارے ساتھ جا کر پھردی صاب کے مہمانوں وہمانوں کو کھا

جاؤں غا یا وہ سالے میری شکل دیکھ کر ڈر ور جائیں غے''...... قاسم
نے اس سے بھی زیادہ اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''فریدی صاحب نے مجھے مہمانوں کو اکیلے رسیو کرنے کا حکم دیا
ہے اور تم جانتے ہو کہ فریدی صاحب کا میں کوئی حکم نہیں ٹالتا۔ جیسا
وہ حکم دیتے ہیں میں صرف اسی پر عمل کرتا ہوں''...... کیپٹن حمید نے
منہ بنا کر کہا۔

''جانتا ہوں جتنا تم پھریدی صاب کے حکموں وکموں پر عمل
کرتے ہو اور تم میرے ساتھ چارسو بیسی ویسی مت کرو۔ میں جانتا
ہوں کہ تم کوئی ایئر پورٹ ویئر پورٹ نہیں جا رہے اور نہ ہی کوئی
پھریدی صاب کا مہمان آرہا ہے۔ تم مجھ سے چھپ کر کسی فل فلوٹی
سے ہی ملنے جا رہے ہو۔ سالے جو بھی ہو میں تمہیں اکیلے تو نہیں
جانے دوں غا۔ تم جہاں بھی جاؤ غے میں تمہارے ساتھ ہی چپکا وپکا
رہوں غا''...... قاسم نے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

''کیوں کوئی زبردستی ہے کیا''...... کیپٹن حمید نے چڑ کر کہا۔

''ہاں ہے جبردستی۔ کر لو تمہیں جو کرنا ہے مغر میں تمہیں اکیلے
نہیں جانے وانے دوں غا''...... قاسم نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تم اس وقت اچانک آفت کی طرح کیوں
ٹپک پڑے ہو۔ تمہیں مجھ سے کوئی کام وام تھا''...... کیپٹن حمید نے
اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

''کام۔ اوہ ہاں۔ سالے باتوں باتوں میں، میں بھول ہی گیا

تھا کہ میں یہاں کیوں آیا تھا''...... قاسم نے چونک کر کہا۔ یہ کہتے ہوئے اچانک اس کے چہرے پر خوف امنڈ آیا تھا اور اس کے جسم میں لرزش ہونا شروع ہوگئی۔ اس کی اچانک بدلتی ہوئی حالت دیکھ کر کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا تمہارے چہرے پر اچانک ہوائیاں کیوں اُڑنے لگی ہیں۔ رات کو کسی فل فلوٹی کے بھوت ووت نے تو نہیں ڈرا دیا تمہیں''...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بھوت۔ ہاں سالے وہ بھوت ووت ہی ہے۔ مغر کسی فل فلوٹی کا نہیں ایک بوڑھے کا بھوت ہے وہ جسے دیکھ کر سالے میری پینٹ وینٹ گیلی ویلی ہوتے ہوتے رہ گئی تھی''...... قاسم نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''بوڑھے کا بھوت۔ کہاں دیکھا ہے تم نے بوڑھے کا بھوت اور وہ تم سے کیا کہہ رہا تھا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''وہ مجھ سے کچھ کہہ کر تو دیکھتا تو میں اس سالے کی ہڈیاں نہ توڑ دیتا۔ مغر وہ سالا کھاموش ہے۔ کچھ بولتا ہی نہیں۔ میری کار میں کھون سے لت پت پڑا ہوا ہے۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ میری طرف ایسی نجروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ مجھے نجروں ہی نجروں میں کھا ہی جائے گا''...... قاسم نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''خون میں لت پت۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہاری کار میں کسی

انسان کی لاش پڑی ہوئی ہے''...... کیپٹن حمید نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لاش واش کا نام مت لو سالے۔ لاش کا نام سنتے ہی میرے اوسان کھتا ہو جاتے ہیں۔ بس وہ میری کار کی پچھلی سیٹ پر لیٹا ہوا ہے۔ اس کے سینے میں دو سوراخ ہیں جن سے کھون نکل نکل کر میری کار میں پھیل غیا ہے اور سالے تم جانتے ہو کہ کھون دیکھ کر میری ویسے ہی طبیعت کھراب مراب ہو جاتی ہے''...... قاسم نے کہا۔

''کون ہے وہ بوڑھا جس کی لاش تمہاری کار میں پڑی ہوئی ہے اور وہ کار کہاں ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''مجھے کیا معلوم سالے کہ وہ کس کی لاش ہے۔ وہ میرا کوئی عجیج وجیج نہیں ہے اور میں کار نیچے سڑک پر ہی چھوڑ آیا ہوں۔ نیچے جا کر کھود ہی دیخ لو''...... قاسم نے کہا۔

''نیچے مطلب وہ کار فلیٹ کے باہر ہے''...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آج میں غپ شپ لگانے کے لئے تمہارے پاس آ رہا تھا۔ آج سالا ڈرائیور ورائیور نہیں آیا تھا تو میں نے سوچا کہ چلو آج کار میں کھود ہی ڈرائیو کر لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے غیراج سے کار نکالی اور موڈ میں غنغناتا ہوا تمہارے پھلیٹ کے پاس پہنچا تو اچانک میں نے بیک مرر میں پچھلی سیٹ پر دیکھا تو مجھے وہاں

سپھید کپڑوں میں کوئی لیٹا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے فوراً کار سائیڈ میں روکی اور پھر جب میں نے پچھلی سیٹ پر دیکھا تو میری روح ہی پھنا ہو گئی۔ پچھلی سیٹ پر ایک بوڑھا بڑے مجے سے لیٹا ہوا تھا۔ اس کا لباس کھون سے بھرا ہوا تھا اور اس کے سینے پر سیاہ رنگ کے دو نشان دکھائی دے رہے تھے جیسے کسی نے اسے میری کار میں ہی غولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہو۔ بس مجھ سے دیکھا نہیں غیا تو میں پھوراً کار سے نکلا اور تمہارے پھلیٹ کی طرف دوڑا آیا''...... قاسم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جب تم نے کوٹھی سے کار نکالی تھی اس وقت تمہیں کار میں لاش نظر نہیں آئی تھی''...... کیپٹن حمید نے پوچھا۔

''نہیں سالے۔ اگر نجر آ غئی ہوتی تو میں یہ کار لاتا ہی کیوں۔ کوٹھی میں دس کاریں بے کار کھڑی وڑی ہیں میں لاش والی کار وہیں چھوڑ دیتا اور دوسری کوئی کار لے آتا''...... قاسم نے کہا۔

''کیا راستے میں تم نے کار کہیں روکی تھی۔ میرا مطلب ہے کسی کام کے لئے تم کہیں رکے تھے''...... کیپٹن حمید نے خالص جاسوسوں کے انداز میں قاسم کی طرف دیکھ کر سوال کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے کار تمہارے پھلیٹ کے سامنے ہی روکی تھی وہ بھی جب میری اس لاش واش پر نجر پڑی تھی تب''...... قاسم نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ لاش پہلے سے ہی تمہاری کار میں موجود تھی''...... کیپٹن حمید نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''لیکن میری کار میں لاش آئی کہاں سے۔ رات کو کوٹھی پر محافجھ ہوتے ہیں اور کوٹھی کی ہپھاجت کے لئے ہم نے سیکورٹی کے لئے بلڈاغ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ محاپھجوں اور بلڈاغوں کی موجودگی میں کوئی چور بھی کوٹھی میں نہیں گھس وس سکتا پھر بھلا لاش وہاں کیسے آ سکتی ہے''...... قاسم نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا لیکن تم جو صورتحال بتا رہے ہو اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ تمہاری کار میں لاش رات سے ہی موجود تھی اب وہ لاش تمہاری کار میں کیسے پہنچی ہے اس کا جواب تو انوسٹی گیشن سے ہی مل سکتا ہے۔ اچھا تم یہاں رکو میں ایک نظر تمہاری کار میں موجود لاش کو دیکھ آؤں۔ نجانے وہ کون بے چارہ ہے جسے تمہاری کار میں لاش بن کر سوکھنا پڑ رہا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔ اسے جیسے قاسم سے جان چھڑانے کا موقع مل گیا تھا۔

''اغر وہ لاش اٹھ کر تم سے لپٹ غئی تو''...... قاسم نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو میں اس سے لپٹ جاؤں گا۔ میں کسی لاش سے ڈرتا ہوں کیا''...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکل وکل تو تمہاری کھاس نہیں ہے لیکن اس لباس میں تم واقعی اپھریقہ کے پرنس دکھائی دے رہے ہو''...... قاسم نے جواباً

دانت نکال کر کہا تو کیپٹن حمید اسے گھورتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''جرا جلدی آنا اور لاش کار سے نکال کر باہر رکھ دینا اور کسی بھنگی ونگی کو بلا کر میری کار دھلوا دینا تاکہ میں اپنے آپھس جا سکوں۔ کھون سے بھری ہوئی کار میں آپھس لے غیا تو سب سالے یہی سمجھیں غے کہ میں کھون کی الٹیاں کرتا رہا ہوں''...... قاسم نے کہا لیکن کیپٹن حمید نے اس کی بات پر کان نہ دھرے اور تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ابھی وہ فلیٹ سے نکل کر نیچے سڑک پر آیا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے سامنے ایک سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی۔ کار کے شیشے بلائنڈ تھے اور کار کے فرنٹ پر سیاہ رنگ کے ایک ٹھوس چٹانی پتھر کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اس کار کو دیکھ کر کیپٹن حمید اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

''ہو گیا کام۔ ایک کیا کم تھا جو یہ دوسرے حضرت بھی آ ٹپکے ہیں''...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کار کی سائیڈ کا شیشہ ہٹا اور کرنل فریدی کی شکل دکھائی دی۔ یہ کار کرنل فریدی کی ہی تھی۔ کار پر بنے ہوئے ٹھوس چٹانی پتھر سے مراد ہارڈ سٹون ہی تھا۔

''کہاں کی تیاری ہے برخوردار''...... کرنل فریدی نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''کہیں نہیں۔ میں نے کہا جانا ہے۔ آج سنڈے ہے اس لئے

بس ویسے ہی مٹرگشت کے لئے نکلا تھا''...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مٹرگشت کے لئے۔ وہ بھی بہترین تراش کے سوٹ میں۔ بہت خوب''...... کرنل فریدی نے اس کے شاہانہ لباس کی طرف دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ آپ کو میرے لباس پر کوئی اعتراض ہے کیا''۔ کیپٹن حمید نے کہا۔ وہ بے حد بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ قاسم کو تو وہ جھانسا دے کر نکل آیا تھا لیکن اب کرنل فریدی کو سامنے دیکھ کر اس کے سارے کس بل نکل گئے تھے۔ اس کے لئے کرنل فریدی کو جھانسہ دینا ناممکن تھا۔ وہ جس لیڈی مایا سے ملنے جا رہا تھا وہ اسے اب اپنے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''بڑے بے چین دکھائی دے رہے ہو۔ کسی کو ملنے کے لئے وقت دے رکھا ہے کیا''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آج سنڈے ہے اس لئے میرا سیر سپاٹے کا موڈ بن رہا تھا۔ کافی عرصے سے میں کسی زو میں نہیں گیا تھا۔ اس لئے سوچا کہ چلو آج زو کی ہی سیر کر آؤں اور دیکھوں کہ وہاں کون کون سے نئے جانور آئے ہیں''...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

''اچھا ہوا ہے جو تم ابھی زو نہیں گئے ہو۔ اگر تم وہاں چلے

جاتے تو زو کی انتظامیہ تمہیں بھی بڑا جانور سمجھ کر کسی پنجرے میں بند کر دیتی اور تم پر باقاعدہ الگ سے ٹکٹ لگا دیا جاتا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''میں آپ کو جانور دکھائی دیتا ہوں کیا''...... کرنل فریدی کی بات سن کر کیپٹن حمید نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''جانور نہیں ہو لیکن جانوروں والی حرکت ضرور کی ہے تم نے''...... کرنل فریدی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے کون سی جانوروں والی حرکت کی ہے جو آپ مجھے جانور کہہ رہے ہیں''...... کیپٹن حمید نے اسی لہجے میں کہا۔

''خر کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کون سا جانور ہوتا ہے''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''میں اتنا بھی جاہل نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں خر فارسی کا لفظ ہے اور اس کا مطلب گدھا ہوتا ہے۔ اوہ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا خر کا لفظ آپ نے میرے لئے استعمال کیا ہے''...... کیپٹن حمید نے پہلے اپنی رو میں کہا پھر بری طرح سے چونک پڑا۔

''ظاہر ہے خر جیسی حرکتیں کرو گے تو میں تو کیا ساری دنیا ہی تمہیں خر دماغ ہی کہے گی اور خر دماغ کسی انسان میں نہیں بلکہ خروں میں ہی ہوتا ہے''...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر اب سچ مچ غصہ لہرانے لگا۔

''پہلے یہ تو فرما دیں کہ میں نے خر والی کون سی حرکت کی ہے

جو آپ مجھے ان عزیز رشتہ داروں میں شامل کرنے پر تلے ہوئے ہیں جو میرے ہیں ہی نہیں''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''اپنی پتلون دیکھو۔ خود ہی سمجھ جاؤ گے''...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے چونک کر اپنی پینٹ کی طرف دیکھا اور پھر وہ بری طرح سے بوکھلا گیا۔ اس نے جلدی میں پینٹ الٹی پہن لی تھی۔

''اوہ اوہ۔ میں ذرا جلدی میں تھا اس لئے پتہ نہیں چلا۔ ارے باپ رے اگر میں اسی حالت میں چلا جاتا تو میرا کیا ہوتا''۔ کیپٹن حمید نے بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسی حالت میں جاتے تو وہ بھی تمہیں خر دماغ ہی کہتی اور تمہیں ہانکتی ہوئی لے جاتی''...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ کون''...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

''وہی جس سے تم ملنے شانزے ہوٹل میں جا رہے تھے''۔ کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کی الٹی پتلون کھسک کر نیچے گر گئی ہو۔

''شش شش۔ شانزے ہوٹل۔ کون سا شانزے ہوٹل۔ میں تو کسی شانزے ہوٹل میں نہیں جا رہا تھا''...... کیپٹن حمید نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ڈرامہ مت کرو۔ میں جانتا ہوں تم شانزے ہوٹل میں لیڈی مایا سے ملنے جا رہے تھے اور تم نے اسے بڑی منت سماجت کر کے

لنچ کے لئے منایا تھا''...... کرنل فریدی نے کہا اور کرنل فریدی کی بات سن کر کیپٹن حمید کا رنگ اُڑ گیا۔

''آپ۔ آپ کو یہ سب کیسے پتہ چلا''...... کیپٹن حمید نے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

''میں ہر وقت اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں برخوردار۔ خاص طور پر تمہارے لئے اور تم نیند میں بھی ہوتے ہو تو بھی مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کس کے خواب دیکھ رہے ہو''...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

''خدا کی پناہ۔ آپ انسان ہیں یا بھوت جو میرے خوابوں میں بھی پہنچ جاتا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''انسان ہوں اور مجھے انسان ہی رہنے دو۔ بھوت نہ بناؤ ورنہ سب سے زیادہ مجھ سے تمہیں ہی ڈر لگے گا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو اب کون سا کم لگتا ہے''...... کیپٹن حمید نے بڑبڑا کر کہا۔

''کچھ کہا تم نے''...... کرنل فریدی نے اس کی بات سن کر جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ آپ بتائیں۔ سنڈے کے دن آپ اپنے فلیٹ میں آرام کرنے کی بجائے یہاں کیوں آئے ہیں۔ کوئی کام تھا کیا مجھ سے''...... کیپٹن حمید نے سر جھٹک کر کہا۔

''تمہاری پینٹ سیدھی کرانی تھی مجھے اس لئے میں یہاں چلا

آیا''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو۔ اب آپ جائیں۔ میں فلیٹ میں واپس جا کر پینٹ سیدھی کر کے پہنتا ہوں اور پھر کہیں جاؤں گا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''کہیں نہیں۔ تم پینٹ سیدھی پہن کر آؤ۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے میں یہیں رک کر تمہارا انتظار کر رہا ہوں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہیں''...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

''میرے ساتھ چلو گے تو خود ہی دیکھ لینا کہ میں تمہیں کہاں لے جا رہا ہوں اور یہ قاسم کی کار یہاں کیا کر رہی ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔ اس کی نظر شاید سائیڈ پر کھڑی قاسم کی کار پر اب پڑی تھی۔

''وہ میری جان کا دشمن ہے وہ بھی آپ کی طرح ہڈی میں کباب بننے کے آیا ہوا ہے''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''کباب میں ہڈی کا تو سنا ہے برخوردار یہ ہڈی میں کباب کہاں سے آ گیا''...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جہاں سے بھی آیا ہے بس آ گیا ہے۔ آپ رکیں۔ میں ابھی آیا''...... کیپٹن حمید نے کہا اور مڑ کر واپس اپنے فلیٹ کی طرف ہو لیا پھر کوئی خیال آنے پر وہ رکا اور واپس کرنل فریدی کی کار کی

طرف مڑا۔

''میرے واپس آنے تک آپ ایک نظر ذرا قاسم کی کار کے اندر ڈال لیں''......کیپٹن حمید نے کہا۔

''کیوں''......کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''آپ دیکھیں تو سہی۔ اس کی کار میں آپ کے لئے ایک تحفہ موجود ہے''......کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا اپنے فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرنل فریدی چند لمحے اسے حیرت سے جاتا دیکھتا رہا پھر اس نے کار سائیڈ میں لے جا کر روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر وہ سڑک کراس کرتا ہوا قاسم کی جہازی سائز کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار کے نزدیک جا کر اس کی نظریں جیسے ہی قاسم کی کار کی پچھلی سیٹ پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''لاش''......کرنل فریدی کے منہ سے نکلا اور وہ کار میں موجود اس لاش کو حیرت سے دیکھنے لگا۔ وہ بوڑھے آدمی کی لاش تھی جس کا لباس خون سے سرخ ہو رہا تھا۔ بوڑھے کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں جیسے اس کی جان شدید اذیت سے نکلی ہو۔ اس کے سینے پر دو نشان تھے جو گولیوں کے تھے۔

کال بیل کی آواز سن کر کیپٹن شکیل نے پریشانی کے عالم میں بوڑھے کی لاش کی طرف دیکھا پھر اس نے کچھ سوچ کر بوڑھے کی لاش اٹھائی اور اسے صوفے کے پیچھے ڈال دیا۔ لاش صوفے کے پیچھے ڈالتے ہی اس نے صوفے کا غلاف اس انداز میں اس پر پھیلا دیا کہ جب تک کوئی صوفے کے پیچھے جھانک کر نہ دیکھ لیتا اس وقت تک اسے لاش دکھائی نہیں دے سکتی تھی۔ بوڑھے کی لاش چھپا کر کیپٹن شکیل مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب پہنچ کر کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''دروازہ کھولو۔ ہمیں تم سے ایک ضروری کام ہے''...... باہر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مجھ سے کام۔ لیکن تم ہو کون''......کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"تم دروازہ کھولو۔ جلدی"...... باہر سے سخت لہجے میں کہا گیا تو کیپٹن شکیل نے کچھ سوچ کر لاک ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک غنڈہ ٹائپ نوجوان اسے دھکیلتے ہوئے انداز میں اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بھاری ریوالور تھا۔ اس کے پیچھے دو اور غنڈہ ٹائپ افراد تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ بوڑھا"...... لمبے تڑنگے غنڈے نے کیپٹن شکیل کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"بوڑھا۔ کون بوڑھا"...... کیپٹن شکیل نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"وہ دبلا پتلا سا ہے۔ اس نے سفید لباس اور جرسی پہنی ہوئی ہے"...... غنڈے نے کہا۔

"لیکن یہاں تو ایسا کوئی بوڑھا نہیں آیا ہے۔ میں یہاں اکیلا رہتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ ہم نے بوڑھے کو اسی عمارت میں داخل ہوتے دیکھا تھا وہ ہم سے چھپ کر اوپر والے فلورز کی طرف چلا گیا تھا۔ ہم اسے کافی دیر سے تلاش کر رہے ہیں۔ اس فلور پر ہمیں ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس نے بوڑھے کو تمہارے فلیٹ کے پاس پڑے دیکھا تھا اور تم اسے اٹھا کر اندر لے آئے ہو"...... غنڈے نے کہا۔

"نہیں۔ اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ اس نے بوڑھے کو کسی اور کے دروازے پر دیکھا ہو گا۔ میں تو سویا ہوا تھا گھنٹی کی آواز سن کر اب اٹھا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باس۔ اس کی باتوں پر یقین نہ کرو۔ اندر جا کر ہمیں اس کے فلیٹ کی تلاشی لینی چاہئے۔ بوڑھا اگر اندر ہوا تو ہمیں مل جائے گا"...... غنڈے کے ساتھی نے کہا۔

"ہاں۔ چلو اندر اور اس کے فلیٹ کے ایک ایک حصے کی تلاشی لو"...... لمبے تڑنگے غنڈے نے کہا تو اس کے دونوں ساتھی تیزی سے اندرونی حصوں کی طرف بڑھے۔

"وہ بوڑھا ہے کون جسے تم تلاش کرتے پھر رہے ہو"...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سادہ سے لہجے میں سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"چور ہے وہ۔ ہمارے کلب سے وہ ایک قیمتی چیز چوری کر کے بھاگا تھا۔ ہم نے اسے بھاگتے دیکھا تو ہم اس کے پیچھے لگ گئے لیکن اس علاقے میں آتے ہی وہ اس عمارت میں گھس گیا۔ لیکن خیر میرا نام بھی جیگر ہے اور جیگر کی نظروں سے بچ نکلنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے"...... غنڈے نے کہا۔

"کیا چوری کیا تھا اس نے تمہارے کلب سے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"گولڈن واچ۔ وہ میری دراز سے میری گولڈن واچ لے گیا

تھا''...... جیگر نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسے صاف اندازہ ہو گیا تھا کہ جیگر جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ جیگر کے ساتھ سٹنگ روم میں کھڑا تھا جبکہ اس کے ساتھی فلیٹ کے دوسرے حصوں میں تانک جھانک کرتے پھر رہے تھے۔ کیپٹن شکیل جان بوجھ کر اس صوفے کے پاس کھڑا تھا جس کے پیچھے اس نے بوڑھے کو چھپایا ہوا تھا تاکہ جیگر کا اس صوفے کی طرف دھیان نہ جا سکے۔ جیگر کی نظریں کیپٹن شکیل پر ہی جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن کیپٹن شکیل بھلا اس جیسے غنڈے کو اپنے چہرے کی ریڈنگ کیسے کرنے دے سکتا تھا وہ بڑے لاپرواہانہ انداز میں کھڑا تھا۔

''تم کافی جگر والے معلوم ہوتے ہو''...... جیگر نے کہا۔

''نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں صرف اس لئے مطمئن ہوں کہ تم جس بوڑھے کو تلاش کر رہے ہو وہ یہاں نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ بوڑھا نہ ملا تو تم مجھے کوئی نقصان پہنچائے بغیر چلے جاؤ گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ تم نے ہمارے چہرے دیکھ لئے ہیں بعد میں تم ہمارے لئے پریشانی کا سبب بن سکتے ہو اس لئے خود کو بچانے کے لئے میں تمہیں گولی بھی مار سکتا ہوں تاکہ تمہاری طرف سے ہم بے فکر ہو جائیں''...... جیگر نے بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھ کر ریوالور کا رخ کیپٹن شکیل کی جانب کرتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا''...... کیپٹن شکیل نے جان بوجھ کر ہکلاہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

''ہم کسی کے وعدے پر اعتبار نہیں کرتے''...... جیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ جب تک میرے ساتھی تمہارے فلیٹ کی تلاشی لے رہے ہیں اس وقت تک تم جتنے سانس لے سکتے ہو لے لو اور اپنی مغفرت کے لئے جو دعا کر سکتے ہو کر لو اس کے بعد تمہیں کوئی موقع نہیں ملے گا''...... جیگر نے سفاک لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل پریشانی کے عالم میں یوں ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ اپنے بچاؤ کے لئے کوئی راستہ تلاش کر رہا ہو۔ وہ ان غنڈوں سے آسانی سے نپٹ سکتا تھا لیکن وہ ان غنڈوں سے اس بوڑھے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا جس نے اپنا نام یاجوج بتایا تھا اور اسے ایک لفافہ دے کر ہلاک ہو گیا تھا۔ کیپٹن شکیل باتوں باتوں میں جیگر سے یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ بوڑھا اصل میں کون تھا اور وہ اس کے پیچھے کیوں لگے ہوئے ہیں۔

''ٹھیک ہے۔ اگر میرا آخری وقت آ ہی گیا ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں لیکن مرنے سے پہلے کیا تم میرا تجسس دور نہیں کرو گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسا تجسس"...... جیگر نے کہا۔

"یہی کہ وہ بوڑھا آخر کون ہے جس کے لئے تم اسے اسلحہ لے کر تلاش کرتے پھر رہے ہو۔ تمہارے چہرے سے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم اسے زندہ نہیں چھوڑو گے اور ایک قیمتی گھڑی کے لئے تم اسے قتل کر دو یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گولی کھا کر تمہارا ہاضمہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے میری قیمتی گھڑی چوری کی ہے اس لئے اس کی سزا صرف موت ہے اور کچھ نہیں"...... جیگر نے کہا۔

"نام کیا ہے اس بوڑھے کا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جیگر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تجسس۔ محض تجسس دور کرنے کے لئے"...... کیپٹن شکیل نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہے"...... جیگر نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ ابھی تم کہہ رہے تھے کہ اس بوڑھے نے تمہارے آفس سے تمہاری قیمتی گھڑی چوری کی تھی اور اب کہہ رہے ہو کہ تم اس کا نام ہی نہیں جانتے۔ کیا تمہارے آفس میں ہر شخص کو آسانی سے جانے کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ جو چاہے چوری کر لے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بکومت۔ میرے آفس میں میری مرضی کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہوسکتی ہے"...... جیگر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے اگر تمہارے آفس میں تمہاری اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی نہیں جا سکتی تو پھر وہ بوڑھا کیسے چلا گیا تمہارے آفس میں"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم دماغ بہت چاٹتے ہو۔ کیا تمہیں اسی طرح مسلسل بولتے رہنے کی عادت ہے"...... جیگر نے بڑے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں اتنا نہیں بولتا لیکن اگر میرا استاد یہاں ہوتا تو وہ بول بول کر تمہارا ناطقہ بند کر دیتا اور وہ بول بول کر تمہیں اس قدر زچ کر دیتا کہ تم اپنے ہاتھوں اپنے سر میں گولی مار لیتے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے جیگر کی بات سن کر اچانک عمران کا خیال آ گیا تھا۔

"کون استاد"...... جیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"راسکل کنگ"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"راسکل کنگ۔ کون راسکل کنگ۔ مجھ سے بڑا اس شہر میں راسکل کنگ کون ہوسکتا ہے"...... جیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے کہ تم اس شہر کے سب سے بڑے راسکل کنگ ہو۔ میں جس راسکل کنگ کی بات کر رہا ہوں اس کا ایک

چیلا بھی ہے جو نام کا ہی نہیں حقیقت میں پرنس راسکل ہے اور تم نے اس کا نام یقیناً سنا ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جیگر اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

”ہونہہ۔ لگتا ہے۔ موت سامنے دیکھ کر تمہاری کھوپڑی کھسک گئی ہے جو اس طرح الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو۔ میں کسی پرنس راسکل کو نہیں جانتا ہوں اور سنو اب خاموش ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری باتوں سے چڑ ہونے لگ گئی ہے۔ اگر میرے دماغ میں چھپکلی سوار ہو گئی تو میں ریوالور کا سارا میگزین تم پر خالی کر دوں گا“...... جیگر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواریت اور غصے کے تاثرات جھلک رہے تھے۔

”اوہ۔ اگر تمہیں میرا بولنا اچھا نہیں لگ رہا ہے تو میں اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لیتا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے مزاحیہ لہجے میں کہا اور اس نے سچ مچ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔

”کیا تم پاگل ہو“...... جیگر نے اسے گھورتے ہوئے کہا لیکن کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

”بول کیوں نہیں رہے۔ جواب دو“...... جیگر نے اسے خاموش دیکھ کر غصے سے کہا۔

”ہونہہ۔ تم بھی عجیب ہو کبھی کہتے ہو کہ میں بولا تو تم اپنے ریوالور کا سارا میگزین مجھ پر خالی کر دو گے اور اب میں چپ ہوا

ہوں تو تمہیں میری خاموشی بھی بری لگ رہی ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ صرف اتنا بولو جتنا تم سے پوچھا جائے اس سے زیادہ نہیں۔ سمجھے تم“...... جیگر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کچھ کہتا اسی لمحے فلیٹ کی تلاشی لینے والے دونوں مشین گن بردار وہاں آ گئے۔

”نو باس۔ ہم نے ہر جگہ دیکھ لی ہے۔ بوڑھا واقعی یہاں نہیں ہے“...... ایک آدمی نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہونہہ۔ لفٹ آپریٹر نے تو کہا تھا کہ اس نے بوڑھے کو اسی فلور پر چھوڑا تھا اور سائیڈ والے فلیٹ کے مالک نے بھی کہا تھا کہ اس نے بوڑھے کو اس کے فلیٹ کے سامنے گرا دیکھا تھا۔ اگر وہ بوڑھا یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے“...... جیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ اس فلور پر وہ بوڑھا آیا ہو لیکن وہ میرے فلیٹ کے دروازے پر گرا ہو اور پھر اٹھ کر آگے بڑھ گیا ہو“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ بوڑھا یہیں ہے۔ اسی فلیٹ میں۔ یہ آدمی جو نظر آ رہا ہے ویسا نہیں ہے۔ مجھے اس پر شک ہو رہا ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ بوڑھا اسی فلیٹ میں ہے اور اس نے ہمارے آنے سے پہلے بوڑھے کو کہیں چھپا دیا ہے۔ بولو۔ میں

سچ کہہ رہا ہوں نا''...... جیگر نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو''...... کیپٹن شکیل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جیگر یکلخت غصے سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا کہا۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ تم جیگر دی گریٹ کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔ جیگر جو جھوٹ کے نام سے بھی نفرت کرتا ہے۔ تمہاری یہ جرأت''...... جیگر نے گرجتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ کیپٹن شکیل کی طرف کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر ان کے رخ کیپٹن شکیل کی جانب کر دیئے۔

''میں نے تمہیں نہیں تمہاری بات کو جھوٹ کہا ہے۔ تم نے کہا ہے کہ میں نے بوڑھے کو کہیں چھپا دیا ہے اگر ایسا ہوتا تو تمہارے ساتھیوں نے میرے سارے فلیٹ کی تلاشی لی ہے۔ اگر بوڑھے کو میں نے کہیں چھپایا ہوتا تو تمہارے ساتھی اسے تلاش نہ کر لیتے''۔ کیپٹن شکیل نے منہ بنا کر کہا۔

''میرے ساتھیوں نے تمہارے سارے فلیٹ کی تلاشی لی ہے لیکن ایک جگہ ابھی تلاشی باقی ہے''...... جیگر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''کون سی جگہ''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''یہ سٹنگ روم۔ جہاں ہم موجود ہیں''...... جیگر نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جیگر ضرورت سے زیادہ چالاک معلوم ہو رہا تھا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں، میں نے بوڑھے کو کھڑکیوں کے پردوں کے پیچھے یا کسی دیوار میں چھپا رکھا ہے''...... کیپٹن شکیل نے منہ بنا کر کہا۔

''ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بوڑھا یہاں موجود کسی صوفے کے پیچھے ہو''...... جیگر نے کہا تو کیپٹن شکیل کو اپنا سانس اٹکتا ہوا معلوم ہوا۔

''ایسی بات ہے تو لے لو یہاں کی بھی تلاشی۔ مجھے کیا فرق پڑتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کھوکھلے سے لہجے میں کہا۔ اس نے اپنا یہ کھوکھلا انداز جیگر اور اس کے ساتھیوں پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ جیگر نے تیز نظروں سے سٹنگ روم کا جائزہ لیا اور پھر وہ سٹنگ روم کے صوفوں کی طرف دیکھنے لگا اور پھر اچانک وہ پلٹا اور غور سے اس صوفے کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔

''میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ بوڑھا اس صوفے کے پیچھے موجود ہے۔ ہٹاؤ اسے''...... جیگر نے پہلے بڑبڑا کر اور پھر اس نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے اس صوفے کی طرف لپکے۔ اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل انہیں روکتا ان

دونوں نے ایک ساتھ صوفے کو پوری قوت سے سائیڈ پر الٹا دیا۔ صوفہ الٹتے ہی اس کے پیچھے موجود بوڑھے کی لاش ظاہر ہو گئی اور کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ بوڑھے کی لاش دیکھ کر جیگر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ میری چھٹی حس کبھی مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی۔ یاجوج یہیں تھا''...... جیگر نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اگر یہ یاجوج ہے تو پھر اس کا بھائی ماجوج کہاں ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے''...... جیگر نے کہا۔

''ہاں۔ بتا دیا ہے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اور وہ راز جو اس کے پاس تھا۔ کیا اس راز کے بارے میں بھی اس نے تمہیں بتا دیا ہے''...... جیگر نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کون سا راز''...... کیپٹن شکیل نے انجان بن کر کہا۔

''ہاف فیس کا راز''...... جیگر نے کہا اور پھر اس نے فوراً منہ بند کر لیا جیسے اس کے منہ سے ہاف فیس بے خیالی میں نکل گیا ہو۔

''ہاف فیس یعنی آدھا چہرہ۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ آدھے چہرے

کا بھلا کیا راز ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ بتاؤ۔ اس نے تمہیں ہاف فیس کے بارے میں کیا بتایا ہے اور ہاف فیس کا نیگٹیو کہاں ہے''...... جیگر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس نے مجھے کسی ہاف فیس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی میں کسی نیگٹیو کے بارے میں جانتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے بے فکر انداز میں کہا۔

''میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں مسٹر۔ یاجوج نے تمہیں اگر کوئی نیگٹیو دیا ہے تو وہ میرے حوالے کر دو ورنہ......'' جیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا''...... کیپٹن شکیل نے اسی انداز میں کہا۔

''ورنہ کا جواب تمہاری موت ہے۔ سیدھی طرح وہ نیگٹیو میرے حوالے کر دو ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا''...... جیگر نے ریوالور کے ٹریگر پر انگلی جماتے ہوئے کہا۔

''چیک کر لو اس میں گولیاں ہیں یا ایسے ہی دوسروں کو ڈرانے کے لئے خالی ریوالور لئے گھومتے رہتے ہو''...... کیپٹن شکیل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے سر کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیتا ہوں۔ گولی چلے گی اور تمہاری کھوپڑی ناریل کی طرح ٹکڑے ٹکڑے

ہو جائے گی تب تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ ریوالور خالی ہے یا بھرا ہوا ہے''...... جیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سٹنگ روم یکلخت ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیسے ہیں آپ''...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اللہ کا شکر ہے۔ تم کیسے ہو''...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھ پر بھی اللہ کا کرم ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا بتاؤ۔ کیا ایمر جنسی تھی جس کے لئے تم نے مجھے کال کر کے فوری یہاں آنے کے لئے کہا تھا''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔ وہ اپنے فلیٹ میں تھا کہ بلیک زیرو نے اسے کال کر کے فوری دانش منزل آنے کے لئے کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ایمر جنسی ہے اس لئے وہ جلد سے جلد یہاں پہنچ جائے۔ بلیک زیرو کے لہجے سے بے حد

پریشانی اور خوف کا عنصر ٹپک رہا تھا اس لئے عمران بھی سنجیدہ ہو گیا تھا اور وہ فلیٹ سے نکل کر فوراً دانش منزل پہنچ گیا تھا اور اس کے چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی۔

''بہت بڑی اطلاع ملی ہے عمران صاحب۔ ایسی اطلاع جسے سن کر میری طرح آپ کے بھی ہوش اُڑ جائیں گے''...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور یہ اطلاع تمہیں کسی فارن ایجنٹ نے دی ہے جس کا تعلق ایکریمیا سے ہے اور ایکریمیا سے ایک ہی فارن ایجنٹ اطلاع دے سکتا ہے جس کا کوڈ نام مائیکل ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اطلاع ایکریمیا سے آئی ہے اور اطلاع دینے والا مائیکل ہے۔ کیا اس نے آپ کو بھی کال کی تھی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں اگر میری اس سے بات ہوئی ہوتی تو پھر مجھے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کو کیسے پتہ چلا یا پھر شاید آپ نے اندازے سے کام لیا ہے''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''ضروری نہیں ہے کہ ہر بات کا اندازہ لگایا جائے اور اندازہ درست بھی ثابت ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر بتائیں کہ آپ کے ذہن میں ایکریمیا اور مائیکل کے

نام ہی کیوں آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہارے سامنے بی ہنڈرڈ میگا پاور ٹرانسمیٹر رکھا ہوا ہے جو آن ہے اور اس کا سرخ رنگ کا بلب سپارک کر رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ تم نے اس ٹرانسمیٹر پر کال رسیور کی تھی اور بی ہنڈرڈ میگا پاور ٹرانسمیٹر واحد ٹرانسمیٹر ہے جس کی فریکوئنسی ایکریمی ایجنٹ مائیکل کے پاس موجود ہے۔ وہ کسی اور ٹرانسمیٹر پر کال ہی نہیں کرتا''...... عمران نے کہا تو سامنے میز پر پڑے ٹرانسمیٹر کو دیکھ کر بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مائیکل کی کال آئی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کس لئے کال کی تھی اس نے''...... عمران نے پوچھا۔

''ایکریمیا، اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف ایک بھیانک اور انتہائی خوفناک سازش کر رہا ہے جس سے پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کافرستان کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق ایکریمیا اور اسرائیل نے مل کر پاکیشیا اور کافرستان میں موجود تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا طریقہ دریافت کر لیا ہے۔ اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہ نہ صرف پاکیشیا کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے بلکہ کافرستان میں موجود تمام اقلیتی مسلم بھی ہلاک ہو جائیں گے اور اس کے بعد دنیا کے دوسرے ممالک کے تمام مسلمانوں کے خلاف

بھی یہی حربہ استعمال کیا جائے گا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا جب پوری دنیا میں کوئی مسلم موجود نہیں ہو گا“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ پوری دنیا کے ایک ایک مسلمان کو کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں اور دنیا کے ہر کونے میں مسلمان موجود ہیں پھر ایکریمیا اور اسرائیل دنیا کے ایک ایک مسلمان کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں“...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”اس کے بارے میں مائیکل نے کچھ نہیں بتایا ہے۔ اسے صرف اسی بات کا پتہ چلا تھا کہ اسرائیل اور ایکریمیا کے گٹھ جوڑ سے دنیا کے تمام مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا بڑا اور انتہائی فول پروف منصوبہ بنا لیا گیا ہے اور سب سے پہلے پاکیشائی اور کافرستانی مسلمانوں کو ایک ساتھ نشانہ بنانے کی تیاری کی جا رہی ہے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”پاکیشائی اور کافرستانی مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ شاید سمجھ نہیں رہے ہیں۔ مائیکل نے کہا ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل نے مل کر ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے جس پر عمل کر کے

وہ پاکیشیا اور کافرستان میں موجود تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کر دیں گے۔ اس کے لئے وہ نجانے کیا طریقہ اختیار کریں گے لیکن یہ طے ہے کہ ان کی پلاننگ مکمل ہے اور وہ بہت جلد ایسا دھماکہ کرنے والے ہیں جس سے پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ پاکیشیا اور کافرستان میں صرف غیر مسلم ہی زندہ رہیں گے۔ اسی طرح پوری دنیا سے مسلمانوں کا مکمل طور پر صفایا کر دیا جائے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”حیرت انگیز۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ پوری دنیا سے تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائے۔ یہ درست ہے کہ ایکریمیا نے اپنے وسیع نیٹ ورک اور ذرائع سے پاکیشیا اور پوری دنیا کے انسانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رکھی ہیں لیکن اب بھی کروڑوں انسان ایسے ہیں جن کے بارے میں ایکریمیا کے پاس کوئی معلومات نہیں ہے اور ان میں مسلم اکثریت بھی ہے۔ ایسی صورت میں ایکریمیا اور اسرائیل کا یہ دعویٰ مضحکہ خیز ہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا انتظام کر لیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے بھی مائیکل سے یہی سوال کیا تھا تو اس نے جواب دیا تھا کہ اسے ایک چھوٹی سی ٹپ ملی تھی جس کے تحت ایکریمین اور اسرائیلی سائنس دانوں نے مل کر ایک ایسا مشینی سسٹم تیار کیا ہے جس سے انہیں دنیا کے تمام انسانوں کے بارے میں لائیو کوریج مل

جائے گی اور وہ مشین خود ہی اس بات کی تصدیق کر دے گی کہ وہ انسان کس مذہب یا کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مشین سے ہی وہ پتہ چلائیں گے کہ دنیا میں کہاں کہاں اور کس کس کونے میں مسلمان موجود ہیں اور پھر وہ اسی مشین کے ایک مخصوص سسٹم سے ان مسلمانوں کا خاتمہ کرتے چلے جائیں گے۔ مائیکل نے اس مشین کا نام مسلم کلنگ مشین بتایا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

”ہونہہ۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لئے بے پر کی اُڑائی جا رہی ہیں۔ میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو رہا ہے کہ کوئی ایسی مشین ایجاد ہو سکے جو پوری دنیا کے انسانوں کے اندر جھانک کر اس بات کا پتہ لگا سکے کہ وہ مسلم ہے یا اس کا کسی اور مذہب سے تعلق ہے اور مائیکل کو یہ سب معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ کن ذرائع سے اسے یہ سب پتہ چلا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”مائیکل ان دنوں ایکریمیا کے ایک سپیشل ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہا ہے جو ایکریمین آرمی کے انڈر کام کرتا ہے اور یہ آرمی کا ایک خفیہ ڈیپارٹمنٹ ہے جہاں سے روزانہ کی بنیاد پر آرمی اور ایکریمیا کی خفیہ فورسز کے پیغامات کی ترسیل و تقسیم ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ آرمی کے پیغامات خفیہ اداروں تک پہنچائے جاتے ہیں اور خفیہ اداروں کے پیغامات آرمی کے مخصوص سیکشنز میں بھیجے جاتے

ہیں۔ مائیکل نے اپنے ذرائع سے اس ڈیپارٹمنٹ جسے سیکرٹ وائس کا نام دیا گیا ہے اور اس کا کوڈ نیم ایس وی ڈی ہے۔ میں اپنی جگہ بنا لی تھی اور وہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ایک اہم شعبے میں پہنچ گیا تھا جہاں وہ اس ڈیپارٹمنٹ میں آنے اور جانے والے تمام پیغامات کی چیکنگ پر مامور ہے۔ ایس وی ڈی میں آنے والے تمام پیغامات تحریری ہوتے ہیں جو سیلڈ لفافوں میں ہوتے ہیں اور ایس وی ڈی ہی ان کی ترسیل کرتی ہے۔ ایس وی ڈی میں کام کرنے والے افراد کا تعلق زیادہ تر سیکرٹ ایجنسیوں سے ہے جو اپنے مخصوص طریقوں سے پیغامات متعلقہ حکام کو ترسیل کرتے ہیں اور وہاں جتنے بھی سیلڈ پیکٹ یا لفافے آتے ہیں ان کی مشینی چیکنگ کے لئے مائیکل کام کرتا ہے۔ مائیکل نے چونکہ وہاں اپنی خاص جگہ بنا لی ہے اس لئے وہ اپنے طور پر ان پیکٹس اور لفافوں کی مشینی چیکنگ بھی کرتا ہے اور جب بھی اسے کسی پیکٹ یا لفافے پر شبہ ہوتا ہے وہ اپنی مخصوص تکنیک سے اس پیکٹ اور لفافے کو کھول کر بھی دیکھ لیتا ہے اور پھر وہ اس پیکٹ اور لفافے کو چیک کر کے بالکل اسی انداز میں پیک کر دیتا ہے کہ کسی کو اس بات کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ پیکٹ اور لفافے کو کھول کر دوبارہ بند کیا گیا ہے۔ اسی طرح مائیکل کو ایک ایسا لفافہ ملا تھا جس پر ایچ ایف لکھا ہوا تھا اور اس لفافے پر ایک آدھا چہرہ بنا ہوا تھا۔ یہ آدھا چہرہ کسی عورت کا معلوم ہو رہا تھا۔ ایچ ایف اور آدھے چہرے کے

سوا اس لفافے پر کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔ لفافے پر ایکریمیا کے سابق چیف مارشل جونز اریک کا ایڈریس تھا جس تک یہ لفافہ پہنچایا جانا تھا۔ مائیکل کو اس بات پر حیرت ہوئی تھی کہ ایک تو ایس وی ڈی حاضر سروس افراد کے لئے بنایا گیا تھا اس میں آج تک کسی بھی سابق یا ریٹائرڈ آفیسر کے لئے کوئی پیغام نہیں آیا تھا اور نہ ہی اس کی اجازت تھی کہ ایس وی ڈی میں کوئی سابق جنرل یا کرنل اپنے پیغامات کی ترسیل کر سکے جبکہ یہ لفافہ ایک سابق چیف مارشل کے لئے تھا جسے ریٹائر ہوئے بھی کئی سال ہو چکے تھے اور پھر دوسرا یہ کہ ایس وی ڈی میں آنے والے پیغامات کے پیکٹس اور لفافوں پر خفیہ ایجنسیوں اور ملٹری ڈیپارٹمنٹس کے باقاعدہ نام و پتے لکھے ہوتے تھے۔ چاہے وہ حاضر سروس جنرل اور کرنل کی طرف سے ہی بھیجا گیا پیغام کیوں نہ ہو جبکہ اس لفافے پر بھیجنے والی ایجنسی یا فرد کا نام و پتہ درج نہیں تھا اس کی جگہ صرف ایچ ایف اور عورت کا آدھا چہرہ بنا ہوا تھا۔ اس لئے مائیکل کو تجسس ہوا تو اس نے وہ لفافہ کھول لیا۔ لفافے میں تہہ شدہ چند پرنٹڈ کاغذات تھے۔ مائیکل نے ان کاغذات کی ریڈنگ کی تھی اور اسے ان کاغذات سے ہی یہ ساری معلومات ملی تھی''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تھا ان کاغذات میں''...... عمران نے پوچھا۔

''کاغذات پر اسی طرح سے ہاف فیس کا مونوگرام بنا ہوا تھا جو

کسی عورت کا آدھا چہرہ تھا اور نیچے ایچ ایف لکھا ہوا تھا۔ خط میں ایکریمین ریٹائرڈ چیف مارشل کو وہی سب کچھ بتایا گیا تھا جو میں نے آپ کو بتا دیا ہے اور یہ بھی لکھا گیا تھا کہ مشین مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے۔ جسے ورلڈ سرچنگ پر لگا دیا گیا ہے۔ اگلے ایک ماہ تک اس مشین میں پاکیشیا اور کافرستان میں موجود تمام مسلمانوں کا ریکارڈ جمع ہو جائے گا اور ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے مارک کر لیا جائے گا اور پھر جب چیف مارشل جونز اریک حکم دے گا تو مشین کا ایک بٹن پریس کر کے پاکیشیا اور کافرستان میں موجود تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کر دیا جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مائیکل نے ان کاغذات کے پرنٹ نہیں بنائے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے کاغذات کے پرنٹ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن چونکہ پیپر کوٹڈ تھے اس لئے ان پیپرز کی نہ تو تصویر بنائی جا سکتی تھی اور نہ ہی انہیں اسکین کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ یہ کام نہیں کر سکا تھا البتہ اس نے کاغذات پر لکھے ہوئے تمام ورڈز کو اپنے سیل فون کے میسج باکس میں حرف بہ حرف تحریر کر لیا تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا وہ تحریر اس نے تمہیں سینڈ کی ہے''...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی اسے اس کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی ساری تحریر مجھے سینڈ کر دے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیا میری مائیکل سے بات ہو سکتی ہے“...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

”مشکل ہے۔ اس نے ڈیپارٹمنٹ سے مجھ سے بات کرنے کے لئے وقتی رخصت لی تھی۔ اب تک وہ دوبارہ ڈیپارٹمنٹ پہنچ گیا ہو گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”کافی باتیں واضح ہو گئی ہیں لیکن ان سب باتوں میں بہت سی باتیں ابھی وضاحت طلب ہیں۔ جب تک میں مائیکل کی تحریر نہیں دیکھ لیتا اور خط کا متن نہیں پڑھ لیتا اس وقت تک یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گا کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ“...... عمران نے کہا۔

”میرا بھی یہی نظریہ ہے کیونکہ مائیکل نے مختصر بات کی تھی اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اگر ہم دوسرے رخ سے سوچیں کہ واقعی ایکریمین اور اسرائیلی سائنس دانوں نے ایسی مشین ایجاد کر لی ہے جس سے وہ پوری د کے مسلمانوں کے بارے میں نہ صرف معلومات حاصل کر سکتے ہیں بلکہ انہیں مارک کر کے ایک ہی وقت میں ہلاک بھی کر سکتے ہیں پھر واقعی یہ ایکریمیا اور اسرائیل کی پاکیشیائی اور کافرستانی مسلمانو کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے بہت بڑی ا

گھناؤنی سازش ہو گی۔ یہودی تو پہلے سے ہی اس بات کے خواہاں ہیں کہ پوری دنیا سے مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے اس لئے ان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنی سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کر گزریں۔ اس لئے ہمیں اس اطلاع کو لائٹ نہیں لینا چاہئے۔ ہمیں اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا تاکہ اصل حقائق ہمارے سامنے آ سکیں اور اس بات کا علم ہو سکے کہ وہ مسلمانوں کی ہلاکت کے لئے کس حد تک جا رہے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”مائیکل نے جو کچھ بتایا ہے وہی اس کی تحریر میں بھی ہو گا۔ اس کے کہنے کے مطابق خط ہاف فیس کی طرف سے ہی لکھا گیا تھا جس کا خط میں کہیں ذکر نہیں تھا لیکن یہ خط جس کے لئے لکھا گیا تھا اس کا ہمیں نام و پتہ معلوم ہو گیا ہے جو ایکریمین آرمی کا سابق چیف مارشل جونز ایرک ہے۔ اگر کسی طرح سے اسے قابو کر لیا جائے تو اس سے ہاف فیس کی اصل حقیقت معلوم کی جا سکتی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کے بارے میں مائیکل کیا کہتا ہے۔ جب اسے معلوم تھا کہ یہ خط جونز ایرک کے لئے ہے تو اس نے اس کے بارے میں معلومات کیوں حاصل نہیں کیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اسے واقعی ایسا کرنا چاہئے تھا لیکن اس کا پیغام سن کر میں پریشان ہو گیا تھا اس لئے میں بھی اس سے یہ بات پوچھنا بھول گیا تھا“...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندگی سے کہا۔

''ایسی اطلاعات سننے کے لئے ایکسٹو کو ہر وقت اور ہر لمحے تیار رہنا چاہئے۔ اگر ایسی اطلاعات سن کر ایکسٹو ہی پریشانی اور الجھن کا شکار ہو جائے تو پھر اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری عمران صاحب۔ اب مائیکل کی کال آئے گی تو میں اسے جونز ایرک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ٹاسک دے دوں گا''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''رہنے دو۔ تم میری دوسرے فارن ایجنٹ سے بات کراؤ۔ کیا نام ہے اس کا۔ ہاں یاد آیا۔ پرانڈ وہ بھی ہمارے لئے ایکریمیا میں ہی کام کر رہا ہے۔ وہ ایکریمیا کی ایک سپیشل ایجنسی میں کام کرتا ہے جس کی جونز ایرک جیسے سابق چیف مارشل تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جونز ایرک کے بارے میں حتمی اور مفصل معلومات حاصل کر لے اور اس کے علاوہ مجھے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے بھی بات کرنی ہو گی۔ عورت کے ہاف فیس والا مونوگرام مجھے بھی پریشان کرنا شروع ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی اسرائیلی یا ایکریمی خفیہ ایجنسی کا نام ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس کے بارے میں ورلڈ کراس آرگنائزیشن ہی کچھ بتا سکے گی''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں دوسرا ٹرانسمیٹر لاؤں یا آپ اسی ٹرانسمیٹر سے بات کر لیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی دے دو۔ مجھے انٹرنیشنل کال کرنی ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کی رینج اور وائس کوالٹی دوسرے ٹرانسمیٹروں سے خاصی بہتر ہے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر ٹرانسمیٹر اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ذہن پر زور دے کر ٹرانسمیٹر پر ایکریمیا میں موجود دوسرے فارن ایجنٹ پرانڈ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''۔ عمران نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ٹو ٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''اپنا نام بتاؤ۔ اوور''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''گراہم پرانڈ۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر میں سمجھ گیا تھا کہ یہ آپ ہی ہو سکتے ہیں۔ اوور''...... گراہم پرانڈ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''پرانڈ تم ایکریمیا کی سپیشل ڈبل ایجنسی میں کام کرتے ہو اور میری اطلاع کے مطابق تم نے ڈبل ایجنسی میں اچھا خاصا رسوخ حاصل کر لیا ہے۔ اوور''...... عمران نے اس کی مسکرانے پر توجہ نہ

دیتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''یس۔ میں اب ڈبل ایجنسی کا نمبر ٹو ہوں۔ اوور''...... پرانڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو تمہارے پاس ایسے تمام اختیارات ہوں گے کہ تم حاضر سروس اور ریٹائرڈ آفیسرز کے بارے میں معلومات حاصل کر سکو۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ میرے اختیار وسیع ہیں۔ ڈبل ایجنسی کے چیف ایڈگرے کے بعد سب کچھ میرے ہی اختیار میں ہے اور ہماری ایجنسی ایکریمیا کی سب سے بڑی اور فعال ایجنسی ہے جسے یہ اختیارات بھی حاصل ہیں کہ بغیر کسی وارنٹ کے ملک کے کسی بھی بڑے آفیسر پر ہاتھ ڈال سکے اور ان سے پوچھ گچھ کر سکے یہاں تک کہ ضرورت پڑنے پر ہم انہیں اٹھا کر اپنے ہیڈ کوارٹر بھی لا سکتے ہیں۔ اوور''...... پرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تمہیں ایک سابق چیف مارشل کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ پتہ لگانا ہے کہ ان دنوں وہ کن سرگرمیوں میں ملوث ہے اور اس کے کن سرکاری اور غیر سرکاری افراد کے ساتھ روابط ہیں۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ آپ مجھے اس کا صرف نام بتا دیں۔ باقی میں دیکھ لوں گا۔ اوور''...... پرانڈ نے کہا۔

''جونز ایرک۔ اوور''......عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک

لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کیا آپ نے سابق چیف مارشل جونز ایرک کا نام بتایا ہے۔ اوور''...... پرانڈ نے کہا۔ اس بار اس کے لہجے میں قدرے حیرت کا عنصر تھا۔

''ہاں۔ کیوں تم اس کا نام سن کر حیران کیوں ہو رہے ہو۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''اس لئے کہ سابق چیف مارشل جونز ایرک کو ہلاک ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں اور آپ مجھے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ اوور''...... پرانڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا یہ کنفرم ہے کہ جونز ایرک ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ شراب کے نشے میں اس کی کار ایک آئل ٹینکر سے ٹکرا گئی تھی۔ جس سے نہ صرف اس کی کار بلکہ جونز ایرک بھی جل کر راکھ بن گیا تھا۔ کار کے انجن اور چیس نمبر سے اس کی کار کی شناخت کی گئی تھی بعد میں اس کے بچے کھچے اعضاء کا ڈی این اے کرایا گیا تھا جس سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ کار میں سابق چیف مارشل جونز ایرک ہی تھا جو اپنی غفلت کے باعث ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی ہلاکت کا باقاعدہ سرکاری اعلامیہ جاری کیا گیا تھا اور چونکہ جونز ایرک کی ایکریمی فوج کے

لئے خدمات قابل ستائش تھیں اس لئے اس کی باقیات کو فوجی اعزاز
کے ساتھ دفنایا گیا تھا۔ اوور“...... پرانڈ نے کہا تو عمران ایک طویل
سانس لے کر رہ گیا۔

”اوکے۔ اگر جونز ایرک ہلاک ہو چکا ہے تو پھر یہ معلوم کرو کہ
اب اس کی رہائش گاہ کس کے قبضے میں ہے اور وہاں کون کون رہتا
ہے۔ تمہیں خاص طور پر اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ سرکاری اور غیر
سرکاری ڈاک جو جونز ایرک کے نام آتی ہے وہ جونز ایرک کی جگہ
کون وصول کرتا ہے۔ اوور“......عمران نے کہا۔

”کیا کوئی خاص بات ہے۔ اوور“...... پرانڈ نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ خاص بات ہے تو کہہ رہا ہوں۔ مجھے یہ ساری رپورٹ
ایک گھنٹے کے اندر اندر چاہئے۔ اوور“...... اس بار عمران نے سخت
لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک ساری معلومات حاصل کر لوں گا۔
اوور“...... پرانڈ نے کہا۔

”گڈ۔ میں ایک گھنٹے کے بعد تمہیں خود کال کروں گا۔ اوور اینڈ
آل“......عمران نے کہا اور اس نے بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر آف
کر دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور گہری ہو گئی تھی اور وہ گہرے
خیالوں میں کھو گیا تھا۔

”اگر جونز ایرک ہلاک ہو چکا ہے تو پھر ایس وی ڈی سے

آنے والا سیکرٹ لیٹر پر جونز ایرک کا نام اور اس کا ایڈریس کیوں
لکھا ہوا تھا اور خط میں بھی جونز ایرک کا نام لیا گیا تھا۔ سارا پیغام
اسی کے لئے تھا“...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

”معاملہ انتہائی گہرا اور پراسرار رخ اختیار کرتا جا رہا ہے بلیک
زیرو۔ جونز ایرک کا تین ماہ قبل ایک حادثے میں ہلاک ہونا اور اس
کی ہلاکت کا باقاعدہ حکومت کی طرف سے اعلامیہ جاری کرنا مجھے
شک میں مبتلا کر رہا ہے۔ خط جونز ایرک کے لئے ہی ہے اور اس
خط میں سارا پیغام جونز ایرک کے لئے ہے تو پھر یہ طے ہے کہ جونز
ایرک ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے اور وہ چونکہ مسلمانوں کے خلاف
گھناؤنی سازش میں ملوث ہے اس لئے اسے وقتی طور پر سکرین سے
آؤٹ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ دلجمعی سے اپنا کام کرتا رہے اور اب
مجھے بھی مائیکل کی رپورٹ پر یقین آتا جا رہا ہے کہ اس نے جو کچھ
بتایا ہے وہ غلط نہیں تھا“......عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل واقعی
مل کر دنیا بھر کے مسلمانوں کا قتل عام کرنا چاہتے ہیں“۔ بلیک زیرو
نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور اس سارے معاملے میں ہاف فیس سامنے آ رہا
ہے۔ اب یہ پتہ لگانا ہو گا کہ ہاف فیس کیا ہے اس کے پیچھے کون
ہے“......عمران نے اسی انداز میں کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر سے

پہلی فریکوئنسی واش کی اور اس کی جگہ ورلڈ کراس آرگنائزیشن کے چیئرمین کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا جو عمران کو پرنس آف ڈھمپ کے طور پر جانتا تھا اور معاوضے پر اسے ہر قسم کی معلومات فراہم کرتا تھا۔

''یس۔ نارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''نارڈ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ اوور''...... نارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوور''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ اوہ۔ تو یہ تم ہو نائی بوائے۔ کہو اتنے عرصے بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی اور یہ کیا آج تم اس قدر سنجیدہ کیسے ہو۔ تم تو بات کرنے سے پہلے ہی پیٹ میں ہنسی کے غبارے چھوڑنا شروع کر دیتے ہو۔ اوور''...... دوسری طرف سے نارڈ نے اچانک چونک کر اور انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے پرنس آف ڈھمپ کا سن کر اس کی طبیعت کھل اٹھی ہو۔

''میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں نارڈ۔ معاملہ انتہائی گمبھیر اور خطرناک ہے۔ مجھے تم سے کچھ معلومات چاہئیں۔ ان معلومات کے لئے میں تمہیں ڈبل معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار

ہوں۔ اوور''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ جیسا انسان اگر اس قدر سنجیدہ ہو سکتا ہے تو پھر معاملہ واقعی انتہائی خطرناک اور گمبھیر ہی ہو گا۔ بولو۔ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ کیا معلومات چاہئیں تمہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے نارڈ نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاف فیس کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاف فیس۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا نام ہے۔ اوور''...... نارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے صاف اندازہ لگا لیا کہ نارڈ کی یہ حیرت مصنوعی نہیں تھی۔

''ہاف فیس مطلب ایسا فیس جس کا آدھا چہرہ ظاہر کیا گیا ہے اور آدھا غائب اور یہ آدھا چہرہ کسی عورت کا ہے۔ کیا ہاف فیس نام کی کسی ایجنسی کے بارے میں تم کچھ بتا سکتے ہو یا پھر عورت کا یہ کہ چہرہ جیسے ہاف فیس کا مونوگرام کس ملک کی اور کون سی ایجنسی استعمال کرتی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''عورت کا ہاف فیس۔ کس عورت کا ہاف فیس ہے اور ایسا تو کوئی مونوگرام میرے ذہن میں نہیں ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ پوری دنیا میں ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جو کسی عورت کا ہاف فیس اپنی شناخت کے لئے استعمال کرتی ہو۔ اوور''۔ نارڈ نے اسی

انداز میں کہا۔

"تم اپنا ریکارڈ چیک کرو ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی نئی ایجنسی ہو یا پھر یہ کسی خاص ایجنٹ کا سائن ہو۔ تمہارے پاس دنیا کی تمام ایجنسیوں کا ریکارڈ ہے اور شاید ہی ایسی کوئی ایجنسی یا سروس ہو جس کا مونو گرام اور مخصوص سائن کا تمہیں نہ پتہ ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کہا ہے نا ایسا کوئی مونو گرام یا سائن میرے دماغ میں نہیں ہے اور جو چیز میرے دماغ میں نہیں ہے وہ میرے ریکارڈ میں بھی نہیں ہوسکتی۔ میرا دماغ کمپیوٹرائزڈ ہے اور جو کچھ میرے ریکارڈ میں ہوتا ہے وہ میرے دماغ کی میموری میں بھی فیڈ ہوتا ہے۔ اگر ایسا کوئی سائن یا مونو گرام ہوتا تو تمہارے بتاتے ہی میرا کمپیوٹرائزڈ مائنڈ اسے میری آنکھوں کی سکرین کے سامنے لے آتا۔ اوور"...... نارڈ نے کہا۔

"تمہیں پورا یقین ہے کہ اس نام کی کوئی ایجنسی نہیں ہے اور نہ ہی عورت کے ہاف فیس کا مونو گرام یا سائن کوئی ایجنسی استعمال کرتی ہے۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں وثوق سے کہہ رہا ہوں۔ عورت کا ہاف فیس کسی ایجنسی یا ایجنٹ کا مخصوص مونو گرام یا سائن نہیں ہے۔ اوور"۔ نارڈ نے کہا۔

"اوکے۔ تھینکس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے

جواب سنے بغیر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایس وی ڈی میں آنے والا پیغام جس پر عورت کا آدھا چہرہ بنا ہوا ہے اس مونو گرام کو کوئی ایجنسی استعمال ہی نہ کرتی ہو۔ مائیکل نے بتایا تھا کہ تمام پرنٹڈ پیپرز پر ہاف فیس موجود تھا اور لفافے پر بھی ایسا ہی نشان موجود تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سلسلے میں مجھے مائیکل سے ہی بات کرنی پڑے گی تب ہی اس سارے چکر سے کچھ پردہ اٹھ سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"مائیکل نے جو بتایا تھا وہ سب میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب اس سے بات کر کے آپ کو کیا پتہ چل سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرانی سے کہا۔

"کچھ ایسا ہے جو یا تو تم نے ٹھیک سے سنا نہیں تھا یا پھر وہ تمہیں اس کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس کی ہر بات انتہائی دھیان سے سنی تھی اور وہ سب کی سب میں نے آپ کے گوش گزار کر دی ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر مائیکل سے ہی کہیں مس ٹیک ہوئی ہے"...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ کے خیال میں اس سے کہاں بھول ہوسکتی ہے یا ایسا کیا ہوسکتا ہے جو وہ بتانا بھول گیا ہو"...... بلیک زیرو نے اس کی طرف

غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''چیف مارشل جونز ایرک کا نام''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں۔ اس نے یہی نام بتایا تھا۔ اس نام میں ایسی کون سی بات ہے جو وہ بتانا بھول سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا اس نے بتایا تھا کہ خط میں جونز ایرک کو سابق چیف مارشل لکھا ہوا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ جونز ایرک کو جانتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ وہ ریٹائر ہو چکا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق خط میں چیف مارشل جونز ایرک لکھا ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر مائیکل، جونز ایرک کو جانتا ہے تو پھر وہ تمہیں یہ بتانا کیوں بھول گیا کہ جونز ایرک ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے جبکہ اس کی ہلاکت کا باضابطہ اعلان بھی کیا گیا تھا اور اسے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے آپریشن روم کی ایک مشین سے ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی مشین خود بخود آن ہوتی چلی گئی۔ مشین کے اوپر ایک بڑی سکرین لگی ہوئی تھی جو مشین آن ہوتے ہی روشن ہو گئی تھی۔

''لگتا ہے مائیکل کو وقت مل گیا ہے اور اس نے میسج سپیشل ڈیٹا رسیور مشین پر سینڈ کر دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر اس مشین کی طرف لپکا۔ ابھی وہ مشین کی طرف گیا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی سن کر بلیک زیرو رک

گیا۔

''تم مشین چیک کرو۔ فون میں اٹنڈ کر لیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین کی جانب بڑھ گیا جبکہ عمران نے اٹھ کر بلیک زیرو کی کرسی کے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... رسیور اٹھاتے ہی عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا اور پھر جواب میں وہ ایک آواز سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور قاسم ایک ساتھ چلتے ہوئے بلیک فورس کی فرانزک لیبارٹری میں داخل ہوئے جہاں ایک سٹریچر پر اس بوڑھے کی لاش سفید کپڑے سے ڈھکی ہوئی پڑی تھی اور اس کے قریب ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر ایپرن پہنے کھڑا لاش کا معائنہ کر رہا تھا۔ قدموں کی آواز سن کر ڈاکٹر نے مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید تو آگے بڑھ آئے تھے لیکن قاسم لاش دیکھ کر دروازے پر ہی رک گیا تھا۔

''آئیں کرنل صاحب۔ میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا''۔ ڈاکٹر نے چہرے سے گرین ماسک ہٹاتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ نے اس کا پوسٹ مارٹم کر لیا ہے۔ کچھ معلوم ہوا ہے کہ یہ کب ہلاک ہوا تھا اور اس کے ہلاک ہونے کی وجہ کیا تھی''...... کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اسے ہلاک ہوئے چودہ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اسے تین گولیاں ماری گئی تھیں۔ دو گولیاں اس کی کمر پر لگی تھیں جو اس کا سینہ پھاڑتے ہوئے باہر نکل گئی تھیں جبکہ ایک گولی اس کی دائیں ران میں لگی تھی۔ تین گولیاں لگنے سے یہ شدید زخمی ہو گیا تھا اور دوسرا یہ کہ یہ کافی نحیف اور نزار ہے۔ اسے تو پہلی ہی لگنے والی گولی سے ہلاک ہو کر گر جانا چاہئے تھا لیکن اس کے باوجود یہ زندہ رہا تھا اور اپنے بچاؤ کے لئے بھاگتا رہا تھا۔ زخموں سے نکلنے والے خون نے اس کی حالت خراب کر دی تھی اور پھر یہ کسی ایک جگہ رک گیا تھا۔ اسے چونکہ بروقت طبی امداد نہیں ملی تھی اور اس کے خون کا اخراج زیادہ ہو گیا تھا اس لئے یہ ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کی ہلاکت خون کے زیادہ اخراج کی وجہ سے ہی ہوئی ہے''...... ڈاکٹر آفندی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کچھ''...... کرنل فریدی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے اس کی لاش کا مکمل معائنہ کیا ہے۔ پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے جب میں نے اس کی خوراک کی نالی کو چیک کیا تو مجھے اس کی خوراک کی نالی میں ایک پلاسٹک کی تھیلی پھنسی ہوئی ملی تھی جسے شاید اس نے زبردستی نگلنے کی کوشش کی تھی اور یہ کام اس نے تب کیا تھا جب اس کی جان اس کے لبوں تک آ چکی تھی کیونکہ پلاسٹ کی تھیلی مجھے نرخرے کے ٹھیک نیچے سے ملی ہے''...... ڈاکٹر

آفندی نے جواب دیا تو کرنل فریدی کے ساتھ کیپٹن حمید بھی چونک پڑا۔

”پلاسٹک کی تھیلی۔ کیا تھا اس پلاسٹک کی تھیلی میں“...... کیپٹن حمید نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر آفندی سائیڈ کی میز کی طرف بڑھا اور اس نے میز کی اوپر والی دراز کھول کر پلاسٹک کی ایک تھیلی نکالی جس میں ایک رول شدہ لفافہ دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ لفافہ پلاسٹک کی تھیلی میں تھا اس لئے بوڑھے کے نگلنے کے باوجود لفافے کو چند سلوٹیں پڑنے کے کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ لفافے کے ساتھ تھیلی میں ایک چابی بھی موجود تھی۔

”آپ خود ہی دیکھ لیں۔ کیا ہے اس لفافے میں“...... ڈاکٹر آفندی نے کہا اور تھیلی لا کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دی۔ کرنل فریدی نے اس سے تھیلی لے لی۔ تھیلی سیلڈ تھی۔ ڈاکٹر آفندی نے اسے نہیں کھولا تھا۔ کرنل فریدی نے اس کی سیل توڑی اور تھیلی میں دو انگلیاں ڈال کر اس سے لفافہ اور چابی باہر نکال لی۔ اس نے چابی الٹ پلٹ کر دیکھی۔ چابی نئی تھی اور اس کے اوپر ڈبل ون لکھا ہوا تھا اور لفافہ بھی زیادہ بڑا نہیں تھا۔ کرنل فریدی نے لفافہ چاک کیا اور اس میں موجود ایک کاغذ نکال لیا جس پر چھوٹی سی تحریر تھی۔ تحریر ٹائپ شدہ تھی۔ کرنل فریدی کے ساتھ کیپٹن حمید کی نظریں بھی اس تحریر پر جم گئیں۔

”اس پر تو آپ کا مخصوص کوڈ ہارڈ سٹون اور آپ کی رہائش گاہ

کا ایڈریس لکھا ہوا ہے اور یہ نیچے کیا ہے۔ یہ تو کوئی کوڈ نمبر معلوم ہو رہا ہے اور یہ چابی کس لاک کی ہو سکتی ہے“...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کاغذ پر واقعی کرنل فریدی کا مخصوص کوڈ ہارڈ سٹون اور اس کی رہائش گاہ کا ایڈریس لکھا ہوا تھا اور ایڈریس کے نیچے لکھا گیا تھا کہ یہ خط جس کسی کو بھی ملے وہ اسے اس پر لکھے ہوئے پتے پر پوسٹ کر دے اور اس کے ساتھ نمبر گیارہ لکھا ہوا تھا اور سب سے آخر میں ایک نام تھا جسے پڑھ کر کرنل فریدی کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔ وہ نام ماجوج کا تھا۔

”ماجوج۔ کون ہے یہ ماجوج“...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ کرنل فریدی کو اس طرح گھورتے دیکھ کر کیپٹن حمید فوراً خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جب ڈاکٹر آفندی نے خود اس لفافے کو کھولنے کی کوشش نہیں کی تھی تو پھر وہ اس کے سامنے خط کے لکھے ہوئے الفاظ کیوں پڑھ رہا تھا۔

”س۔ س۔ سوری“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”بس۔ یہی تھا اس کے پیٹ میں اور کچھ نہیں ملا آپ کو“۔ کرنل فریدی نے ڈاکٹر آفندی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا اور اس کی ہلاکت کی وجہ میں آپ کو بتا چکا ہوں“...... ڈاکٹر آفندی نے کہا۔

”شکریہ“...... کرنل فریدی نے کہا اور مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا

دروازے کی طرف بڑھا۔ اسے دروازے کی طرف آتے دیکھ کر قاسم فوراً دروازے سے ہٹ گیا۔ کیپٹن حمید بھی کرنل فریدی کے پیچھے لپکا۔ کرنل فریدی مختلف راستوں سے ہوتا ہوا بلیک فورس کے انچارج ہریش کے آفس کی طرف جا رہا تھا۔ وہ ہریش کے آفس کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ ہریش اپنے آفس سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ کرنل فریدی کو دیکھ کر وہ رک گیا اور اس نے فوراً کرنل فریدی کو فوجی انداز میں سیلوٹ مار دیا۔

''کہاں جا رہے ہو''...... کرنل فریدی نے اس سے پوچھا۔

''میں ابھی آیا ہوں اور آتے ہی مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ آئے ہوئے ہیں اور فرانزک لیبارٹری میں موجود ہیں تو میں آپ کے پاس ہی آ رہا تھا''...... ہریش نے جواب دیا۔

''آؤ۔ مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں''...... کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل فریدی نے قاسم اور کیپٹن حمید کو بھی ساتھ آنے کا کہا تو وہ دونوں بھی ہریش کے آفس میں آ گئے۔

''کون ہے وہ بوڑھا جسے آپ فرانزک لیبارٹری لائے تھے۔ میں نے سنا ہے کہ اس کی لاش سیٹھ قاسم کی گاڑی میں ملی تھی''۔ ہریش نے چند لمحے توقف کے بعد کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ لاش، قاسم کی ہی گاڑی میں موجود تھی اور یہ لاش کل

رات سے ہی قاسم کی گاڑی میں موجود تھی جس کا اسے پتہ نہیں چلا تھا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''رات سے۔ ارے باپ رے۔ کل رات سے کھطرناک لاش میری کار وار میں موجود تھی اور اس کا کسی کو پتہ ہی نہیں تھا۔ اغر لاش جندہ ہو کر بھوت ووت بن جاتی تو''...... قاسم نے کرنل فریدی کی بات سن کر بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم چپ رہو''...... کیپٹن حمید نے کہا تو قاسم خاموش ہو گیا۔

''کل رات ایک نحیف و نزار آدمی مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے کچھ قاتل لگے ہوئے تھے۔ بوڑھا مجھ تک پہنچنے کے لئے ان سے بھاگتا پھر رہا تھا لیکن کسی مقام پر وہ ان کی گولیوں کا نشانہ بن گیا۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں جن میں سے ایک گولی اس کی دائیں ران پر لگی تھی اور دو گولیاں اس کا سینہ پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھیں۔ بوڑھا شدید زخمی ہونے کے باوجود بھاگتا رہا تھا اور پھر چھپنے کے لئے وہ شاید اس علاقے کے قریب ہی موجود تھا جہاں قاسم کا بنگلہ تھا۔ چھپنے کے لئے وہ قاسم کے بنگلے میں داخل ہو گیا اور پھر اسے چھپنے کی کوئی اور جگہ نہ ملی تو وہ پورچ کی طرف چلا گیا جہاں قاسم اور اس کے باپ سیٹھ عاصم کی کاریں موجود تھیں۔ پورچ میں کھڑی کاروں میں سے شاید قاسم کی کار کا دروازہ کھلا رہ گیا تھا اس لئے بوڑھا اس کی کار میں گھس گیا۔ وہ چونکہ شدید زخمی تھا اور اس کا بہت سا خون بہہ چکا تھا اس لئے وہ

جانبر نہ ہو سکا اور قاسم کی کار میں ہی ہلاک ہو گیا۔ قاسم کیپٹن حمید سے ملنے کے لئے اسی کار میں نکلا تھا جس میں بوڑھے کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ راستے میں اس کی نظر لاش پر پڑی تو وہ سیٹ پر پڑی ہوئی لاش دیکھ کر ڈر گیا اس دوران وہ کیپٹن حمید کے فلیٹ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ قاسم، کیپٹن حمید کو لاش کے بارے میں بتانے کے لئے فلیٹ میں چلا گیا تھا۔ اتفاق سے مجھے بھی ایک جگہ جانا تھا اس لئے میں بھی کیپٹن حمید کے فلیٹ پر پہنچ گیا جہاں کیپٹن حمید نے مجھے قاسم کی کار میں لاش کے بارے میں بتایا اور میں اسے لے کر یہاں آ گیا تھا۔ بوڑھے کی حالت سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور پھر قاسم سے ملنے کے بعد جب مجھے پتہ چلا کہ لاش اس کی رہائش گاہ سے ہی اس کی ساتھ تھی تو مجھے عجیب سا لگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سیٹھ عاصم نے اپنی رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے خاطر خواہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بوڑھا سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں داخل کیسے ہوا تھا جبکہ اس بنگلے کی حفاظت کے لئے وہاں باقاعدہ گارڈز بھی موجود تھے اور سیٹھ عاصم نے بلڈاگز بھی پال رکھے ہیں جو رات کے وقت لان میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور بلڈاگ کی وجہ سے کسی میں اس رہائش گاہ میں داخل ہونے کی ہمت نہیں ہوتی پھر بوڑھا اور وہ بھی شدید زخمی حالت میں ان کی رہائش گاہ میں کیسے داخل ہو گیا تھا اور گارڈز اور بلڈاگز کو اس کے بارے میں کیوں پتہ نہیں چلا تھا۔ اس

کے علاوہ وہ کون لوگ تھے جو بوڑھے کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور جنہوں نے بوڑھے کو گولیاں ماری تھیں۔ اگر وہ بدستور بوڑھے کے پیچھے تھے تو پھر وہ بوڑھے کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے پیچھے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں کیوں نہیں پہنچے تھے جبکہ بوڑھے کے زخموں سے خارج ہوتا ہوا خون انہیں آسانی سے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ اور اس کار تک پہنچا سکتا تھا۔ تمہیں اس سلسلے میں سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں جا کر تحقیقات کرنی ہیں۔ بوڑھے کا خون پورچ اور ان تمام جگہوں پر موجود ہونا چاہئے جہاں سے گزر کر بوڑھا سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں داخل ہوا تھا پھر خون کے نشانات قاسم اور رہائش گاہ کے دوسرے افراد کو کیوں نظر نہیں آئے۔ قاسم کا تو کہنا ہے کہ اس نے پورچ میں جاتے ہوئے وہاں خون کے کوئی نشان نہیں دیکھے تھے''...... کرنل فریدی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ بوڑھے کے قاتل بھی بوڑھے کے پیچھے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں داخل ہوئے ہوں اور انہوں نے بوڑھے کو کار میں ہی گولیاں ماری ہوں''...... ہریش نے اپنی دانست سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بوڑھے کے پیچھے اگر قاتل بھی سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں آئے تھے تو رہائش کے گارڈز اور بلڈاگز کہاں تھے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اس بات کا جواب تو قاسم ہی دے سکتا ہے۔ کیوں قاسم۔ کیا

رات کو تمہاری رہائش گاہ میں ایسا واقعہ پیش آیا تھا کہ گارڈز کی تعداد کم ہو اور رات حفاظت کے لئے بلڈاگز بھی نہ کھولے ہوں“۔ ہریش نے قاسم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ ایسے کسی واقعے کی مجھے کوئی اطلاع وطلاع نہیں ملی تھی“...... قاسم نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تم یہ تو جانتے ہو کہ رات کے وقت گارڈز پورے تھے اور بلڈاگز کھلے ہوئے تھے یا نہیں“...... ہریش نے پوچھا۔

”نہیں۔ مجھے اس کا بھی نہیں پتہ۔ میں شام کو ہی گھر پہنچ جاتا ہوں اور ایک بار میں گھر میں جا کر اپنے کمرے ومرے میں گھس جاؤں تو فر میں باہر نکلتا ہی نہیں ہوں بلکہ سچ پوچھو تو مجھے ان بلڈاغز کو دیکھ کر گھن ون آنی شروع ہو جاتی ہے اور میں ان کے ڈر سے بھی باہر واہر نہیں نکلتا“...... قاسم نے کہا۔

”میں یہ سب باتیں اس سے پہلے ہی پوچھ چکا ہوں۔ اسی لئے میں تمہیں سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ جانے کا کہہ رہا ہوں۔ جب تک وہاں جا کر تم تحقیقات نہیں کرو گے کوئی بھی بات واضح نہیں ہو گی“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”اوکے باس۔ میں ابھی وہاں چلا جاتا ہوں“...... ہریش نے مؤدب لہجے میں کہا پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔

”اگر اجازت دیں تو ایک بات پوچھوں“...... ہریش نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ بوڑھا اگر کل رات سے ہلاک ہو چکا ہے اور مجھے اس کی لاش ملی تھی تو پھر مجھے اس بات کا کیسے علم ہوا کہ وہ بوڑھا مجھ تک پہنچنے کی کوشش کیسے کر رہا تھا اور کیوں کر رہا تھا“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”یس باس۔ میں آپ سے یہی پوچھنا چاہتا تھا“...... ہریش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”فرانزک لیبارٹری کے ڈاکٹر آفندی کو بوڑھے کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے اس کے حلق میں پھنسی ہوئی پلاسٹک کی ایک تھیلی ملی تھی جس میں ایک لفافہ اور لفافے میں ایک تحریر تھی۔ اس تحریر پر ہارڈ سٹون اور میری رہائش گاہ کا ایڈریس لکھا ہوا تھا۔ شاید بوڑھے نے مرنے سے پہلے لفافہ پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال کر نگل لیا تھا تاکہ اس کے بارے میں قاتلوں کو پتہ نہ چل سکے۔ تھیلی میں سے ایک چابی بھی نکلی ہے اور اس پر گیارہ نمبر لکھا ہوا ہے“۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

”تحریر میں کیا صرف ہارڈ سٹون اور آپ کی رہائش گاہ کا ایڈریس ہی لکھا ہوا ہے“...... ہریش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ایک کوڈ بھی لکھا ہوا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”کیسا کوڈ“...... ہریش نے چونک کر کہا تو کرنل فریدی نے جیب سے وہ کاغذ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو اسے ڈاکٹر

آفندی نے دیا تھا۔ ہریش نے کاغذ کھولا اور پھر وہ چونک پڑا۔

"ایل ایم ایل گیارہ۔ یہ کیسا کوڈ ہے اور یہ نام ماجوج۔ یہ کیسا نام ہے"...... ہریش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماجوج شاید اس بوڑھے کا نام تھا چونکہ یہ لفافہ اس کی خوراک کی نالی سے نکلا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کے سوا یہ تحریر کون لکھ سکتا تھا رہی بات ایل ایم ایل گیارہ کی تو ہمیں اس کے بارے میں بھی پتہ کرنا ہے کہ یہ ہے کیا۔ یہ کوئی کوڈ ہے یا ہمیں کسی خاص جگہ کے بارے میں کچھ بتانے کا اشارہ دیا گیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو کیا میں اس کا بھی پتہ لگاؤں"...... ہریش نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم اپنا کام کرو۔ اس کوڈ کے بارے میں کیپٹن حمید خود پتہ کر لے گا۔ کیوں حمید"...... کرنل فریدی نے پہلے ہریش سے اور پھر کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور کرنل فریدی کی بات سن کر کیپٹن حمید اچھل پڑا۔

"میں۔ کیا مطلب۔ میں بھلا اس کوڈ کا کیسے پتہ چلا سکتا ہوں"...... کیپٹن حمید نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"عقل کا استعمال کرو تو سب کچھ کر سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے تلخ لہجے میں کہا تو قاسم بے اختیار ہنس پڑا۔

"اغر اس بے چارے کے پاس عقل ہی نہیں ہو غی تو یہ بے چارہ کیا کر سکتا ہے پھریدی صاب"...... قاسم نے ہنستے ہوئے کہا

اور کیپٹن حمید اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ کسی لاکر کی چابی ہو"...... کیپٹن حمید نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"گڈ شو۔ اب چلا ہے نا سوچنے سے۔ اب غور کرو کہ یہ کس لاکر کی چابی ہو سکتی ہے۔ تحریر میں ایل ایم ایل کے ساتھ بھی ڈبل ون ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اسی چابی کا ہی کوئی کوڈ ہو جس سے ہمیں کسی لاکر کے بارے میں بتانے کی کوشش کی گئی ہو"...... کرنل فریدی نے تعریفی لہجے میں کہا۔

"ایل ایم ایل۔ لیکن اس نام سے تو یہاں کوئی بنک نہیں ہے"...... کیپٹن حمید نے مسلسل سوچتے ہوئے کہا۔

"غور کرو برخوردار۔ یہاں پرائیویٹ لاکرز کی بھی کوئی کمی نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ایک منٹ پھریدی صاب"...... اچانک قاسم نے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا"...... کیپٹن حمید نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ایل ایم ایل۔ یہ نام مجھے کچھ سنا سنا سا لغ رہا ہے"۔ قاسم نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تو بتاؤ۔ کہاں سنا ہے تم نے یہ نام"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

”ایک منٹ مجھے اپنے دماگ پر جور ڈالنے دیں۔ سالا دماگ میں کچھ پھنس ونس جائے تو مشکل سے ہی نکلتا وکلتا ہے“...... قاسم نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ایسے وقت میں تمہیں اپنے دماگ پر ہتھوڑا وتوڑا مارنا چاہیے تاکہ پھنسی ہوئی ہر چیز کا ناک کے راستے اخراج ہو جائے“۔ کیپٹن حمید نے قاسم کے انداز میں جلے کٹے لہجے میں کہا۔

”سالے مجھے تمہاری طرح اپنا دماگ کھالی کرنے کا کوئی شوق ووق نہیں ہے۔تم اپنی جبان بند ہی رکھو۔شکر کرو کہ یہاں پھریدی صاب موجود ہیں۔ اغر یہ نہ ہوتے تو میں تمہارے سر پر اپنا ہتھوڑے نما مکا مار کر بچا کھچا غوبر ووبر بھی باہر نکال دیتا“۔ قاسم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”گوبر۔ میرے دماغ میں گوبر بھرا ہوا ہے“...... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ بھول غیا۔ سالے تمہارا دماگ تو کھالی ہے۔ اس میں تو غوبر ووبر بھی نہیں ہو غا“...... قاسم نے اچانک احمقانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو کرنل فریدی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

”اسے سمجھا لیں فریدی صاحب۔ اگر مجھے سچ مچ غصہ آ گیا تو میں اسے یہیں شوٹ کر دوں گا۔ اب مجھ سے اس کی فضول بکواس برداشت نہیں ہوتی“...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو

کر کہا۔

”میں کرتا ہوں پھجول بکواس مکواس۔ سالے بکواس مکواس کرنے کی تمہاری عادت ہے۔ جب بولتے کو پھن پھاڑ کر بولتے ہو اور پھن بھی کھولو تو وہ بھی کھالی ہی ہوتا ہے“...... قاسم نے بھڑک کر کہا۔

”بس خاموش ہو جاؤ تم دونوں“...... کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر تیز لہجے میں کہا تو دونوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ٹھیغ ہے پھریدی صاب۔ آپ کہتے ہیں تو میں کھاموش واموش ہو جاتا ہوں مغر آج کے بعد میں اس سالے کی شکل وقل بھی نہیں دیکھوں غا۔ اغر اس نے کبھی میرے سامنے آنے کی کوشش ووشش کی تو میں اس پر اپنی سالم کار چڑھا دوں غا“...... قاسم نے کہا۔ کیپٹن حمید نے جواب میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تو کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

”تم ایل ایم ایل کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے“...... کرنل فریدی نے قاسم کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ایل ایم ایل۔ ہاں یاد آیا۔ ایل ایم ایل کا مطلب ہے لٹل ماسٹر لاکرز“...... قاسم نے کہا۔

”لٹل ماسٹر لاکرز۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی پرائیویٹ لاکرز کی کمپنی ہے“...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں نے اپنے ایک دوست کے پاس اپنی ایک امانت

ومانت رکھوائی تھی۔ مجھے اس کی ضرورت پڑی تو وہ مجھے اپنے ساتھ لٹل ماسٹر لاکرز کمپنی میں لے گیا تھا جہاں سے اس نے اپنا لاکر واکر کھول کر مجھے میری امانت واپس کی تھی“...... قاسم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ کہاں ہے یہ کمپنی“...... کرنل فریدی نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو قاسم نے ایل ایم ایل کا ایڈریس بتا دیا۔

”حمید۔ اب یہ تمہارا کام ہے۔ تم اس کمپنی میں جاؤ اور وہاں جا کر ماجوج کا لاکر چیک کرو۔ مجھے امید ہے گیارہ نمبر کی چابی اسی کمپنی کے گیارہ نمبر لاکر کی ہے۔ وہاں جو کچھ ہے نکال کر لے آؤ“...... کرنل فریدی نے جیب سے چابی نکال کر کیپٹن حمید کو دیتے ہوئے کہا۔

”کیا میرا اس وقت جانا ضروری ہے“...... کیپٹن حمید نے کراہ کر کہا۔

”ہاں۔ مجھے معاملہ بے حد پراسرار معلوم ہو رہا ہے۔ آخر اس بوڑھے کے پاس ایسی کیا چیز تھی جس کے لئے اسے قتل کیا گیا تھا۔ مجھے نجانے کیوں اس سارے معاملے کے پیچھے ایک بڑے جرم کی بو آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے“...... کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

”یہ بو قاسم کے پسینے کی ہے جسے آپ جرم کی بو سمجھ رہے ہیں“...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

”تم پھر بولے سالے۔ میں تمہیں بار بار کہہ رہا ہوں۔ اپنا منہ بند رکھا کرو اور میرے جسم سے کوئی بو وو نہیں آتی سالے۔ میں روج دس دس بار امپورٹڈ صابن سے اپنا جسم گھس گھس کر نہاتا ہوں اور بڑھیا سے بڑھیا پرفیوم لگاتا ہوں۔ تم اپنی ناک واک کا علاج ملاج کراؤ جو کھسبو کو بدبو محسوس وحسوس کرتی ہے“...... قاسم نے بھڑک کر کہا۔

”تم شاید ابھی تک لیڈی مایا سے ملنے کے لئے بے چین ہو رہے ہو۔ اب تک تو وہ تمہارا انتظار کر کے جا چکی ہو گی اور میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ ان حرافہ عورتوں سے دور رہنے کی کوشش کیا کرو۔ ایسی عورتیں خود بھی خراب ہوتی ہیں اور تم جیسے نوجوانوں کو بھی خراب کرتی ہیں اور لیڈی مایا تو صرف نام کی لیڈی ہے۔ اس کے دو کروڑ پتی شوہر ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی چھوڑی ہوئی جائیداد بھی اس کی عیاشی کی نظر ہو چکی ہے۔ اب وہ تم جیسے نوجوانوں کے گرد پر پھیلا کر کھڑی ہو جاتی ہے تاکہ اپنی عیاشی کے لئے اسے کچھ نہ کچھ ملتا رہے“...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو آپ لیڈی مایا کو جانتے ہیں“...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ وہ جس دن سے تمہارے گرد منڈلا رہی ہے میں اس وقت سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ تم اس

کے سامنے پرنس چارمنگ بن کر جاتے ہو اور وہ بھی تمہیں پرنس چارمنگ ہی سمجھنے لگی ہے اور اس کی نظر میں تم بڑی بھاری آسامی بن چکے ہو جسے وہ لیموں کی طرح نچوڑنا چاہتی ہے‘‘۔ کرنل فریدی نے اسی انداز میں کہا۔

’’لیموں کی طرح نچوڑنا چاہتی ہے۔ کیا مطلب‘‘...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مطلب یہ کہ وہ تمہاری اس جائیداد پر قبضہ کرنا چاہتی ہے جو تمہارے پاس سرے سے ہے ہی نہیں۔ جس دن اسے پتہ چلے گا کہ تم محض نام کے پرنس ہو تو وہ تمہیں لات مار کر دور پھینک دے گی اور پھر کسی مالدار آسامی کے پیچھے چل پڑے گی‘‘...... کرنل فریدی نے کہا۔

’’اوہ۔ تو لیڈی مایا ایسی ہے۔ میں تو اسے بے حد شریف النفس اور دکھی سمجھتا تھا‘‘...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ وہ شریف اور دکھی بن کر ہی عزت دار لوگوں کو لوٹتی ہے۔ تم اس کے پہلے نوجوان شکار ہو ورنہ وہ بڑی عمر کے لوگوں کو گھیرتی ہے اور انہیں بڑے بڑے خواب دکھا کر اپنے جال میں پھنسا لیتی ہے اور پھر ان کی جمع پونجی حاصل کر کے انہیں دور پھینک دیتی ہے۔ ان کا مال ہڑپ کرنے کے لئے وہ ان کے خلاف بلیک میلنگ سٹف بنانے سے بھی گریز نہیں کرتی‘‘...... کرنل فریدی نے

کہا۔

’’ارے باپ رے۔ اتنی خطرناک عورت ہے وہ‘‘...... کیپٹن حمید نے بوکھلا کر کہا۔

’’اور اس کی عمر لگ بھگ پچاس سال ہے۔ تمہارے سامنے وہ جس طرح میک اپ تھوپ کر آتی ہے اس سے یہی لگتا ہے کہ وہ پچیس تیس سے زیادہ کی نہیں ہے ورنہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی جوانی ڈھل چکی ہے‘‘۔ کرنل فریدی نے کہا تو قاسم کی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔

’’تم کیوں ہنسے ہو‘‘...... کیپٹن حمید نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

’’سالے۔ تم نے اپنی دادی کی عمر کی فل فلوٹی پھنسا ونسا رکھی ہے۔ یہ ہنسنے والی بات نہیں تو اور کیا ہے‘‘...... قاسم نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’قاسم ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ تم اپنا ذوق بدل لو ورنہ کسی دن تمہارے ساتھ اتنا برا ہو گا کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں رہو گے‘‘...... کرنل فریدی نے کہا۔

’’کم از کم آپ تو ایسا نہ کہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں محض وقت گزاری کے لئے یہ دوستیاں کرتا ہوں ورنہ میرا کردار آپ کے سامنے ہے۔ نہ میں برا ہوں اور نہ میں برائی کی طرف جاتا ہوں‘‘...... کیپٹن حمید نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''بعض اوقات حسن پرستی بھی انسان کے کردار کو داغ دار کر دیتی ہے برخوردار''...... کرنل فریدی نے ناصحانہ لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں جا کر لاکر سے ماجوج کا سامان نکال لاتا ہوں''۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''رکو سالے میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ولتا ہوں۔ راستے میں تم مجھے میرے گھر پر ڈراپ وراپ کر دینا''...... قاسم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم جیسے گینڈے کو میں اپنی کار میں کیسے بٹھاؤں گا۔ تمہارے وزن سے میری کار بیل گاڑی بن جائے گی''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو تمہیں کس نے کہا ہے سالے کہ تم اپنے پاس صابن دانی سے بھی چھوٹی غاڑی رکھو جو بیل غاڑی کی طرح ٹھک ٹھک کر چلتی ہو۔ چلو چلو۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ تمہاری غاڑی، بیل غاڑی کی طرح چلے یا غدھا غاڑی کی طرح میں تو بس تمہارے ساتھ ہی جاؤں غا بس۔ کر لو جو تمہیں کرنا ہے''...... قاسم نے پھوہڑ مزاج اور لڑاکا بیویوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید، کرنل فریدی کی جانب ترحم زدہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کوئی بات نہیں لے جاؤ اسے ساتھ اس کا گھر قریب ہی ہے۔ اسے راستے میں ڈراپ کر کے نکل جانا''...... کرنل فریدی نے

کہا تو کیپٹن حمید ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آؤ سالے۔ اگر راستے میں مجھے کوئی قبرستان مل گیا تو میں تمہیں مار کر وہیں دفنا دوں گا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''دپھنانے سے پہلے میرے کپھن دپھن کا بندوبست کر لینا سالے۔ ورنہ مرنے کے بعد میرا دس من کا بھوت ووت جلد ہی تمہیں بھی لینے آ جائے غا''...... قاسم نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے انداز پر کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ کیپٹن حمید اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

جیگر نے کیپٹن شکیل پر گولی چلا دی تھی۔ کیپٹن شکیل کی نظریں جیگر کے ریوالور کی انگلی پر جمی ہوئی تھیں جیسے ہی جیگر نے ٹریگر دبایا کیپٹن شکیل نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔ جیگر کی چلائی ہوئی گولی اس کے پہلو کے پاس سے گزرتی چلی گئی۔

جیگر نے جو اپنا نشانہ خطا ہوتے دیکھا تو اس نے ریوالور کا رخ کیپٹن شکیل کی جانب کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کیپٹن شکیل پر دوسرا فائر کرتا کیپٹن شکیل نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا جیگر سے آ ٹکرایا۔ جیگر کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ کیپٹن شکیل کو اس طرح اپنے باس جیگر پر حملہ کرتے دیکھ کر جیگر کے ساتھی تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف جھپٹے لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل نے الٹی قلابازی لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں کھل کر ایک ساتھ ان دونوں کے سینوں پر پڑیں اور وہ دونوں بھی چیختے ہوئے پیچھے صوفوں سے ٹکراتے اور

صوفوں سمیت الٹ کر گرتے چلے گئے۔ فرش پر گرنے کی وجہ سے جیگر کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا تھا۔ اس نے اٹھ کر دائیں طرف گرے ہوئے ریوالور کی طرف دیکھا پھر وہ تیزی سے گھسٹتا ہوا اپنے ریوالور کی طرف بڑھا۔ اسے ریوالور کی طرف بڑھتے دیکھ کر کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر گھسٹتے ہوئے جیگر کی ایک ٹانگ پکڑی اور زور دار جھٹکا دے کر اسے پیچھے گھسیٹ لیا۔ چونکہ کیپٹن شکیل نے جیگر کو جھٹکے سے پیچھے کیا تھا اس لئے جیگر کا جسم فرش سے اوپر اٹھ گیا تھا۔ جیسے ہی جیگر کا جسم فرش سے اٹھا کیپٹن شکیل اپنے ایک پیر کی ایڑی پر گھوم گیا۔ اس کے گھومتے ہی جیگر بھی اس کے ساتھ کسی پنکھے کی طرح گھوم گیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے تیزی سے گھماتے ہوئے اچانک اس کی ٹانگ چھوڑ دی۔ جیگر اس کے ہاتھ سے کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح نکلا اور صوفے کے پیچھے سے اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ساتھیوں سے جا ٹکرایا۔ تینوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ ایک ساتھ نیچے گرتے چلے گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے، کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیگر کا گرا ہوا ریوالور اٹھا لیا۔

جیگر اور اس کے ساتھی اٹھے ہی تھے کہ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو فائر ہوئے اور جیگر کے دونوں ساتھی چیختے ہوئے ایک بار پھر گرتے چلے گئے۔ کیپٹن شکیل نے جیگر کو چھوڑ کر ان دونوں کو گولیاں مار دی تھیں۔ وہ فرش پر گر کر چند لمحے تڑپے اور پھر ساکت

ہوتے چلے گئے۔ اپنے دونوں ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر جیگر ایک لمحے کے لئے جیسے ساکت کھڑا رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم نے میرے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... جیگر نے بری طرح سے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہارے دونوں ساتھی بے کار تھے اور میں بے کار لوگوں کو پسند نہیں کرتا"...... کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بے کار۔ یہ بے کار نہیں تھے۔ یہ دونوں میرے کام کے آدمی تھے"...... جیگر نے غرا کر کہا۔

"ہوں گے۔ مگر مجھے یہ بے کار نظر آئے تھے اس لئے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اب تم بتاؤ۔ میں تمہارے سر میں گولی ماروں یا تمہارے ٹھیک دل میں تاکہ تم بھی ان کے ساتھ لیٹے نظر آؤ"...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ابھی تک دنیا میں ایسی کوئی گولی نہیں بنی ہے جو جیگر دی گریٹ کو موت کے گھاٹ اتار سکے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ میرا ریوالور مجھے دے دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کر دوں گا"۔ جیگر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا جیسے وہ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ذرا بھی ہراساں نہ ہوا ہو۔

"اس ریوالور میں آٹھ گولیاں ہوتی ہیں۔ ایک تم نے ضائع کر دی تھی اور دو میں نے تمہارے آدمیوں کے جسموں میں اتار دی ہیں۔ اب اس ریوالور میں باقی پانچ گولیاں ہیں۔ کیوں نہ میں یہ

پانچوں گولیاں تم پر آزما کر دیکھوں۔ اگر تمہارے نام کی دنیا میں کوئی گولی نہیں بنی ہے تو پھر تمہیں اس ریوالور میں موجود گولیوں سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیگر کے بالوں کے پاس فائر کر دیا۔ جیگر یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس"...... جیگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہلاک کرنے کے لئے فائر کر رہا ہوں۔ ایک گولی سے تو تم بچ گئے ہو۔ واقعی اس گولی پر تمہاری موت نہیں لکھی ہوئی تھی۔ میں ایک اور کوشش کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور فائر کر دیا اور اس بار گولی جیگر کے ٹھیک دائیں کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی اور جیگر اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ یکلخت خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"تت۔ تت۔ تت تم پاگل ہو گیا"...... جیگر نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہوتا تو گولی اب تک تمہارے سر میں اتر گئی ہوتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور اس پر ایک اور گولی چلا دی جو اس بار جیگر کے پہلو کے پاس سے نکلی تھی اور جیگر اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔

"تت تت۔ تم ہو کون"...... جیگر نے اس کی طرف آنکھیں

پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک عام انسان"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔تم عام انسان نہیں ہو سکتے۔ میں دیکھ رہا ہوں تم جان بوجھ کر میرے ارد گرد فائرنگ کر رہے ہو حالانکہ تم نے جس انداز میں میرے دو ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم بہترین نشانہ باز ہو اور بہترین نشانہ لینے والا کوئی عام انسان نہیں ہو سکتا"...... جیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خیال میں اگر میں عام انسان نہیں ہوں تو پھر میں کون ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... جیگر نے سر جھٹک کر کہا۔

"اب بتاؤ یہ بوڑھا کون ہے جسے ہلاک کرنے کے لئے تم اس کا پیچھا کر رہے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کے بارے میں تمہیں میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ یہ چور ہے"...... جیگر نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا اور اس پر ایک اور گولی داغ دی۔ اس بار گولی جیگر کے ٹھیک سر کے قریب سے گزرتی ہوئی پیچھے دیوار میں جا گھسی اور جیگر بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے سر پر ہاتھ مارنے لگا۔

"ریوالور میں اب آخری گولی باقی ہے اور اب میں یہ گولی

ٹھیک تمہارے سر میں سوراخ بنانے کے لئے چلاؤں گا"...... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا۔

"تت تت۔تم۔تم"...... جیگر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ ورنہ......" کیپٹن شکیل نے اس بار گرج کر کہا تو اس کی گرج سن کر جیگر بری طرح سے لرز اٹھا۔

"مم مم۔ میں اسے نہیں جانتا"...... جیگر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اسے نہیں جانتے تو پھر تم اس کا پیچھا کیوں کر رہے تھے اور تم نے اسے نیڈل تھرو گن سے زہریلی نیڈل کیوں ماری تھی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ نیڈل اسے لگی تھی"...... جیگر نے کہا۔

"اس کی حالت دیکھ کر تمہیں اندازہ نہیں ہو رہا کہ زہریلی سوئی اسے لگی تھی یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس کا رنگ سبز ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا نشانہ صحیح تھا۔ نیڈل اسے لگ چکی تھی"...... جیگر نے بوڑھے کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری وجہ سے ہلاک ہوا ہے اور اسے تم نے کیوں ہلاک کیا ہے اس کی وجہ تم بتاؤ گے مجھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسے ہلاک کرنے کے لئے مجھے ہائر کیا گیا تھا"...... جیگر نے کہا۔

"کس نے ہائر کیا تھا تمہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"میں اسے نہیں جانتا۔ مجھے ایک فون کال آئی تھی اور مجھے ایک ایڈریس پر جانے کے لئے کہا گیا تھا جہاں یہ بوڑھا موجود تھا۔ فون کرنے والے نے کہا تھا کہ اس بوڑھے کے پاس ایک لفافہ ہے۔ اگر اسے میں ہلاک کر کے اس سے لفافہ حاصل کر کے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچا دوں تو وہ مجھے میرا منہ مانگا معاوضہ دے گا"۔ جیگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم محض ایک فون کال پر کسی کی ہلاکت کا ٹاسک لے لیتے ہو"...... کیپٹن شکیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا اور میں نے اس سے کہا تھا کہ میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتا ہوں لیکن اس نے میرے سیل فون پر مجھے ایک ایم ایم ایس کیا تھا جس میں ایک ویڈیو کلپ تھا۔ اس کلپ میں، میں ایک آدمی کو ہلاک کرتا دکھایا گیا تھا۔ نجانے وہ کون تھا جس نے مجھے اس آدمی کو ہلاک کرتے ہوئے دیکھ بھی لیا تھا اور اس نے ویڈیو کلپ بھی بنا لیا تھا۔ ویڈیو کلپ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ وہ آدمی مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور پھر وہی ہوا کچھ دیر بعد اس آدمی کا پھر فون آیا اور اس نے کہا کہ اگر میں نے اس کا کام نہ کیا تو وہ اس ویڈیو کلپ کو پولیس کے حوالے کر دے گا۔ اگر یہ ویڈیو کلپ پولیس والوں کو مل گیا تو پھر مجھے پھانسی کے پھندے سے کوئی نہیں بچا سکے

گا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اس ویڈیو کلپ کو بھی ڈیلیٹ کر دے گا اور مجھے وعدے کے مطابق معاوضہ بھی دے گا۔ چونکہ میں پھنس چکا تھا اس لئے میرے پاس اس کا کام کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اپنے چند آدمیوں کو ساتھ لیا اور اس بوڑھے کو ہلاک کرنے اور اس کے پاس موجود لفافہ لینے کے لئے فون کرنے والے شخص کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ گیا لیکن بوڑھا بے حد چالاک تھا۔ وہ ہمارے آتے ہی نکل گیا تھا۔ ہم نے اس کا پیچھا کیا۔ ایک مقام پر رش تھا۔ میں اور میرے ساتھی اسے وہاں گولی مار کر ہلاک نہیں کر سکتے تھے اس لئے میں نے اس پر زہریلی نیڈل تھرو کر دی لیکن بوڑھا نکل گیا۔ مجھے یہ کنفرم نہیں ہو سکا تھا کہ بوڑھے کو زہریلی نیڈل لگی بھی ہے یا نہیں۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے اور پھر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے ہم یہاں پہنچ گئے"...... جیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جیسے وہ کیپٹن شکیل کا سخت لہجہ اور اس کی نشانہ بازی دیکھ کر واقعی سہم گیا ہو۔

"ہونہہ۔ بوڑھا رہتا کہاں تھا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہوٹل فلاورز کے روم نمبر سات میں رہتا تھا یہ"...... جیگر نے جواب دیا۔

"کیا اس شخص نے تم سے دوبارہ رابطہ کیا ہے جس نے اس بوڑھے کو ہلاک کرنے کا تمہیں ٹاسک دیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک اس کا فون نہیں آیا ہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں اپنا کام مکمل کر کے اسے خود ہی انفارم کر دوں گا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ میری ہی کال کا منتظر ہو''...... جیگر نے کہا۔

''اس کا فون نمبر بتاؤ''...... کیپٹن شکیل نے جیب سے اپنا سیل فون نکالتے ہوئے کہا۔

''لیکن......'' جیگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو وہی کرو جو کہہ رہا ہوں ورنہ تم بھی اپنے ساتھیوں کی طرح یہاں بے جان پڑے ہو گے''۔ کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا تو جیگر نے ایک طویل سانس لے کر جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ کیپٹن شکیل کی نظریں اس کے ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے پاس چونکہ نیڈل تھروگن تھی اس لئے کیپٹن شکیل الرٹ تھا کہ کہیں جیگر جیب سے سیل فون کی بجائے نیڈل تھروگن نکال کر اس پر زہریلی سوئی ہی نہ پھینک دے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ جیگر خاصا پریشان اور ڈرا ہوا لگ رہا تھا اس نے جیب سے نیڈل تھروگن کی بجائے سیل فون ہی نکالا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیل فون دیکھ کر کیپٹن شکیل نے اطمینان کا سانس لیا اور اس کی انگلی ٹریگر سے ہٹ گئی۔

''دیکھ لو۔ میرے ہاتھ میں سیل فون ہے۔ کوئی اسلحہ نہیں''۔ جیگر نے سیل فون کا رخ کیپٹن شکیل کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے سیل فون کے اوپر والے حصے جہاں چارجر پن

لگائی جاتی ہے سے ایک ہلکی سی چمک نکلتے دیکھی اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کچھ کرتا اسی لمحے اسے اپنی گردن میں تیز چبھن کا احساس ہوا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار اپنی گردن پر گیا اور دوسرے لمحے اس نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ اس کی گردن میں ایک باریک سوئی گھسی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل نے چٹکی میں پکڑ کر گردن سے سوئی کھینچ لی۔

''ہاہا ہاہا۔ میں نے تم پر میانگی زہر سے بھری ہوئی سوئی پھینکی ہے۔ اب تمہارا بھی اس بوڑھے جیسا ہی حشر ہو گا۔ تم بھی اس کی طرح گرین ڈیتھ کا شکار بن جاؤ گے۔ اس زہر کا دنیا میں کوئی تریاق نہیں ہے۔ تمہیں اس زہر سے کوئی بھی نہیں بچا سکے گا اب تمہاری موت طے ہے''...... جیگر نے اچانک زور زور سے اور فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھ سے فریب سے کام لیا ہے جیگر اور میں فریب کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا''...... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے ٹریگر دبا دیا۔ اس بار اس کے ریوالور سے نکلنے والی گولی ٹھیک جیگر کی پیشانی پر پڑی تھی۔ جیگر کو ایک جھٹکا لگا وہ لڑکھڑایا اور پھر اچانک اس کے سر میں ہونے والے سوراخ سے خون کا فوارا چھوٹ پڑا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں اور پھر وہ پیچھے کی طرف الٹ کر گرتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے چٹکی میں پکڑی ہوئی زہریلی سوئی دیکھی اور ہونٹ بھینچتے ہوئے ایک

طرف اچھال دیا۔ جیگر نے واقعی بڑی چالاکی سے کام لیا تھا اور سیل فون میں چھپی ہوئی نیڈل تھرو گن سے اسے نشانہ بنایا تھا۔ چونکہ اس سوئی پر میانگی زہر لگا ہوا تھا جس سے کیپٹن شکیل بوڑھے یاجوج کی ہولناک ہلاکت دیکھ چکا تھا اس لئے وہ جیگر کو زندہ رکھنے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ یاجوج نے اسے جو لفافہ دیا تھا وہ بدستور اس کی جیب میں تھا اگر وہ جیگر کو زندہ چھوڑ دیتا تو وہ اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی جیب سے لفافہ نکال کر لے جا سکتا تھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کسی بھیانک سازش کا راز چھپا ہوا تھا۔ ویسے بھی کیپٹن شکیل کو جیگر سے باتیں کر کے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بوڑھے یاجوج کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ اسے یاجوج سے لفافہ لینے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے کسی نے ہائر کیا تھا اس لئے جیگر اس کے کسی کام کا نہیں تھا۔

کیپٹن شکیل نے بوڑھے یاجوج کا انجام دیکھ لیا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میانگی زہر کا اثر جلدی نہیں ہوتا ہے لیکن جب بھی ہوتا ہے جان لیوا ہی ہوتا ہے اور کیپٹن شکیل ہلاک ہونے سے پہلے یاجوج کے دیئے ہوئے ہاف فیس کا نیگیٹیو فوری طور پر ایکسٹو تک پہنچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ کیپٹن شکیل تیزی سے اپنے کمرے کی طرف لپکا اور تیز تیز چلتا ہوا سامنے تپائی پر پڑے ہوئے سپیشل فون کی جانب بڑھتا چلا گیا اور ایکسٹو کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔

ابھی اس نے چند نمبر ہی پریس کئے ہوں گے کہ اچانک اس کی

آنکھوں کے سامنے دھندسی آ گئی اور اس کا سر اس زور سے چکرایا کہ وہ بے اختیار سر پکڑ کر تپائی کے پاس بیٹھتا چلا گیا۔

''یہ کیا مجھ پر میانگی زہر اتنی جلدی کیوں اثر کرنے لگا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے زور سے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والی دھند ختم کی اور پھر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کک کک۔ کیپٹن شکیل بول رہا ہوں چیف''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس کی زبان میں یکلخت لکنت سی آ گئی تھی اور اسے اپنا سارا جسم تیزی سے سن ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''اوہ۔ تمہاری آواز کیوں لڑکھڑا رہی ہے کیپٹن شکیل۔ کیا ہوا ہے تمہیں''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی حیرت بھری اور تیز آواز سنائی دی۔

''مم مم۔ میں میں......'' کیپٹن شکیل نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے دماغ میں یکلخت شدید آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں اور ساتھ ہی اسے اپنے کانوں میں تیز سیٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔

''کیپٹن شکیل۔ کیپٹن شکیل کیا ہوا ہے تمہیں۔ جلدی بولو''۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چیف۔ میرے پاس ہاف فیس کا ایک راز ہے۔ مم
مم۔ میری زندگی خطرے میں ہے۔ آپ مجھ سے ہاف فیس کا راز
حاصل کر لیں اور......" کیپٹن شکیل نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ پوری بات کر پاتا اسی لمحے اس کا سر
ایک بار پھر چکرایا اور اس بار اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا گیا
وہ لہرایا۔ اس کا سر زور سے تپائی کے کنارے سے لگا اور اس کے
منہ سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ الٹ کر
فرش پر گرتا چلا گیا۔

دوسری طرف سے ایکسٹو چیختے ہوئے اسے آوازیں دے رہا تھا
لیکن کیپٹن شکیل ساکت ہو چکا تھا۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

فون کی گھنٹی بجی تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی جو
ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھا چونک پڑا۔ اس غیر ملکی کی کنپٹیوں
کے بال سفید تھے اور اس کا چہرہ انتہائی سرخ و سپید تھا جس سے
اس کی شخصیت بے حد جاذب نظر دکھائی دے رہی تھی۔

غیر ملکی نے نیوی کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس کی
جاذبیت میں چار چاند لگا رہا تھا۔ غیر ملکی کی فراخ پیشانی اور اس کی
چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کی غماز تھیں اور وہ انتہائی بردبار اور
باوقار شخصیت کا حامل دکھائی دے رہا تھا۔

"یس کرنل براؤن سپیکنگ"...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے غراہٹ
بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی جیسے کوئی
انتہائی خونخوار درندہ غرا رہا ہو۔

"ریڈ کوبرا سپیکنگ"...... دوسری طرف سے اس سے بھی زیادہ
خوفناک اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو غیر ملکی فوراً سیدھا ہو

گیا۔

"اوہ۔ یس گرانڈ ماسٹر۔ حکم"...... اس بار کرنل براؤن نے انتہائی مؤدبانہ اور نرم لہجے میں کہا۔ وہ ریڈ کوبرا کو گرانڈ ماسٹر کہتا تھا۔

"کوئی رپورٹ"...... ریڈ کوبرا نے پوچھا۔

"یس گرانڈ ماسٹر۔ پاکیشیا اور کافرستان سے آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے میں نے اس کی رپورٹ مرتب کر لی ہے اور اس کی کرکٹنگ کر کے جلد ہی آپ کو بھیجنے والا تھا"...... کرنل براؤن نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا ہے اس رپورٹ میں"...... ریڈ کوبرا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"ہاف فیس کا راز عمران اور کرنل فریدی تک پہنچ چکا ہے گرانڈ ماسٹر"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے۔ کیسے پتہ چلا ہے کہ راز ان دونوں بڑی قوتوں تک پہنچ چکا ہے"...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

"یاجوج اور ماجوج جن کے پاس ہاف فیس کے نیگٹیو تھے ان میں سے یاجوج پاکیشیا اور ماجوج کافرستان پہنچ گیا تھا اور ان دونوں کی توسط سے نیگٹیو عمران اور کرنل فریدی تک پہنچ چکے ہیں۔ ہمارے آدمیوں نے یاجوج اور ماجوج کو ہلاک تو کر دیا ہے لیکن وہ ان سے نیگٹیو حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے تھے"...... کرنل براؤن

نے کہا۔

"تو کیا عمران اور کرنل فریدی نے ان نیگٹیو کے پازیٹو بنوا لئے ہیں"...... ریڈ کوبرا نے پوچھا۔

"ان نیگیٹیوز کا پازیٹو بنانا ان کے لئے آسان تو نہیں ہو گا لیکن اس کے باوجود وہ بے حد ذہین ہیں۔ ان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ نیگٹیو کو ڈویلپ کر لیں اور ان کے پازیٹو حاصل کر لیں۔ اگر ایسا ہوا تو ان کے سامنے ریڈ کوبرا اور ہاف فیس کا سارا راز کھل جائے گا اور پھر وہ متحد ہو کر ریڈ کوبرا کے خلاف اٹھ کھڑے ہو جائیں گے"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"ہونہہ۔ جس کام سے ہم بچنے کی کوشش کر رہے تھے وہی ہو گیا ہے۔ اب عمران اور کرنل فریدی جیسے خطرناک انسانوں سے کوئی بعید نہیں کہ وہ ریڈ کوبرا کے خلاف کب اٹھ کھڑے ہوں اور ہاف فیس کے خلاف کارروائیاں کرنا شروع کر دیں جو ہمارے کاز کو نقصان پہنچا سکتی ہیں"...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر۔ میں بھی اس کے لئے فکر مند ہوں۔ ہاف فیس کا راز ان کے ہاتھ آنا نیک شگون نہیں ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں ریڈ کوبرا کا کاز پورا نہیں ہونے دیں گے اور ہاف فیس کی جڑوں تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہوئے انہیں اکھاڑنا شروع کر دیں گے جس سے ہاف فیس کی بقاء خطرے میں پڑ جائے گی اور ریڈ کوبرا ہاف فیس کا ٹاسک کبھی پورا نہیں کر سکے گا"...... کرنل

براؤن نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو سکتا ہے کرنل براؤن۔ ریڈ کوبرا ہاف فیس کا ٹاسک ہر صورت میں پورا کرے گا چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔ وہ وقت دور نہیں جب ہم پاکیشیا اور کافرستان سمیت پوری دنیا کے مسلمانوں کا.ایک ہی وقت میں اور ایک ساتھ قتل عام کرنا شروع کر دیں گے۔ ہم نے اس دنیا سے ایک ایک مسلم کو ہلاک کرنے کی قسم کھائی ہے چاہے وہ جوان ہو بوڑھا ہو یا کوئی بچہ۔ ہم نے سب کو ہلاک کرنا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا۔ جب تک دنیا میں مسلم قوم رہے گی اس وقت تک یہودی قوم کبھی نہیں پنپ سکے گی۔ اس دنیا پر اگر حکمرانی کا حق ہے تو صرف یہودی قوم کو ہے اور ایسا ہو کر رہے گا۔ ہر صورت میں ہر حال میں''...... ریڈ کوبرا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ییس گرانڈ ماسٹر۔ ایسا ضرور ہو گا۔ اس کے لئے تو ہم کئی سالوں سے محنت کر رہے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں ہے جب ہمیں ہماری محنت کا صلہ ملنے والا ہے۔ مسلم کلرز مشین مکمل ہو چکی ہے اور اس مشین کا میں نے دنیا کے تمام سیٹلائٹس سے لنک کر دیا ہے۔ خلاء میں جتنے بھی سیٹلائٹس موجود ہیں چاہے وہ موسم کا حال بتانے والے سیٹلا ئٹ ہوں، مواصلاتی نظام کے لئے کام کرنے والے سیٹلائٹس ہوں یا جاسوسی کرنے والے خفیہ سیٹلائٹس ہوں۔

میں نے ان سے لنک کر لیا ہے۔ اب ہم مشین کے ذریعے ان سیٹلائٹس کو ایکس ریز سے لنک کرنے والے ہیں تا کہ پوری دنیا میں ایک ساتھ اور ہر جگہ ایکس ریز پھیلائی جا سکے۔ ایکس ریز پوری دنیا میں سورج کی روشنی کی طرح ہر جگہ پھیل جائے گی۔ بلکہ یہ ریز ان جگہوں پر بھی پہنچے گی جہاں سورج کی روشنی بھی نہیں پہنچ سکتی۔ ایکس ریز زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے رہنے والے دنیا کے تمام انسانوں کو اپنے حصار میں لے لے گی اور دنیا کے انسانوں میں جو بھی مسلمان ہوا اس کا مائنڈ چیک کرتے ہوئے مشین اپنی میموری میں اس کا ڈیٹا ریکارڈ کرتی چلی جائے گی۔ ایکس ریز سے زمین پر رہنے والے اور زمین کے نیچے تہہ خانوں میں بھی رہنے والے انسان نہیں بچ سکیں گے۔ یہاں تک کہ پہاڑی غاروں اور گھنے جنگلوں میں بھی جو انسان ہوں گے ایکس ریز ان تک بھی آسانی سے پہنچ جائے گی اور ان کے مائنڈ کو کلک کرتی چلی جائے گی۔ جن انسانوں کے مائنڈز میں مسلم ہونے کا ہلکا سا بھی تاثر موجود ہوا ایم مشین فوری طور پر اسے مارک کر کے اپنی میموری میں فیڈ کر لے گی اس طرح پوری دنیا میں موجود مسلمانوں کا ڈیٹا ہماری سپریم ایم مشین میں فیڈ ہو جائے گا اس کے بعد ہم سیٹلائٹس کو کنٹرول کر کے دنیا کے ہر حصے میں ہاٹ ریز فائر کر دیں گے اور ہاٹ ریز سے صرف وہی انسان متاثر ہوں گے جن کے مائنڈ ایم مشین میں فیڈ ہوں گے۔ بلاسٹر ریز کی زد میں آ کر وہ تمام مسلمان

جل کر فوراً ہلاک ہو جائیں گے۔ ایکس ریز کی طرح ہاٹ ریز بھی زمین کے ہر حصے میں پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس وقت کوئی بھی مسلمان اگر گہرے پانیوں میں یا زمین کی گہرائیوں میں بھی کیوں نہ ہوا تو وہ بھی ایکس اور ہاٹ ریز سے نہیں بچ سکے گا''۔ کرنل براؤن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ایکس ریز آن کرنے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایم مشین میں مارک کرنے میں ہمیں کافی وقت لگ جائے گا کرنل براؤن اور اس کے بعد سیٹلائٹ سے بلاسٹر ریز کا لنک کرنے اور دنیا میں بلاسٹر ریز پھیلانے کا عمل بھی خاصا سست ہو گا۔ اس میں بھی ہمیں کافی وقت لگ جائے گا اور اس وقت کا عمران اور کرنل فریدی جیسے انسان بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ ہماری راہ پر چل پڑے تو پھر ہم اپنے کام پر کم اور ان پر زیادہ توجہ دینے پر مجبور ہو جائیں گے''...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

''تو پھر آپ حکم کریں گرانڈ ماسٹر۔ جیسا آپ کہیں گے میں اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''ہمیں اس معاملے کو نارمل نہیں لینا چاہئے۔ عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود جیسے غیر ملکی جاسوسوں نے آج تک جو کچھ کیا ہے اسے مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں فوری طور پر ان کے خلاف ایکشن لینا ہو گا اور ہمیں جلد سے جلد انہیں راستے سے ہٹانا ہو گا۔ اس معاملے میں میجر پرمود تو شامل نہیں ہو گا لیکن عمران اور کرنل فریدی

ضرورت پڑنے پر اسے اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں اور اگر یہ تین دماغ ایک ساتھ ہو گئے تو یہ ہمارے لئے بہت بڑا خطرہ بن کر ابھریں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ عمران اور کرنل فریدی ہماری راہ پر نکلیں تم ان کی راہ میں اس قدر کانٹے بھر دو کہ ان کے لئے ایک قدم بھی اٹھانا مشکل ہو جائے۔ ان کا جتنی جلد خاتمہ ہو گا ہمارے مفادات کے تحفظ کے لئے اتنا ہی بہتر ثابت ہو گا''...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ میں اب اپنی ساری توجہ عمران اور کرنل فریدی کی طرف مبذول کر دیتا ہوں اور میں ان دونوں بڑے ایجنٹوں کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیتا ہوں تا کہ وہ جلد سے جلد ہلاک ہو جائیں۔ میں ان دونوں کی ہلاکت کے لئے اپنی پوری پاور لگا دوں گا اور بہت جلد آپ کو ان دونوں ایجنٹوں کی ہلاکت کی خوشخبری دوں گا''...... کرنل براؤن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ان دونوں بڑے ایجنٹوں کو ہلاک کر سکتے ہو''...... ریڈ کوبرا نے پوچھا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ کرنل براؤن کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے اور عمران اور کرنل فریدی بھلے ہی دنیا کے لئے خطرناک اور طاقتور ایجنٹ ہوں لیکن وہ کرنل براؤن اور اس کی فورس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان دونوں کی موت کرنل براؤن کے ہی ہاتھوں ہو گی اور وہ

بھی انتہائی بھیانک اور لرزہ خیز موت جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں“...... کرنل براؤن نے بڑے کروفر سے کہا۔

”اوکے۔ تو پھر ان کی رپورٹ بنانے کا کام چھوڑ دو۔ مجھے ایک اطلاع یہ بھی ملی ہے کہ پاکیشیا سے علی عمران اور کافرستان سے کرنل فریدی نے ہاف فیس کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے دنیا بھر کی معلومات فراہم کرنے والے سب سے بڑے اور مستند ادارے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے بھی رابطہ کیا تھا لیکن چونکہ دنیا میں ہاف فیس کا نام کہیں بھی موجود نہیں ہے اس لئے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے انہیں کوئی معلومات نہیں مل سکی ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ علی عمران اور کرنل فریدی نچلے بیٹھے رہنے والوں میں سے نہیں ہے۔ جب ان پر یہ آشکارا ہو گا کہ ہاف فیس واقعی اس دنیا میں موجود ہے اور ہاف فیس پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے ٹاسک پر کام کر رہی ہے تو وہ فوراً ہاف فیس کے خلاف کام کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ وہ اپنی ذہانت کے بل بوتے پر راستے بنانا بھی جانتے ہیں اور منزلوں تک پہنچنا بھی۔ اس لئے انہیں ایسا کوئی موقع نہ دو کہ وہ ایک انچ بھی آگے بڑھ سکیں اور ان کی وجہ سے ہاف فیس اور اس کا ٹاسک پوری دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے“...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں گرانڈ ماسٹر۔ میں نے یہ ٹاسک آپ سے لے لیا ہے۔ میں فوری طور پر ان کے خلاف آپریشن کی تیاریاں

کرنا شروع کر دیتا ہوں اور میں ان کے خلاف مسلسل اور نان سٹاپ ایکشن کروں گا تا کہ انہیں کسی بھی مرحلے پر سنبھلنے کا کوئی موقع نہ مل سکے۔ انہیں اس وقت تک میرے ایکشن کا سامنا کرنا پڑے گا جب تک وہ ہلاک نہیں ہو جاتے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں کرنل براؤن سے اپنی جان بچانی مشکل ہو جائے گی“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”گڈ شو۔ کام مکمل کرنے کے بعد مجھ سے خود ہی رابطہ کر لینا اور اب تم مجھے اسی صورت میں کال کرو گے جب تمہارے پاس عمران اور کرنل فریدی کی ہلاکت کی تصدیق شدہ خبر ہو گی اور مجھے تمہاری کال کا انتظار رہے گا“...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

”یس گرانڈ ماسٹر“...... کرنل براؤن نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ریڈ کوبرا نے اسے چند ضروری ہدایات دے کر رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی کرنل براؤن نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ہونٹ بھینچ کر عمران اور کرنل فریدی کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر دی تھی جس میں وہ عمران اور کرنل فریدی کے حوالے سے گرانڈ ماسٹر کو بھجوانے کے لئے خصوصی رپورٹ مرتب کر رہا تھا۔

”تھینک یو گرانڈ ماسٹر۔ میں یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے آپ عمران اور کرنل فریدی کی ہلاکت کا ٹاسک مجھے دے دیں تا کہ میں ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکوں۔ مجھے معلوم تھا کہ

اگر عام حالات میں، میں یہ سب آپ سے کہتا تو آپ نے میری بات ماننے سے صاف انکار کر دینا تھا۔ عمران اور کرنل فریدی کے خلاف کام کرنے کی آپ کبھی حامی نہ بھرتے جبکہ میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں عمران اور کرنل فریدی کے خلاف کام کروں اور انہیں اپنے ہاتھوں سے ان کے انجام تک پہنچاؤں۔ آپ اس معاملے کو میرے سپرد اسی صورت میں کر سکتے تھے جب آپ کو یہ یقین دلا دیا جاتا کہ عمران اور کرنل فریدی تک ہاف فیس کا راز پہنچ چکا ہے اور وہ ہاف فیس کے خلاف کام کرنے کے لئے کسی بھی وقت حرکت میں آ سکتے ہیں اور اب میری پلاننگ کے تحت ایسا ہی ہوا ہے۔ جب آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ عمران اور کرنل فریدی، ہاف فیس کے مفادات کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں تو آپ نے آخر کار مجھے ان کی ہلاکت کا ٹاسک دے دیا ہے۔ عمران اور کرنل فریدی تک ہاف فیس کا راز پہنچانے والا میں ہی ہوں۔ میں نے ہی اپنے دو ایجنٹوں یاجوج اور ماجوج کو پاکیشیا اور کافرستان پہنچایا تھا تاکہ وہ ان دونوں نام نہاد سپریم ایجنٹوں تک میرا پیغام پہنچا سکیں۔ ان تک کیا پیغام پہنچانا تھا وہ سب بھی میری ہی پلاننگ ہے اور ان تک پیغام پہنچانا کیسے تھا اس کے لئے بھی میں نے مخصوص انداز میں کام کیا تھا۔ عمران اور کرنل فریدی تک ہاف فیس کا راز ضرور پہنچا ہے لیکن اصل راز نہیں۔ انہیں ملنے والا راز ایسا راز ہے جو انہیں پاکیشیا اور کافرستان سے نکلنے پر مجبور تو کر

دے گا لیکن انہیں ہاف فیس کی طرف جانے والے راستوں پر نہیں لے جا سکے گا وہ وہیں پہنچیں گے جہاں میں انہیں لانا چاہتا ہوں اور پھر ان دونوں کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو میں چاہوں گا''...... کرنل براؤن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی اور اس کے چہرے پر سفاکی، درندگی اور خونخواری کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ دنیا کا بہت بڑا شیطان ہو اور اس نے عمران اور کرنل فریدی کو اپنے شیطانی جال میں پھنسانے کی پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے انہیں موت کے منہ میں لانے کا مکمل طور پر اور انتہائی فول پروف بندوبست کر لیا ہو۔ کرنل براؤن کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔ وہ چند لمحے اپنے خیالوں میں کھویا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ لیڈی سنیک ہیئر''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ آواز اس قدر زہریلی تھی جیسے واقعی کوئی ناگن پھنکار رہی ہو۔

''کرنل براؤن سپیکنگ''...... کرنل براؤن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم۔ بولو کیسے کال کی ہے''...... لیڈی سنیک نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک وکٹری حاصل کی ہے اور اس وکٹری کی خوشی میں ایک جشن منانا چاہتا ہوں اور میرے جشن میں تم شامل نہ ہو ایسا کیسے ہوسکتا ہے"...... کرنل براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ کون سی وکٹری حاصل کی ہے تم نے"...... لیڈی سنیک نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ فون پر میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ جب تم جشن پر آؤ گی تو میں تم سے سب کچھ شیئر کرلوں گا"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوکے۔ کب منانا ہے جشن"...... لیڈی سنیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی آ جاؤ۔ میں آفس سے نکل کر اپنے فلیٹ میں ہی جا رہا ہوں"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اور کون کون شریک ہو گا اس جشن میں"...... لیڈی سنیک نے بڑے فرینک لہجے میں پوچھا۔

"تمہارے اور میرے علاوہ کون ہو سکتا ہے"...... کرنل براؤن نے کہا تو دوسری طرف لیڈی سنیک بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تو کرنل براؤن بھی ہنسنے لگا۔

"میں سمجھ گئی۔ تم پہنچو میں ایک گھنٹے تک آ جاؤں گی"۔ لیڈی سنیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر میں یہاں سے کچھ دیر کے بعد ہی نکلوں گا

تاکہ فلیٹ میں اکیلے رہ کر میں تمہارے بغیر بوریت نہ محسوس کر سکوں"...... کرنل براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر آدھے گھنٹے کے بعد نکلنا تاکہ ہم دونوں ایک ساتھ فلیٹ پہنچ جائیں"...... لیڈی سنیک نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ میں اب آدھے گھنٹے کے بعد ہی یہاں سے نکلوں گا"...... کرنل براؤن نے کہا اور لیڈی سنیک نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور کرنل براؤن نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

کرنل فریدی اپنے سامنے پڑے ہوئے سفید رنگ کے لفافے کی طرف دیکھ رہا تھا جو اسے ابھی ابھی کیپٹن حمید نے لا کر دیا تھا۔ لفافہ سیلڈ تھا اور اس پر کوئی نام و پتہ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔

''بس یہی تھا ماجوج کے خفیہ لاکر میں''...... کرنل فریدی نے سامنے کھڑے کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

''جی ہاں۔ اس لفافے کے سوا وہاں کچھ نہیں تھا''...... کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہو سکتا ہے اس لفافے میں''...... کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کھول کر دیکھ لیں۔ جو بھی ہو گا سامنے آ جائے گا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''اس نیک مشورے کا شکریہ''...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا اور میز سے لفافہ اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا پھر اس نے میز پر

پڑا ہوا پیپر کٹر اٹھایا اور اس سے لفافے کی سائیڈ کاٹنے لگا۔ لفافے کی سائیڈ کاٹ کر اس نے کٹر میز پر رکھا اور لفافے کو پھونک مار کر کھول لیا اور پھر اس نے کھلے ہوئے لفافے میں دو انگلیاں ڈالیں اور لفافے میں موجود ایک پرنٹڈ پیپر اور ایک نیگٹیو نکال لیا۔ نیگٹیو دیکھ کر کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سر گھما کر دیوار پر جلتی ہوئی لائٹ کی طرف دیکھا اور پھر وہ نیگٹیو کا رخ لائٹ کی طرف کر کے اسے غور سے دیکھنے لگا۔ نیگٹیو میں ایک مرد کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جس کا آدھا حصہ بنا ہوا تھا اور آدھا حصہ غائب تھا۔

''ہاف فیس۔ یہ تو کسی ہاف فیس کی تصویر کا نیگٹیو معلوم ہو رہا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔ اس نے بھی بلب کی روشنی میں نیگٹیو دیکھ لیا تھا۔

''ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے''...... کرنل فریدی نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن کسی کو ہاف فیس کا نیگٹیو بنا کر ہمیں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی''...... کیپٹن حمید نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ تو نیگٹیو کے ڈیویلپ ہونے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ یہ آدھا چہرہ کس کا ہے اور اس کا نیگٹیو کیوں بنایا گیا ہے اور یہ کہ بوڑھے ماجوج نے اس نیگٹیو کو اپنے خفیہ لاکر میں چھپا کر کیوں رکھا ہوا تھا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ نیگٹیو کے ساتھ جو پیپر ملا ہے اس پر اس نیگٹیو

کے بارے میں کچھ لکھا ہو''......کیپٹن حمید نے کہا۔

''گڈ شو۔ بعض اوقات تم واقعی سمجھداری کی باتیں کر جاتے ہو''......کرنل فریدی نے کہا۔

''بعض اوقات۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ میں صرف بعض اوقات ہی سمجھداری کی باتیں کرتا ہوں ورنہ میں سمجھدار نہیں ہوں''......کیپٹن حمید نے بھنویں اچکا کر کہا۔

''یہ بھی تم نے ٹھیک کہا ہے''......کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا تو کیپٹن حمید جل بھن کر رہ گیا۔

''آپ مجھ سے بڑے ہیں اور میرے باس بھی ہیں۔ اس لئے آپ کو حق ہے کہ آپ مجھے جو چاہے کہہ سکیں۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ایسا جواب دیتا کہ وہ بولنے کے قابل ہی نہ رہتا''......کیپٹن حمید نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ ایک منٹ کے لئے سمجھ لیتے ہیں کہ میں تم سے بڑا نہیں ہوں اور نہ تمہارا باس ہوں۔ اب بولو۔ کیا جواب دو گے مجھے کہ میں بولنے کے ہی قابل نہ رہوں''......کرنل فریدی نے کہا۔

''رہنے دیں''......کیپٹن حمید نے ہوا میں مکھی اُڑانے والے انداز میں ہاتھ مار کر کہا۔

''نہیں بتاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو''......کرنل فریدی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی نہیں۔ میں بھلا آپ کے سامنے کچھ کہنے کی جسارت

کر سکتا ہوں''......کیپٹن حمید نے دانت نکال کر کہا۔

''مطلب تم منہ پر نہیں پیٹھ پیچھے باتیں کرنے کے عادی ہو''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''میں نے ایسا کب کہا''......کیپٹن حمید نے بوکھلا کر کہا۔

''تمہارے کہنے کا انداز تو کچھ ایسا ہی تھا برخوردار''......کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ تو بات کی کھال اتارنا شروع ہو جاتے ہیں''......کیپٹن حمید نے کہا۔

''شکر کرو کہ میں صرف بال کی کھال اتارتا ہوں۔ اگر کسی دن میں موڈ میں آ گیا تو میں تمہاری بھی کھال اتار سکتا ہوں''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اللہ ایسا دن کبھی نہ لائے''......کیپٹن حمید نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ کرنل فریدی جو کہتا تھا اس پر عمل کرنا بھی جانتا تھا۔

''تو پھر اپنی کھال میں رہنا سیکھو۔ کھال سے نکلنے کی کوشش کرو گے تو مارے جاؤ گے''......کرنل فریدی نے کہا۔

''جی بہت اچھا۔ میں آپ کے اس نیک مشورے پر ضرور عمل کروں گا''......کیپٹن حمید نے اس بار بڑی سعادتمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''نیک مشوروں پر عمل کرو گے تو نیک رہو گے ورنہ آوارہ،

بدچلن اور بدکردار بننے میں تمہیں کوئی دیر نہیں لگے گی''...... کرنل فریدی نے اسے زچ ہوتے دیکھ کر نصیحت کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید کا دل چاہا کہ وہ میز پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھا کر اپنے سر پر ہی مار لے۔

''اگر آپ میری موجودگی میں محترم ماجوج کا خط نہیں پڑھنا چاہتے تو میں باہر چلا جاتا ہوں''...... کیپٹن حمید نے سچ میں بری طرح سے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جب تمہیں بلاوجہ حسینوں کے جھرمٹ میں جوتیاں چٹخاتے شرم نہیں آتی تو میں تمہارے سامنے خط پڑھنے سے کیوں شرماؤں گا''...... کرنل فریدی نے اس پر ایک اور چوٹ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

''آپ جو کہنا چاہتے ہیں کھل کر ایک ہی بار کہہ دیں۔ میں خاموشی سے اور انہا کی سے آپ کی ہر بات سن لوں گا''...... کیپٹن حمید نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''سچ ہی کہا ہے بزرگوں نے۔ آج کے نوجوانوں کو کوئی نصیحت کرو تو وہ اسی طرح اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور بجائے کچھ سمجھنے کے ہمیشہ الٹا ہی سوچتے ہیں''...... کرنل فریدی نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ان بزرگوں میں میرے سب سے بڑے بزرگ آپ ہی ہیں''...... کیپٹن حمید نے انتہائی جلے کٹے لہجے میں کہا

کرنل فریدی اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ضروری نہیں کہ بزرگ عمر میں بڑا ہو تو بزرگ کہلاتا ہے۔ میرے نزدیک ہر سینئر اپنے جونیئر کا بزرگ ہی ہوتا ہے برخوردار اور یہ تو سونے پر سہاگے والی بات ہے کہ میں تم سے عمر میں بھی بڑا ہوں اور رتبے میں بھی''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اسی لئے تو اتنی دیر سے آپ کی باتیں سن سن کر خون کے گھونٹ بھر رہا ہوں''...... کیپٹن حمید نے مردہ لہجے میں کہا۔

''اور اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو تم اسے ایسا سناتے کہ وہ تمہارے سامنے بات کرنے کے قابل ہی نہ رہتا۔ کیوں''۔ کرنل فریدی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب سمجھا۔ آپ اتنی دیر سے میری اسی بات کا بدلہ لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ اوکے۔ آئی ایم سوری۔ میری زبان نجانے کیوں پھسل جاتی ہے۔ میں بے خیالی میں وہ سب کہہ گیا تھا۔ آئندہ میری بلکہ میرے باپ دادا کی بھی توبہ جو میں آپ کے سامنے ایسی کوئی بات کروں''...... کیپٹن حمید نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''باپ دادا کو چھوڑو۔ اپنی ہی کی ہوئی توبہ پر قائم ہو جاؤ تو سدھر جاؤ گے''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی مہربانی۔ یہ سب کچھ کہنے سے بہتر ہے کہ آپ اٹھیں اور میرے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار دیں۔ آپ کا مارا ہوا تھپڑ

مجھے زندگی بھر یاد رہے گا اور میں غلطی سے بھی آپ کے سامنے غیر
سنجیدہ بات نہیں کروں گا کہ آپ کو مجھے اس طرح بے بھاؤ کی سنانی
پڑیں''...... کیپٹن حمید نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''یہ اچھا مشورہ ہے۔ ویسے بھی سنا ہے کہ لاتوں کے بھوت
باتوں سے نہیں مانتے''...... کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا
اور کیپٹن حمید بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ آپ مجھ سچ مچ ماریں گے''۔
کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کے ہاتھ کی طرف خوف بھری نظروں
سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سنیئرز کو کبھی کبھی جونیئرز کی بھی بات مان لینی چاہئے۔ ایسا
کرنے سے ان کی شان میں کوئی کمی نہیں آتی''...... کرنل فریدی
نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''میں باز آیا ایسا جونیئر بننے سے جو سینئر کے ہاتھوں ذلت
اٹھانے کے ساتھ ساتھ جوتے بھی کھاتا پھرے''...... کیپٹن حمید نے
کہا۔

''ابھی تو میں نے ہاتھ اٹھایا ہے۔ اگر کہو تو جوتا بھی پیروں سے
نکال کر اٹھا سکتا ہوں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''پلیز۔ بس کریں۔ مجھے نہ آپ کے ہاتھوں تھپڑ کھانے کا شوق
ہے اور نہ جوتے۔ اگر میں نے آپ کا تھپڑ کھا لیا تو آپ کا
ہتھوڑے جیسے ہاتھ میرا جبڑا ہی توڑ دے گا اور جوتا۔ توبہ توبہ۔ آپ

کے جوتے کھانے والا آج تک زندہ بچا ہے کیا''...... کیپٹن حمید
نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ کافی موڈ میں دکھائی
دے رہا تھا ورنہ وہ کیپٹن حمید سے معمولی نوک جھونک کر کے اکثر
خاموش ہو جاتا تھا اور کیپٹن حمید ہر وقت اس کے سر چڑھے رہنے
کی کوشش کرتا رہتا تھا لیکن آج کرنل فریدی ایسا کرنے کا کوئی
موقع نہیں دے رہا تھا۔

''اب شرافت کے ساتھ بیٹھ جاؤ اور مجھے دیکھنے دو کہ اس خط
میں کیا لکھا ہے''...... کرنل فریدی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا میں اپنے ساتھ بٹھانے کے لئے اردلی شرافت کو بھی
اندر بلا لوں''...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی اسے تیز نظروں
سے گھورنے لگا۔

''اوہ نہیں۔ میں اکیلا ہی بیٹھ جاتا ہوں۔ شرافت باہر سٹول پر
ہی بیٹھا اچھا لگتا ہے۔ ارے ہپ''...... کیپٹن حمید نے کہا اور پھر
کرنل فریدی کے چہرے پر غصے کی علامات نمودار ہوتے دیکھ کر اس
نے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ کرنل فریدی نے سر جھٹک کر میز
پر پڑا ہوا پیپر اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ کرنل فریدی خاموشی
سے پیپر پر پرنٹ تحریر پڑھنے لگا۔ وہ جوں جوں تحریر پڑھتا جا رہا تھا
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے جا رہے تھے۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... مکمل تحریر پڑھنے کے بعد کرنل
فریدی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر

حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے۔

''کیا کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا لکھا ہے اس پیپر پر''...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

''خود ہی پڑھ لو''...... کرنل فریدی نے کہا اور پیپر کیپٹن حمید کی طرف بڑھا دیا۔ کیپٹن حمید نے اس سے پیپر لیا اور اسے پڑھنا شروع ہو گیا۔ تحریر پڑھتے ہوئے اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات پھیلتے جا رہے تھے۔

''حیرت ہے۔ اس تحریر میں تو لکھا گیا ہے کہ دنیا سے تمام مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ اس سازش کی ابتدا کافرستان اور پاکیشیا سے کی جائے گی جس کے پہلے مرحلے پر پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمانوں کو ایک سائنسی ایجاد کے ذریعے ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کر دیا جائے گا۔ پاکیشیا اور کافرستان میں رہنے والی دوسری قوموں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن دونوں ممالک سے مسلمان مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے۔ یہ سب کیسے ہوسکتا ہے۔ مسلم برادری تو دونوں ممالک کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی گھر میں رہتا ہے۔ کوئی جھونپڑی میں اور اس جدید دور میں بھی ایسے بہت سے مسلم ہوں گے جنہوں نے اپنا بسیرا پہاڑوں پر کر رکھا ہے۔ اگر مسلم کش منصوبہ بنایا جا رہا ہے تو کوئی یہ بات اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتا ہے کہ دونوں ممالک کے مسلمانوں کو ہی وہ اپنی سائنسی ایجاد سے نشانہ

بنائے گا اور دونوں ممالک کا ایک مسلمان بھی زندہ نہیں رہے گا''...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسلم کلنگ کے لئے جو سائنسی ایجاد کی گئی ہے اس کی آئی پاور اس قدر زیادہ ہے کہ وہ پاکیشیا اور کافرستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کو دیکھ کر پتہ چلا سکتی ہے کہ کون مسلم ہے اور کون نان مسلم''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہاں۔ مگر بات وہیں آ جاتی ہے۔ ایسی کون سی آنکھ ہو سکتی ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو دیکھ بھی سکے اور اس بات کا بھی پتہ لگا سکے کہ کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم اور اس آنکھ میں ایسی کون سی خاص بات ہے کہ وہ کسی انسان کو دیکھے تو اسے فوراً پتہ چل جائے یہ مسلم ہے یا نہیں۔ اگر کلمہ گو ہونا ہی مسلم ہونے کی نشانی ہے تو پھر دنیا میں اور بھی بہت سے کلمہ گو ہیں لیکن ان کے نظریات اور ان کے مذاہب الگ ہیں اور وہ کسی بھی طور پر مسلمانوں میں شامل نہیں ہوتے پھر پاور آئی سے کیسے پتہ چلے گا کہ فلاں شخص ہی مسلمان ہے''...... کیپٹن حمید نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کی تفصیل اس خط میں نہیں لکھی گئی ہے۔ خط کے مطابق ہم تک یہ پیغام پہنچایا گیا کہ پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کی بھیانک سازش کی جا رہی ہے جس کے پیچھے ہاف فیس کا ہاتھ ہے۔ مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے

ایک پاور مشین کام کر رہی ہے جو مسلم کلرز مشین ہے اور اس کا کوڈ نام ایم کے ایم ہے اور اس مشین میں ایک آئی لگی ہوئی ہے جسے پاور آئی کہا جاتا ہے اور یہ پاور آئی دنیا کے ہر انسان کو دیکھ سکتی ہے اور اس پاور آئی میں یہ خصوصیت بھی موجود ہے کہ وہ اس بات کی شناخت کر سکے کہ ان انسانوں میں کون مسلم ہے اور کون نان مسلم۔ ایم کے ایم کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ خط لکھنے والے نے اپنا نام تو نہیں لکھا لیکن اس نے یہ ضرور لکھا ہے کہ وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اپنی شناخت نہیں بتا سکتا اس لئے وہ یہ خط اور ہاف فیس کا ایک نیگٹیو مجھے بھیج رہا ہے۔ مسلم کشی کے لئے کیا سازش کی جا رہی ہے اور اس سازش کا تانا بانا کہاں ملتا ہے اس کا جواب ہمیں ہاف فیس کی تصویر دیکھنے کے بعد ہی چلے گا اور مجھے جس ہاف فیس کا نیگٹیو دیا گیا ہے یہ ہاف ہے۔ ہاف فیس کا دوسرا نیگٹیو یاجوج کے پاس ہے۔ سازش کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے یاجوج سے دوسرا نیگٹیو حاصل کرنا پڑے گا اور خط میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جب تک دونوں نیگٹیوز کو ایک ساتھ جوڑ نہیں لیا جاتا اس وقت تک ہاف فیس کا اصل چہرہ اور اس چہرے کے پیچھے چھپی ہوئی سازش بے نقاب نہیں ہو سکے گی''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اب ہم تصویر کا دوسرا نیگٹیو کہاں ڈھونڈیں اور نجانے ماجوج کا بھائی یاجوج کہاں ہو گا''...... کیپٹن حمید نے ہونٹ

کاٹتے ہوئے کہا۔

''اگر ماجوج یہاں پہنچ چکا ہے تو پھر یاجوج بھی اس کے ساتھ ہی آیا ہو گا۔ ہمیں اس حقیقت کی جڑ تک پہنچنے کے لئے تصویر کا دوسرا حصہ ڈھونڈنا ہی ہو گا تاکہ واضح ہو سکے کہ اس خط میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''میرا خیال میں ہمیں اس کے لئے انتظار کر لینا چاہئے''۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

''انتظار۔ کس کا''...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''دوسرے فرشتے یاجوج کا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''فرشتہ یاجوج۔ میں سمجھا نہیں''...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''قاسم کی گاڑی سے جو لاش ملی تھی وہ ماجوج کی تھی اور اسی کے توسط سے ہمیں یہ تحریر اور ہاف فیس کا ہاف نیگٹیو ملا ہے۔ تحریر میں صاف صاف لکھا ہے کہ ہاف فیس کا دوسرا ہاف نیگٹیو اس کے بھائی یاجوج کے پاس ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس نیگٹیو کا پازیٹو بنوانے کی کوشش کروں''...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کو خاموش دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں۔ تحریر کے مطابق اس نیگٹیو کا پازیٹو اسی صورت میں بن سکتا ہے جب اس کا دوسرا حصہ ساتھ ہو گا۔ میرے پاس ہاف فیس کا جو نیگٹیو ہے وہ رائٹ سائیڈ کا ہے اور ہمیں لیفٹ سائیڈ کا حصہ

درکار ہے جو کسی یاجوج کے پاس ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یاجوج ہمیں کہاں مل سکتا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”میں نے کہا تو تھا کہ اس کے لئے پھر ہمیں انتظار کرنا ہو گا“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”پھر انتظار۔ یہ تم بار بار انتظار والی بات کیوں کر رہے ہو“...... کرنل فریدی نے منہ بنا کر کہا۔

”جس طرح ماجوج آپ کو ڈھونڈنے نکلا تھا اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ یاجوج بھی آپ کی تلاش میں ہو۔ آج نہیں تو کل وہ بھی یا تو آپ کے پاس پہنچ جائے گا یا اس کی کہیں نہ کہیں لاش مل جائے گی جس کے پاس ایسی ہی چابی اور تحریر ہو گی جیسی ہمیں ماجوج سے ملی تھی۔ تصویر کا ایک حصہ آپ کے پاس پہنچ سکتا ہے تو دوسرا بھی کسی نہ کسی طرح دیر سویر سے آپ تک آ ہی جائے گا میں اس کے انتظار کی بات کر رہا ہوں“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم اس انتظار میں بیٹھے رہیں کہ یاجوج مجھے تلاش کرتا ہوا کب آتا ہے اور کب مجھے دوسرا نیگیٹو ملتا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے“...... کیپٹن حمید نے کندھے اچکا کر کہا۔

”اگر کرنا چاہو تو بہت کچھ کر سکتے ہو“...... کرنل فریدی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”مثلاً“...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ ساری گیم قاسم کے گھر سے ہوئی تھی۔ سیٹھ قاسم سیکورٹی کے معاملے میں کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتا۔ اس نے اپنی رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے جہاں گارڈز اور بلڈاگز رکھے ہوئے ہیں وہاں اس کی رہائش گاہ کے ہر حصے میں یقیناً سیکورٹی کیمرے بھی نصب ہوں گے۔ اگر ان کیمروں کو چیک کیا جائے تو پتہ چل سکتا ہے کہ ماجوج زخمی حالت میں سیٹھ عاصم کے گھر کیسے آیا تھا اور اگر اس کے پیچھے کوئی تھا تو انہوں نے کیسے رہائش گاہ میں داخل ہو کر ماجوج کو قاسم کی گاڑی میں قتل کیا تھا“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”اس کام پر تو آپ نے ہریش کو لگا رکھا ہے۔ کیا اس نے ابھی تک آپ کو کوئی رپورٹ نہیں دی ہے“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”نہیں۔ میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں اسے متعدد بار فون بھی کر چکا ہوں لیکن اس کا سیل فون آف ہے“...... کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہریش کا سیل فون آف ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو ایسا نہیں کرتا۔ اس کا سیل فون ہر حال میں آن رہتا ہے“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”اسی بات کی مجھے بھی تشویش ہو رہی ہے۔ اس لئے تو میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ کبھی تم بھی اپنے ہاتھ پیر چلا لیا کرو۔ جاؤ اور

جا کر دیکھو کہ کیا معاملہ ہے۔ ہریش کا اس طرح خاموش ہونا مجھے کھل رہا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”تو کیا میں سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں جاؤں“...... کیپٹن حمید نے استفسار کیا۔

”تو اور کیا میں تمہیں کسی ڈانس پارٹی میں جانے کے لئے کہہ رہا ہوں“...... کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ خیر آپ ایسا کبھی نہیں کہہ سکتے۔ آپ تو وہ انسان ہیں جو مجھے ڈانس پارٹیوں سے بھی گھسیٹ لاتے ہیں“...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کرنل فریدی کے آفس سے نکلتا اسی لمحے ہریش تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اسے دیکھ کر نہ صرف کیپٹن حمید بلکہ کرنل فریدی بھی چونک پڑا۔

ہریش نے کمرے میں داخل ہوتے ہی فوجی انداز میں کرنل فریدی کو سیلوٹ کیا۔

”آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا۔ کہاں رہ گئے تھے“...... کرنل فریدی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ہریش آگے بڑھ آیا اور کرنل فریدی کے اشارے پر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کا عنصر تھا۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہریش کا چہرہ بتا رہا تھا کہ کوئی اہم بات ہے ورنہ وہ کسی عام بات پر پریشان ہونے والا

نہیں تھا۔

”میں نے اس ساری گیم کا پتہ چلا لیا ہے اور مجھے یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ اس گیم کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے“...... ہریش نے کہا تو کیپٹن حمید کے ساتھ کرنل فریدی بھی چونک پڑا۔

عمران اپنے ہاتھ میں پکڑے نیگیٹو کو بلب کی روشنی کی طرف کر کے اسے غور سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نیگیٹو میں ایک عورت کا آدھا چہرہ بنا ہوا تھا۔ یہ آدھا چہرہ بائیں حصے کا تھا جبکہ نیگیٹو کا دایاں حصہ وائٹ تھا۔

عمران کو یہ نیگیٹو کیپٹن شکیل نے دیا تھا جس نے چیف کو فون کیا تھا اور اس کی آواز بے حد وحشت زدہ اور ڈوبتی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل کی باتیں سن کر عمران فوری طور پر دانش منزل سے کیپٹن شکیل کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ وہ کار آندھی اور طوفان کی طرح اُڑاتا ہوا لے گیا تھا اور پھر کیپٹن شکیل کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔

فلیٹ کی حالت اور وہاں پڑی ہوئی لاشیں دیکھ کر عمران ٹھٹھک گیا تھا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کو تلاش کیا تو وہ اسے اپنے روم میں فون کے پاس پڑا ہوا دکھائی دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر اسے

سکون آ گیا کہ کیپٹن شکیل بے ہوش تھا حالانکہ کیپٹن شکیل نے فون پر جس انداز میں اس سے بات کی تھی اس سے عمران کو ایسا لگ رہا تھا جیسے کیپٹن شکیل آخری سانسیں لے رہا ہو اور اس کی زندگی کا چراغ بجھ رہا ہو۔

عمران نے کیپٹن شکیل کو ہوش دلایا اور ہوش میں آتے ہی کیپٹن شکیل حیرت انگیز طور پر فریش ہوتا چلا گیا۔ خود کو فریش ہوتا دیکھ کر وہ بھی حیران ہو رہا تھا۔ اس نے عمران کو فلیٹ میں یاجوج سے آنے کے بعد کی تمام تفصیل بتا دی تھی اور اس نے نیگیٹو والا وہ لفافہ بھی عمران کو دے دیا تھا جو یاجوج نے اسے دیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ آخری لمحات میں جیگر نے سیل فون میں چھپی ہوئی نیڈل گن سے میانگی زہر سے بھری ہوئی ایک سوئی فائر کی تھی جو اس کی گردن میں گھس گئی تھی اور جیگر نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی کہ اس نے کیپٹن شکیل پر میانگی زہر والی سوئی ہی فائر کی تھی۔

کیپٹن شکیل کا کہنا تھا کہ میانگی زہر کا اثر فوری طور پر نہیں ہوتا۔ اس نے بوڑھے یاجوج کو میانگی زہر سے ہلاک ہوتے دیکھا تھا لیکن وہ کافی دیر تک زندہ رہا تھا جبکہ اس پر میانگی زہر کا فوراً اثر ہونا شروع ہو گیا تھا اور ایکسٹو کو فون کرتے ہوئے اچانک اس کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا تھا۔

عمران اس کے ساتھ اسی فلیٹ میں موجود تھا اور وہ لفافے سے

نیگٹیو نکالے بلب کی روشنی میں اسے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نیگٹیو کے ساتھ لفافے میں سے ایک پرنٹڈ تحریر بھی نکلی تھی جس پر وہی سب لکھا ہوا تھا جو کرنل فریدی کو ملا تھا۔

کیپٹن شکیل اس کے سامنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا رنگ سبز ہونے کی بجائے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں بھی سوجی سوجی سی دکھائی دے رہی تھیں۔

''آپ نے بتایا نہیں۔ اگر جیگر نے مجھے میانگی زہر سے بھری ہوئی سوئی ماری تھی تو پھر میں اب تک زندہ کیوں ہوں اور مجھے وہ سب احساسات کیوں نہیں ہو رہے ہیں جو بوڑھے یاجوج کو ہوئے تھے وہ بار بار اپنا سر پکڑ رہا تھا جیسے اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا ہو اور پھر شاید اسے ہمیبرج ہو گیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جیگر نے تمہیں میانگی زہر والی سوئی نہیں ماری تھی''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے تو خود کہا تھا کہ اس نے مجھے میانگی زہر والی ہی سوئی ماری تھی''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے تمہیں ڈرانے کے لئے جھوٹ بولا تھا۔ میانگی زہر ایک خاص زہر ہوتا ہے جس میں تیزابیت کا بہت بڑا عنصر ہوتا ہے اور یہ تیزاب لوہے اور فولاد سمیت سٹیل کو بھی لمحوں میں گلا کر رکھ دیتا ہے۔ اس زہر سے کسی بھی سوئی کو محفوظ رکھنے کے لئے سوئی کو

اینی میٹڈ یا کوٹڈ کیا جاتا ہے۔ اور جس سوئی پر میانگی زہر لگا ہوتا ہے اس سوئی کو نیڈل تھرو گن سے نہیں بلکہ پلاسٹک کے بنے ہوئے بلو پائپ سے فائر کیا جاتا ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ بلو پائپ کے ذریعے ایک ہی سوئی فائر کی جا سکتی ہے ایک سے زیادہ نہیں۔ میں نے تمہارے فلیٹ کو چیک کیا تھا۔ مجھے یاجوج کی گردن سے نکلی ہوئی سوئی بھی ملی ہے اور وہ سوئی بھی جو تم پر فائر کی گئی تھی۔ دونوں سوئیوں کی بناوٹ میں فرق ہے۔ جس سوئی پر میانگی زہر لگا ہوا تھا وہ گہرے سبز رنگ کی تھی جبکہ جیگر نے تم پر جو سوئی فائر کی تھی وہ فولاد کی ہی ہے اس کی شیپ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ میں نے جیگر اور یہاں موجود دوسرے افراد کی تلاشی لی اور پھر جب میں نے جیگر کا سیل فون چیک کیا تو مجھے اس سیل فون میں چھپی ہوئی نیڈل تھرو گن بھی نظر آ گئی تھی۔ میں نے نیڈل تھرو گن کو کھول کر چیک کیا تو اس میں بے شمار سوئیاں بھری ہوئی تھیں۔ ان سوئیوں پر میانگی زہر نہیں بلکہ کالمک لگا ہوا تھا۔ کالمک بھی ایک زہریلے پودے سے نکلنے والا رس ہوتا ہے جو انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اس کی ہلکی مقدار بڑے بڑے جانوروں کو بے ہوش کرنے کے کام آتی ہے اور یہ زہر عموماً سرکس اور چڑیا گھروں میں خونخوار اور طاقتور جانوروں کو قابو کرنے کے کام آتا ہے تاکہ وہ زخمی ہوں تو انہیں بے ہوش کر کے ان کے زخموں کا علاج کیا جا سکے۔ جیگر نے بھی تمہیں شاید طاقتور جانور ہی سمجھ لیا تھا

اس لئے اس نے تم پر کالمک زہر والی سوئی فائر کر دی تھی تا کہ تم بے ہوش ہو جاؤ اور وہ تمہاری بے ہوشی کا فائدہ اٹھا کر تم سے یہ نگیٹیو اور تحریر حاصل کر سکے اب یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ تم جیسے طاقتور جانور پر کالمک کا اثر بھی دیر سے ہوا تھا اور تم نے اس کے سر میں گولی مار دی''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیگر نے جھوٹ کہا تھا کہ اس نے مجھے میانگی زہر والی سوئی ماری تھی''۔۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو کیا میں نے یہ بات تمہیں کسی قدیم زبان میں بتائی ہے۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''اور یہ میرا سرخ رنگ اور سوجی ہوئی آنکھیں۔ کیا یہ کالمک زہر کا اثر ہے''۔۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اگر تم دو تین گھنٹے بے ہوش پڑے رہتے تو نہ تمہارے چہرے پر سرخی آتی اور نہ ہی تمہاری آنکھیں سوجتیں۔ تمہیں چونکہ میں نے ہوش دلایا ہے اس لئے زہر کا اثر ابھی تک تمہارے جسم میں موجود ہے جس کی وجہ سے تمہارا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور آنکھوں میں سوجن آ گئی ہے تم جا کر برف کے ٹھنڈے پانی سے چہرے اور آنکھوں کو دھو لو گے تو یہ سرخی اور سوجن ختم ہو جائے گی''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''۔۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے کہا۔

عمران نے اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔ وہ بار بار اس تحریر کو پڑھ رہا تھا جو اسے نیگیٹو کے ساتھ بند لفافے میں ملی تھی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر وہ جیگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی سیل فون کے کیمرے سے تصویریں بنانے لگا اس نے احتیاطاً بوڑھے کی لاش کی بھی تصویر بنا لی تھی۔ تصویریں بنانے کے بعد عمران نے ٹائیگر کو کال کرنی شروع کر دی۔

''یس باس۔ حکم''۔۔۔۔۔۔ رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر میں تمہیں چند بدمعاشوں کی لاشوں کی تصاویر ایم ایم ایس کر رہا ہوں پتہ لگاؤ کہ ان کا تعلق کس گروپ سے ہے اور ان تصاویر میں ایک بوڑھے کی لاش کی بھی تصویر ہے۔ اس کے بارے میں بھی تم نے معلوم کرنا ہے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے کب اور کیسے آیا ہے''۔۔۔۔۔۔عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''یس باس۔ آپ مجھے تصاویر سینڈ کر دیں''۔۔۔۔۔۔ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر رابطہ منقطع کر دیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے ٹائیگر کو بوڑھے یاجوج اور اس پر حملہ کرنے والے جیگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی تصاویر ایم ایم ایس کر دیں۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل ٹھنڈے پانی سے منہ اور آنکھیں دھو کر واپس آ

گیا۔ اب اس کے چہرے کی سرخی اور آنکھوں کی سوجن قدرے کم ہو گئی تھی۔

"گڈ شو۔ اسی طرح ٹھنڈے پانی سے ٹکور کرتے رہو تو چہرے کی ساری سرخی اور آنکھوں کی سوجن ختم ہو جائے گی"...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں جا رہا ہوں۔ ان لاشوں کو ٹھکانے لگانے کی ذمہ داری تمہاری ہے"...... عمران نے کہا۔

"جانے سے پہلے مجھے یہ تو بتا دیں کہ آخر یہ سب کیا چکر ہے اور اس تحریر میں کیا تھا جسے پڑھ کر آپ پریشان ہو گئے تھے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ عمران نے اسے ابھی تک تحریر نہیں پڑھائی تھی۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ ابھی وقت نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اسے اللہ حافظ کہتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ایکریمی فارن ایجنٹ مائیکل سے ملنے والی رپورٹ اور یاجوج نامی بوڑھے کے خط میں لکھی ہوئی باتیں مشترک ہی تھیں۔ دونوں نے ہی نہ صرف ہاف فیس کا ذکر کیا تھا بلکہ مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش کے بارے میں بھی بتایا تھا لیکن نہ مائیکل نے پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کے طریقے کے بارے میں کچھ بتایا تھا اور نہ ہی یاجوج کی تحریر میں کوئی ایسی بات

لکھی ہوئی تھی کہ آخر کافرستان اور پاکیشیا کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور ہاف فیس کا کیا راز ہے اور یہ کہ ہاف فیس کے پیچھے کون ہے۔

یاجوج کی تحریر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ سازش کا راز اس نیگیٹو میں چھپا ہوا ہے۔ نیگیٹو میں ہاف فیس تھا جو عورت کا تھا اور یہ تصویر تب ہی مکمل ہو سکتی تھی جب اسی جیسا دوسرا نیگیٹو مل جاتا۔ ان دونوں نیگیٹوز کو ایک ساتھ ملا کر ہی ان کا پازیٹو بنایا جا سکتا تھا ورنہ جو بھی کوشش کر لی جاتی اس نیگیٹو کا پازیٹو نہیں بنایا جا سکتا تھا اور جب دونوں نیگیٹو کا پازیٹو بن جاتا تو اس سے مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش کا راز کھل سکتا تھا۔ تحریر میں یاجوج نے بتایا تھا کہ ہاف فیس کا دوسرا نیگیٹو اس کے بھائی ماجوج کے پاس ہے لیکن ماجوج کہاں ہے اس کے بارے میں تحریر میں کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔

"اب میں یاجوج کے بھائی ماجوج کو کہاں تلاش کروں جس کے پاس ہاف فیس کا دوسرا نگیٹیو ہے"...... عمران نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اس کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی۔ اس بار معاملہ اس کی توقع سے زیادہ بڑا اور گمبھیر تھا۔ پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا اور ابھی تک عمران اس بات سے بے خبر تھا کہ اس سازش کے پیچھے کون ہے۔

مائیکل کو ایس وی ڈی سے جو خط ملا تھا۔ اس خط میں اس سلسلے میں ایک نام تو سامنے آیا تھا جو ایک سابق چیف مارشل جونز ایرک کا تھا لیکن اس کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ وہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اگر جونز ایرک ہلاک ہو چکا تھا تو پھر ہاف فیس اور وہ تحریر اس کے نام اور اسی کے ایڈریس پر کیوں بھیجی تھی۔ عمران اس سلسلے میں جس قدر سوچ رہا تھا الجھتا جا رہا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اس معاملے کو لے کر بے حد سنجیدہ ہو چکا تھا۔

عمران کار ڈرائیو کرتا ہوا ایک بار پھر دانش منزل پہنچ گیا۔ کار دانش منزل کے پورچ میں روک کر جب وہ آپریشن روم میں آیا تو بلیک زیرو ہمیشہ کی طرح اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا ہوا۔ آپ اچانک اٹھ کر کہاں بھاگ گئے تھے''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اسے کیپٹن شکیل کے فون کے آنے سے لے کر اس کے فلیٹ میں جانے تک کا سارا احوال سنا دیا اور یاجوج کی تحریر اور ہاف فیس کا نیگیٹو بھی اسے دے دیا۔

''حیرت ہے۔ اس تحریر میں بھی اسی سازش کا ذکر ہے جس کے بارے میں ہمیں مائیکل نے بتایا تھا''...... بلیک زیرو نے تحریر پڑھنے کے بعد کہا۔

''اس خط میں ایک بات کی وضاحت ہوئی ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کرنے کے لئے

کسی سائنسی مشین کا استعمال کیا جائے گا جسے مسلم کلرز مشین کہا گیا ہے۔ اس مشین میں ایک پاور آئی لگی ہوئی ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو نہ صرف شناخت کر سکتی ہے بلکہ ان کا ڈیٹا مشین میں فیڈ بھی کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مسلم کلرز مشین جسے کوڈ میں ایم کے ایم کہا جاتا ہے کے بارے میں تحریر میں کوئی خاص بات نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تحریر میں بتایا گیا ہے کہ سازش کا سارا منصوبہ ہاف فیس میں چھپا ہوا ہے جس کا آدھے حصے کا نیگیٹو آپ کے پاس ہے اور نیگیٹو کا دوسرا حصہ کسی ماجوج نامی شخص کے پاس ہے۔ جب تک وہ شخص نہیں مل جاتا اور اس سے دوسرا نیگیٹو نہیں لے لیا جاتا اس وقت تک اس نیگیٹو کا پازیٹو یا پرنٹ نہیں نکالا جا سکتا ہے۔ اب یہ ماجوج کون ہے اور کہاں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''معاملہ بے حد سنگین اور خوفناک ہے اسے ایزی نہیں لینا چاہئے۔ اب دو جگہ سے تصدیق ہو گئی ہے کہ یہودی لابی ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف کمر بستہ ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ کام سوائے یہودیوں کے اور کون کر سکتا ہے۔ ہاف فیس کے پیچھے ضرور کسی بڑے یہودی کا ہی چہرہ چھپا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہمیں اس چہرے کو بے نقاب کرنا پڑے گا اور اس کے عزائم خاک میں ملانے پڑیں گے ورنہ وہ کروڑوں مسلمانوں کو ایک ساتھ

اور ایک ہی وقت میں موت کی نیند سلا دے گا اور دنیا اسے قدرتی آفت سمجھ کر خاموش ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اس راز کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس اب یہی ایک نیگٹیو ہے۔ اگر دوسرا نیگٹیو مل جائے تو ہو سکتا ہے کہ سازش کے اصل کرتا دھرتا کا بھی پتہ چل جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دنیا کا وہ کون سا حصہ ہے جہاں ایم کے ایم مشین موجود ہے جس کی پاور آئی مسلمانوں کی نشاندہی کر سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سب سے پہلے ہمیں یاجوج کے بارے میں پتہ لگانا ہے کہ وہ کون تھا اور اسے ہمارے پاس یہ سب کچھ دے کر کس نے بھیجا تھا۔ جس نے یاجوج اور ماجوج کو بھیجا ہے اسے اس ساری سازش کا علم ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہاف فیس کے پیچھے کون چھپا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تحریر مکمل اور جامع نہیں ہے۔ آخر میں نام بھی یاجوج کا ہی لکھا ہوا ہے جیسے اس نے یہ تحریر خود ٹائپ کی ہو لیکن تحریر جس انداز میں لکھی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یاجوج کے پاس اس سازش کی مکمل انفارمیشن نہیں تھی۔ اسے صرف ایک پیغام بر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اگر اسے سازش کا علم ہوتا تو وہ نیگٹیو میں چھپی ہوئی سازش کو بھی تحریر میں بیان کر دیتا یا کم از کم یہ ضرور بتا دیتا کہ اس کا بھائی ماجوج کہاں ہے۔ اس تحریر کی باتیں مبہم ہیں جو اس بات

کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ سازش بے نقاب کرنے والا کوئی اور ہے اور ظاہر ہے وہ کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ پاکیشیا کا بھی دوست ہے اور اس نے انتہائی خطرے کے باوجود یہ نگیٹیو ہم تک پہنچایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نیگٹیو ہم تک پہنچانے کا تحریر میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ ایک حیرت انگیز بات یہ بھی ہے کہ یاجوج اتفاقاً ہی کیپٹن شکیل کے فلیٹ کے پاس آیا تھا لیکن کیپٹن شکیل کو دیکھ کر اس نے اسے پہچان لیا تھا کہ کیپٹن شکیل کون ہے۔ کیپٹن شکیل نے اس سے پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن یاجوج نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اسے کس طرح سے جانتا ہے۔ اور اس تحریر میں بھی نہیں لکھا گیا ہے کہ یاجوج یہ تحریر اور نیگٹیو کسے پہنچانا چاہتا تھا البتہ اس نے کیپٹن شکیل کو بتایا تھا کہ وہ یہ راز پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو تک پہنچانا چاہتا ہے''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''واقعی معاملہ حد سے زیادہ الجھا ہوا ہے اور اس کے سلجھنے کا کوئی راستہ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''راستہ تو ہے لیکن اس کے لئے ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ میں نے بوڑھے یاجوج اور اس پر حملہ کرنے والوں کی لاشوں کی تصاویر ٹائیگر کو بھیج دی ہیں۔ اگر ان حملہ آوروں کے بارے میں پتہ چل جائے تو شاید ہمیں آگے بڑھنے کا کوئی راستہ مل جائے اور میں نے ٹائیگر سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ بوڑھے یاجوج کے بارے میں

بھی معلومات حاصل کرے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے''...... عمران نے کہا پھر اچانک وہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... اسے چونکتے دیکھ کر بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس کیپٹن شکیل سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جی عمران صاحب۔ فرمائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لاشیں ابھی فلیٹ میں ہی ہیں یا تم نے انہیں ٹھکانے لگا دیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جیگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ٹھکانے لگا دی ہیں لیکن بوڑھے یاجوج کی لاش گلتی سڑتی جا رہی ہے۔ میں اسے ایک پلاسٹک بیگ میں ڈال کر لے جانا چاہتا تھا اس لئے اسے ابھی یہاں سے نہیں لے جا سکا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ۔ یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ ابھی تم نے یاجوج کی لاش ٹھکانے نہیں لگائی ہے۔ یہ بتاؤ کیا اس کا سارا جسم گل سڑ رہا ہے یا جسم کے مخصوص حصوں پر ہی میانگی زہر کا اثر ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کی دونوں ٹانگیں اور پیٹ پر گلنے سڑنے کا عمل تیز ہے باقی جسم کافی حد تک ٹھیک ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا اس کا چہرہ سلامت ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اس کا چہرہ ابھی گلنے سڑنے کے عمل کا حصہ نہیں بنا ہے اور باقی جسم کے مقابلے میں اس کا چہرہ ہی ایسا ہے جو میانگی زہر سے ابھی مکمل طور پر سبز رنگ کا نہیں ہوا ہے لیکن چہرے کی بھی ہلکی سبز رنگت ضرور ہو گئی ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تم فوراً اس کے چہرے کی ڈبل ڈی کیمرے سے تصویر لو۔ مجھے شک ہے کہ اس کے چہرے کے پیچھے کوئی دوسرا چہرہ چھپا ہوا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کو عمران کے اچانک چونکنے کی وجہ سمجھ آ گئی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اس کی تصویر لے لیتا ہوں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ڈبل ڈی ہر قسم کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے کی تصویر حاصل کر سکتا ہے اور ڈبل ڈی کیمرے کی سکرین پر اس کا اصل چہرہ نمایاں ہو جائے گا۔ تم تصویر اتار کر چیک کرو اور پھر مجھے فوراً بتاؤ کہ کیا وہ اصلی چہرے میں ہے یا اس کے چہرے کے پیچھے کوئی اور چہرہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔ آپ ہولڈ کریں گے یا میں آپ کو کال بیک کروں''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”کال کرلو گے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ خواہ مخواہ میرا بیلنس ضائع ہوتا رہے گا“...... عمران نے اس بار اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں کرتا ہوں آپ کو کال بیک“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا اور عمران کے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

”آپ کو اچانک یاجوج کے میک اپ میں ہونے کا خیال کیسے آ گیا تھا“...... اسے کال ختم کرتے دیکھ کر بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یہ تو طے ہے کہ یاجوج مسلمانوں اور خاص طور پر پاکیشیا کا خیر خواہ ہے۔ اس کے پاس مسلمانوں کے خلاف ہونے والی بڑی اور خوفناک سازش کا راز تھا اس لئے ظاہر ہے اس کا تعلق کسی اور ملک سے ہے اور اتنی بڑی سازش پاکیشیا پہنچانے کے لئے وہ خفیہ طور پر ہی آیا ہو گا۔ خفیہ رہنے کے لئے ظاہر ہے اس کا میک اپ میں ہونا ضروری تھا ورنہ وہ پاکیشیا پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جب وہ کیپٹن شکیل کے فلیٹ تک پہنچا تھا تو تب بھی میک اپ میں ہی تھا۔ میک اپ میں تھا تو اس کا اصلی چہرہ کون سا ہے اور اگر وہ میک اپ میں نہیں تھا تو اس پر بھی کئی سوال اٹھ کھڑے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”آپ نے جب اس کی لاش دیکھی تھی تو کیا اس وقت آپ کو اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ میک اپ میں ہے یا نہیں۔ آپ کی آنکھیں تو خوردبین سے بھی کہیں زیادہ پاورفل ہیں جو انسانی دماغ

کی گہرائیوں میں بھی جھانک سکتی ہیں“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن شکیل کی حالت پر مجھے تشویش تھی اور اس نے ہوش میں آتے ہی مجھے یاجوج کی تحریر تھما دی تھی جسے پڑھ کر میں الجھ گیا تھا اور یاجوج چونکہ ہلاک ہو چکا تھا اس لئے میں نے یاجوج کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکا تھا“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا۔ سکرین پر کیپٹن شکیل کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”بڑی جلدی کر دی ہے اس نے کال“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سیل فون کا بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

”عمران صاحب“...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

”عمران تو میں ہوں پھر تم خود کو عمران صاحب کیسے کہہ سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”میں آپ کو ہی عمران صاحب کہہ رہا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں سمجھا کہ تم نے اپنا تعارف کرایا ہے“...... عمران نے کہا۔

”بڑی حیرت انگیز بات ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میرا نام عمران ہے اس میں حیرت والی کون سی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کے نام کے لئے نہیں۔ یاجوج کے بارے میں بتا رہا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے عمران کے مخصوص انداز کو جیسے نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے بارے میں تو تم نے مجھے ابھی تک کچھ بھی نہیں بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ سنیں گے تو بتاؤں گا"...... کیپٹن شکیل نے جیسے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"سیل فون میرے کان سے ہی لگا ہوا ہے اور میرے کان میں تمہاری ہی آواز ٹپک رہی ہے پیارے"...... عمران نے اتنی دیر سنجیدہ رہنے کے بعد اب جیسے سنجیدہ نہ ہونے کا فیصلہ کرلیا تھا۔

"لگتا ہے آپ کی سنجیدگی ختم ہوگئی ہے جو آپ اپنے مخصوص موڈ میں آ گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میری سنجیدگی شروع ہی کہاں ہوئی تھی جو ختم بھی ہوگئی"۔ عمران نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے ورنہ میری طرح تمہیں بھی کسی کے لئے

ٹھنڈی آہیں بھرنے اور جلنے کڑھنے کے سوا کچھ نہیں ملے گا"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اچھا چھوڑیں اور میری بات سنیں"...... کیپٹن شکیل سمجھ گیا تھا کہ عمران مزاح کے موڈ میں ہے۔ وہ اگر اس سے اسی انداز میں بات کرتا رہا تو وہ اسے باتوں میں اُڑا کر رکھ دے گا۔ اس لئے وہ فوراً سنجیدہ ہوگیا تھا۔

"تو کیا اتنی دیر سے میں کسی اور کی سن رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یاجوج میک اپ میں تھا اور اس کے چہرے کے پیچھے سے جو چہرہ برآمد ہوا ہے وہ ایکریمیا کی ایجنسی ریڈ کوبرا کے ایک ایجنٹ فرانکو کا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فرانکو۔ کیا مطلب۔ اس نے یاجوج کا میک اپ کیوں کیا ہوا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا لیکن میں فرانکو کو بخوبی پہچانتا ہوں۔ وہ فرانکو ہی ہے ایکریمیا کے ایک مشن میں ہمارا اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے اور فرانکو ہی وہ شخص تھا جس نے ہمیں ریڈ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچایا تھا اور یہ کام ظاہر ہے اس نے تب ہی کیا تھا جب آپ نے اس کے مائنڈ کو اپنے کنٹرول میں لیا تھا اور وہ ہمیں اپنے ساتھ ریڈ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا جہاں سے ہم نے وہ فائل حاصل کی

تھی جس میں پاکیشیا کا اہم راز تھا جو ریڈ کوبرا کے ایجنٹ پاکیشیا کے خفیہ لاکرز سے نکال کر لے گئے تھے“...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن فرانکو تو بے حد قد آور اور مضبوط جسم کا مالک تھا جبکہ میں نے بوڑھے یاجوج کی لاش دیکھی تھی وہ تو بے حد دبلا پتلا اور لاغر دکھائی دے رہا تھا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کو یاد ہو گا جب آپ نے فرانکو کو ٹرانس میں لیا تھا تو اس نے آپ کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ بلڈ کینسر کا مریض ہے اور ہر دو ماہ بعد اسے خون کی ٹرانزٹ کرانی پڑتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مرض بڑھ گیا ہو جس کی وجہ سے وہ دبلا اور لاغر ہو گیا ہو اور ریڈ کوبرا ایجنسی نے اسے فارغ کر دیا ہو“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ ہو سکتا ہے لیکن فرانکو کٹر یہودی ہے۔ وہ ہم جیسے لوگوں کو ہلاک کرنے یا پھر ہمارے ہاتھوں مر جانے کو تو تیار ہو سکتا ہے لیکن یہودی لابی کو نقصان پہنچانے کا تو وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا۔ پھر وہ اتنا بڑا راز لے کر یہاں کیسے آ گیا اور کیوں“۔ عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا جواب تو فرانکو ہی دے سکتا تھا لیکن وہ تو اب زندہ ہی نہیں ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ او کے۔ تم اس کی لاش ٹھکانے لگاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیا چکر ہے“...... عمران نے کہا اور اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

”اب کیا نئی بات ہو گئی“...... بلیک زیرو جو خاموشی سے عمران کی بات سن رہا تھا، نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کچھ عرصہ قبل پاکیشیا کے سپیشل رومز کے سپیشل لاکرز سے بی ون فائل گم ہو گئی تھی۔ اس فائل میں پاکیشیا کے ان ایجنٹوں کے نام اور ان کا سارا اندراج موجود تھا جو ایکریمیا اور اسرائیل میں تعینات ہیں۔ چونکہ فائل کوڈز میں تھی اور وہ کوڈ میرے ہی بنائے ہوئے تھے اس لئے ہمیں اس بات کی کوئی فکر نہیں تھی کہ ایکریمیا اس فائل کو ڈی کوڈ کر لے گا لیکن چونکہ اس فائل میں اہم ایجنٹوں کے راز تھے اس لئے میں نے جب فائل کے بارے میں تفتیش کی تو پتہ چلا کہ سپیشل رومز کے انچارج میجر اسد نے اس فائل میں چند دوسرے ناموں کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے یہ فائل نکالی تھی اور فائل سر سلطان کو بھجوائی گئی تھی۔ اس فائل کے لاکر سے نکالے جانے اور سر سلطان کو بھیجے جانے کی خبر لیک آؤٹ ہو گئی تھی اور ان دنوں ریڈ کوبرا کے ایجنٹ اسی فائل کے حصول کے لئے پاکیشیا پہنچے ہوئے تھے۔ انہیں جب اطلاع ملی کہ بی ون فائل لاکر سے نکل چکی ہے اور سر سلطان کو بھجوائی جا رہی ہے تو انہوں نے ان تمام راستوں کی چیکنگ کر لی تا کہ وہ فائل حاصل کر سکیں اور پھر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ فائل ان کے ہاتھ آ گئی اور وہ فائل لے کر نکل جانے میں بھی کامیاب ہو گئے تھے۔ مجھے جب فائل کے گم ہونے کا علم ہوا تو میں نے اسے اپنے انداز میں ہینڈل کیا اور مجھے ایک

کلیو ملا۔ اس کلیو کے تحت مجھے اس بات کا علم ہو گیا کہ فائل لے
جانے والے ایکریمی ایجنٹ ہیں جن کا تعلق ریڈ کوبرا ایجنسی سے
ہے چنانچہ میں نے اپنے ساتھ اپنی مخصوص ٹیم کو لیا جن میں کیپٹن
شکیل بھی شامل تھا۔ ہم نے ایکریمیا پہنچ کر ریڈ کوبرا ایجنسی کے
ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا شروع کر دیا۔ ریڈ کوبرا ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تو
ہم نے ٹریس کر لیا تھا لیکن ہمارا اس ہیڈ کوارٹر میں داخلہ ناممکن بنا
دیا گیا تھا۔ ہماری آمد کی اطلاع کرنل براؤن کو مل چکی تھی اور اسے
اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس کے ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا ہمیں
علم ہو چکا ہے اس لئے اس نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر لیا
تھا۔ اتفاق سے ہمارے ہاتھ ریڈ کوبرا کا ایک ایجنٹ آ گیا جس کا
نام فرانکو تھا۔ میں نے اس کا مائنڈ ٹرانس میں لے کر ان خفیہ
راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں جہاں سے ہیڈ کوارٹر
سیلڈ ہونے کے باوجود ہم پہنچ سکتے تھے۔ ہیڈ کوارٹر کے چند خفیہ
راستے تھے جو زیر زمین تھے ان میں سے ایک راستے کے بارے
میں فرانکو جانتا تھا۔ اس کا مائنڈ چونکہ میری ٹرانس میں تھا اس لئے
ہم نہ صرف اس کی توسط سے ریڈ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر میں داخل
ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے بلکہ اس کے ذریعے ہم نے کرنل
براؤن کے آفس میں بھی دھاوا بول کر اس پر قابو پا لیا تھا اور پھر
میں نے کرنل براؤن کا مائنڈ بھی اپنی ٹرانس میں لیا اور اس سے بی
ون فائل حاصل کر لایا تھا۔ فرانکو نے چونکہ ہماری مدد کی تھی اس

لئے میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا اور مجھے کرنل براؤن سے زیادہ
بی ون فائل کی ضرورت تھی اس لئے میں نے اسے بھی زندہ چھوڑ
دیا تھا اور فائل لے کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس آ گیا تھا۔
جب میں نے فرانکو کا مائنڈ اپنی ٹرانس میں لیا تھا تو مجھے اس سے
اس بات کا بھی پتہ چلا تھا کہ وہ بلڈ کینسر کے عارضے میں مبتلا ہے
اور ہر ہفتے دو ہفتے کے بعد اسے نئے خون کی ضرورت پڑتی ہے۔
اس کی حالت اتنی بھی خراب نہیں تھی جتنی اب تھی۔ اس وقت چونکہ
کیپٹن شکیل سمیت سب میرے ساتھ تھے اس لئے کیپٹن شکیل نے
ڈبل ڈی کیمرے سے جب بوڑھے یاجوج کی تصویر لی تو اس کے
سامنے اسی فرانکو کا چہرہ آ گیا تھا۔ وہ مجھے اسی کے بارے میں بتا
رہا تھا''...... عمران نے اسے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ ریڈ کوبرا جیسی
یہودی ایجنسی کا ایک یہودی ایجنٹ مسلمانوں کے خلاف ہونے والی
بھیانک سازش کا راز لے کر یہاں آیا ہے''...... بلیک زیرو نے
کہا۔

''ہاں اور میں فرانکو کے بارے میں جانتا ہوں۔ وہ کٹر یہودی
ہے جس کے دل میں سوائے مسلمانوں کی نفرت کے اور کچھ نہیں
ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پھر تو دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ فرانکو اگر مسلمانوں سے اتنی
نفرت کرتا ہے تو پھر اسے تو اس پلاننگ سے خوش ہونا چاہئے تھا کہ

پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر یہ راز لے کر پاکیشیا آتا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم صرف دال میں کالے کی بات کر رہے ہو جبکہ فرانکو کا نام سن کر مجھے تو ساری دال ہی کالی دکھائی دے رہی ہے۔ آخر یہ سارا چکر ہو کیا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر فرانکو زندہ ہوتا تو اس کا منہ کھلوایا جا سکتا تھا لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب ہمیں اس کے بھائی ماجوج کو چیک کرنا ہو گا۔ دیکھتے ہیں کہ اس کے روپ میں کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں ممبران کی ڈیوٹیاں لگاؤں کہ وہ ماجوج میرا مطلب ہے ریڈ کوبرا کے دوسرے ایجنٹ کو تلاش کریں جس کے پاس ہاف فیس کا دوسرا حصہ ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ کوئی گیم ہے اور ہمیں اس گیم کا حصہ بنایا جا رہا ہے تو پھر ماجوج بھی یاجوج کی طرح جلد ہی سامنے آ جائے گا''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''گیم۔ کیسی گیم''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ابھی میں اس گیم کو کوئی نام نہیں دے سکتا۔ جب تک تصویر

واضح نہیں ہو جاتی اس وقت تک یہ صرف ایک گیم ہے جو رئیل بھی ہو سکتی ہے اور فیک بھی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ڈسپلے دیکھا اور پھر وہ اچھل پڑا۔

''پیر و مرشد۔ کیا مطلب۔ پیر و مرشد کو مجھے کال کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پیر و مرشد کا سن کر بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ عمران جسے پیر و مرشد کہتا تھا وہ کرنل فریدی تھا۔ عمران نے فوراً سیل فون آن کیا اور کان سے لگا لیا۔

''السلام علیکم یا پیر و مرشد۔ میں آپ کا مرید علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے میرے آلہ سماعت میں مجھے کال کر کے جو سعادت بخشی ہے اس لئے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ وہ آئی ان کی کال، کبھی ہم اپنے سیل فون کو اور کبھی ان کے نمبر کو دیکھتے ہیں''...... فون کا بٹن پریس کر کے عمران نے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم السلام۔ کیسے ہو برخوردار''...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اللہ کا احسان ہے اور کچھ دیر پہلے مجھ پر جو غنودگی۔ اوہ سوری کبیدگی طاری تھی آپ کی آواز مبارک سن کر ختم ہو گئی ہے اور

میرے جسم میں خون کی بند شریانیں خود بخود کھل گئی ہیں اور میرے جسم کے ساتھ ساتھ میرا دماغ بھی فریش ہو جاتا ہے۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کی آواز سن کر میرے چودہ طبق روشن ہو گئے ہیں۔ اب مجبوری ہے کہ ہر انسان کے چودہ طبق ہوتے ہیں اگر پندرہ بیس ہوتے تو شاید وہ سب بھی روشن ہو جاتے''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''خدا کی پناہ۔ تم اتنا تیز بے بہا کیسے بول لیتے ہو''...... کرنل فریدی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''کہاں پیر و مرشد۔ آپ کی آواز سن کر میرے چودہ طبق ضرور روشن ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی میری زبان پر لکنت آ جاتی ہے اور میں کہنا کچھ چاہتا ہوں کہہ کچھ جاتا ہوں ورنہ مجھ میں اتنی اکارت۔ میرا مطلب ہے کہ اتنی جسارت کہاں کہ میں آپ ہارڈ سٹون جیسی شخصیت کے سامنے زبان بھی کھول سکوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا جبکہ دوسری طرف سے کرنل فریدی کی گہرے سانس لینے کی آواز سنائی دی تھی جیسے عمران کی باتیں سن کر وہ یہ سوچ رہا ہو کہ سب کچھ کہنے کے باوجود عمران واقعی اس کے سامنے زبان کھولنے کی ہمت نہیں رکھتا۔

''اچھا کہاں ہو تم''...... کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''وہاں جہاں خود مجھے بھی اپنی خبر نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''اگر میں نے آپ کو مطلب بتانا شروع کیا تو آپ کے سر میں درد لگ جائے گا اور پھر آپ شکایت کریں گے کہ یہ آدمی ہے یا گھن چکر اور آپ جیسی عظیم شخصیت کے سامنے مجھے گھن چکر بنتے ہوئے کافی نرم۔ میرا مطلب ہے شرم آتی ہے''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''میں اس وقت تمہارے فلیٹ میں موجود ہوں۔ اگر وقت ہو تو مجھ سے آ کر مل لو''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''میرے فلیٹ میں۔ لیکن میرا تو کافرستان میں کوئی فلیٹ نہیں ہے اور نہ ہی آپ نے مجھے کبھی کافرستان میں تحفے میں کوئی فلیٹ دینے کی پیش کش کی تھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں پاکیشیا میں ہوں نانسنس اور تمہارے فلیٹ میں ہوں۔ نہ صرف میں بلکہ میرے ساتھ تمہارا کھالا جاد اور کیپٹن حمید بھی ہیں اور سلیمان بے چارہ ہماری خدمت پر لگا ہوا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

''مطلب۔ آپ اپنے ساتھ میرے کرائے کے پھلیٹ میں میرا کباڑا وباڑا کرنے کے لئے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ آئے ہوئے ہیں''...... عمران نے قاسم کے انداز میں کہا۔

''ہاں۔ تمہارا کباڑا کرنے کا ہم نے ابھی آغاز کیا ہے جب تک تم مکمل طور پر کباڑ میں تبدیل نہیں ہو جاتے اور تمہارا دیوالیہ نہیں نکل جاتا ہم یہاں سے نہیں جائیں گے''...... کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔ کرنل فریدی نے شاید لاؤڈر پر لگا رکھا تھا اس لئے وہاں موجود قاسم اور کیپٹن حمید بھی ان کی باتیں سن رہے تھے۔

''کوئی بات نہیں۔ میرا جتنا بھی کباڑا ہو گا اس کا سارا ہرجانہ میرا کھالا جاد پورا کر دے گا البتہ میں نے اگر تمہارا کباڑا کیا تو پھر تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ کیوں کھالا جاد''...... عمران نے پہلے کیپٹن حمید سے اور پھر قاسم سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں ہاں۔ سالے کھالا جاد۔ تم اپنے پھلیٹ ملیٹ میں تو آؤ۔ تم سے ملنے ولنے کے لئے روح بے خرار ہو رہی ہے۔ جب تک سالے میں تمہیں غلے ولے نہیں لغا لیتا مجھے چین نہیں آئے غا''...... قاسم کی آواز سنائی دی۔

''بس تو پھر میری ننھی منی ہڈیوں کا اللہ ہی حافظ ہے''۔ عمران نے کراہ کر کہا تو دوسری طرف نہ صرف کرنل فریدی بلکہ بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

''اب تم آ رہے ہو یا ہم جائیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''پیر و مرشد کا حکم ہو اور میں نہ آؤں۔ ایسا تو کسی حجاب، میرا مطلب ہے کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے۔ میں اگر ہاتھوں کے بل چل کر نہ آ سکا تو اپنی ٹانگوں پر ضرور چل کر آؤں گا۔ آپ بس دس

منٹ انتظار کریں۔ دس منٹ بعد میں ہوں گا اور آپ ہوں گے اور پھر یہ سہانا موسم ہو گا جو لہک لہک کر ہمیں پرانے زمانے کے گیت سنائے گا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کرنل فریدی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اوکے۔ میں دس منٹ سے زیادہ تمہارا انتظار نہیں کروں گا۔ اب تمہیں فیصلہ کرنا ہے کہ تم دس منٹ سے ایک منٹ پہلے پہنچتے ہو یا ایک منٹ کے بعد''...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر اس نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ کیا۔ یہ کرنل فریدی یہاں کیوں آیا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنا تو ہے تم نے وہ میرا کباڑا کرنے کے لئے آئے ہیں اور میرا کباڑا کرنے کے لئے ان کے ساتھ میرا کھالا جاد ہی کافی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر بھی ان کا یہاں آنے کا کوئی تو مقصد ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کباڑا کرنے سے بڑا ان کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران خود بھی کرنل فریدی کی آمد کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے۔

''اوکے۔ جانے سے پہلے یہ بتا دو کہ مائیکل نے جو تحریر سینڈ کی ہے اس سے کسی نئی بات کا پتہ چلا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سب کچھ ویسا ہی ہے جو اس نے پہلے بتایا تھا اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے۔ اب پہلے میں پیر و مرشد سے مل لوں پھر دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے کو آگے کیسے بڑھایا جا سکتا ہے۔ میں نے ٹائیگر کی بھی ڈیوٹی لگا رکھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ یہ پتہ لگانے میں کامیاب ہو جائے کہ یاجوج کے روپ میں ریڈ کوبرا کا ایجنٹ فرانکو پاکیشیا کب اور کیسے پہنچا تھا اور وہ کون لوگ تھے جو اس کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ شاید اس سے ہی کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے تصویر واضح ہو جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے اسے چند ہدایات دیں اور پھر اسے اللہ حافظ کہتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے فلیٹ کی طرف اُڑا جا رہا تھا جہاں کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور قاسم موجود تھے۔ عمران بدستور الجھا ہوا تھا کہ کرنل فریدی کو اس طرح اچانک پاکیشیا آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر کوئی بات ہوتی تو وہ فون پر بھی اس سے بات کر سکتا تھا۔ کرنل فریدی کے اس طرح اچانک پاکیشیا آنے اور وہ بھی سیدھا عمران کے فلیٹ میں آنے عمران کو نجانے کیوں عجیب سی الجھن ہونی شروع ہو گئی تھی۔ اسے ایسا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ کرنل فریدی اس کے لئے کوئی اچھی خبر نہیں لایا ہے۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑی سی ٹیبل لگی ہوئی تھی۔ ٹیبل کے گرد دس کرسیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن اس وقت ان میں سے بیشتر کرسیاں خالی تھیں۔ وہاں صرف تین افراد موجود تھے۔ جن میں دو مرد اور ایک نوجوان لڑکی تھی۔

مردوں میں ایک ادھیڑ عمر شخص کرنل براؤن تھا جبکہ دوسرا شخص نوجوان اور بے حد مضبوط جسم کا مالک تھا۔ لڑکی بھی بے حد حسین تھی اور اس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک ترشے ہوئے تھے۔ نوجوان مرد اور لڑکی وہاں پہلے سے ہی موجود تھے جبکہ ادھیڑ عمر کرنل براؤن ابھی ابھی وہاں آیا تھا۔

"آنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"...... کرنل براؤن نے ان دونوں کی طرف باری باری غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمیں آنے میں کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"...... دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

”گڈ“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”آپ نے ہم دونوں کو سپیشل کال کر کے بلایا ہے“...... نوجوان نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے تم دونوں کو اہم ذمہ داریاں سونپنی ہیں“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”کیسی ذمہ داریاں“...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

”وہ سب میں بعد میں بتاؤں گا پہلے تم دونوں یہ بتاؤ کہ اگر میں تم دونوں کو پاکیشیا کے علی عمران اور کافرستان کے ہارڈ سٹون کرنل فریدی کے مقابلے پر لانا چاہوں تو تم دونوں میں سے کون ان دونوں کے مقابلہ کے لئے خود کو اہل سمجھتا ہے“...... کرنل براؤن نے باری باری ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں اور جیرالڈ ان دونوں ایجنٹوں کے صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتے ہیں چیف کیونکہ ہم دونوں کا عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہو چکا ہے“...... لڑکی نے کہا۔

”جیکولین ٹھیک کہہ رہی ہے چیف۔ میں کرنل فریدی سے بھی ٹکرانے کی ہمت رکھتا ہوں اور عمران سے بھی۔ میری طاقت اور صلاحیتیں ان دونوں کو زمین چاٹنے پر مجبور کر دیں گی“...... نوجوان نے کہا جس کا لڑکی جیکولین نے جیرالڈ نام لیا تھا۔

”میں بھی عمران اور کرنل فریدی کو ناکوں چنے چبانے کا حوصلہ

رکھتی ہوں“...... جیکولین نے کہا۔

”گڈ شو۔ پھر تم دونوں تیار ہو جاؤ۔ عمران اور کرنل فریدی کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے جال پھیلا دیئے ہیں“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”جال۔ میں کچھ سمجھی نہیں چیف“...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جال کے بارے میں تمہیں جاننے کی ضرورت نہیں ہے البتہ میں ان دونوں کو دو الگ الگ مقامات پر بلانا چاہتا ہوں تاکہ ایک کو تم اور دوسرے کو جیرالڈ کنٹرول کر سکے۔ میں چاہتا ہوں کہ جیکولین عمران اور اس کے ساتھیوں اور جیرالڈ کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں۔ ان دونوں پاور ایجنٹوں کے ہلاک ہوتے ہی ایک تو ہمارا ان سے پرانا بدلہ پورا ہو جائے گا اور ان دونوں طاقتور ایجنٹوں کی ہلاکت کا کریڈٹ ہمیں۔ میرا مطلب ہے ہماری ریڈ کوبرا ایجنسی کو مل جائے گا اور پھر ریڈ کوبرا ایجنسی پاکیشیا اور کافرستان کے خلاف جو منصوبہ بنا رہی ہے اس میں مداخلت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”پاکیشیا اور کافرستان کے خلاف منصوبہ۔ کیسا منصوبہ“۔ جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ یہودی کاز کا سب سے بڑا اور انتہائی پاورفل منصوبہ ہے۔ ابھی اس منصوبے کے راز کے انکشاف کا وقت نہیں آیا ہے۔ پہلے

تم دونوں اپنا اپنا ٹاسک پورا کر لو تو پھر میں تمہیں اس سارے منصوبے کی تفصیل سے آگاہ کر دوں گا جسے سن کر تم دونوں خوشی سے نہال ہو جاؤ گے''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''کیا یہ کافرستان اور پاکیشیا کی تباہی کا منصوبہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ بات پاکیشیا کی تباہی تک تو ٹھیک ہے لیکن کافرستان۔ کافرستان تو ہمارا دوست ہے۔ ہم اسے کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں''...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں کہا ہے نا کہ جب تم دونوں اپنا ٹاسک پورا کر لو گے تو میں تم دونوں کو اس منصوبے کی تفصیل بتا دوں گا۔ اب اس سلسلے میں کوئی بات نہ کرنا''...... کرنل براؤن نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم''...... جیکولین نے فوراً کہا۔

''اس وقت میرا مقصد صرف عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ہے اور میں نے انہیں اپنے جال میں پھنسا کر دو مخصوص جگہوں پر پہنچنے کا انتظام کیا ہے۔ ان دونوں جگہوں پر تمہارا ہولڈ ہو گا۔ ایک جگہ پر جیکولین ہو گی اور دوسری جگہ جیرالڈ لیکن تم دونوں کا ایک ہی مقصد ہو گا کہ جیسے ہی وہ دونوں تمہارے پاس آئیں انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ اب تم دونوں یہ فیصلہ کر لو کہ تم میں سے کون کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور کون عمران اور اس کے ساتھیوں کو۔ اس کے بعد میں تمہیں ان جگہوں کے بارے میں بتاؤں گا

جہاں عمران اور کرنل فریدی الگ الگ پہنچنے والے ہیں''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ خاص طور پر مجھے عمران سے ایک پرانا حساب بھی چکانا ہے''۔ جیکولین نے کہا۔

''اور مجھے کرنل فریدی سے اپنا حساب بے باق کرنا ہے''۔ جیرالڈ نے فوراً کہا۔

''گڈ شو۔ تو جیرالڈ، کرنل فریدی اور جیکولین تم عمران کی ہلاکت کے لئے خود کو تیار کر لو۔ کرنل فریدی کو میں نے جزیرہ گرانڈ کی طرف آنے کے لئے مجبور کیا ہے اور عمران کے لئے میں نے جزیرہ ہوان منتخب کیا ہے۔ ان دونون جزائر پر میں نے سیٹ اپ بنا دیئے ہیں جن کا کنٹرول تم دونوں کے پاس ہو گا اور تم وہاں کے انچارج ہو گے تاکہ جیسے ہی عمران اور کرنل فریدی وہاں پہنچیں تم اپنے اپنے طور پر ان کا شکار کر کے انہیں موت کے منہ میں پہنچا سکو''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''سیٹ اپ۔ کیسا سیٹ اپ''...... جیکولین نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے عمران اور کرنل فریدی کو ان مخصوص جزائر پر پہنچنے کے لئے ان کے ساتھ ایک گیم کھیلی تھی۔ اس گیم کے تحت عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ ہوان کی طرف

آنے پر مجبور ہو جائیں گے اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ کرانڈ پہنچے گا۔ جزیرہ ہوان پر تم اور تمہاری فورس ہو گی جسے میں نے ہر طرح کی سہولت دے کر وہاں ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ تمہیں اس فورس کو لیڈ کرنا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے پر انہیں اسی جزیرے پر ہلاک کرنا ہے اور جیرالڈ اپنی فورس کے ساتھ جزیرہ کرانڈ میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کا شکار کھیلے گا میں نے جزیرہ کرانڈ میں بھی فورس تعینات کر دی ہے اور ایسا سیٹ اپ بنوا دیا ہے کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہر صورت میں اس سیٹ اپ کو ختم کرنے وہاں پہنچیں گے۔ وہاں ان کا شکار کیسے کھیلنا ہے اور انہیں کیسے ہلاک کرنا ہے اس کی ساری پلاننگ جیرالڈ خود کرے گا''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''یس چیف''...... دونوں نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں مجھ سے بی ففٹی ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر سکے ہو۔ میں تمہیں اپنے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دوں گا۔ تم دونوں نے اپنے طور پر کوئی تیاری کرنی ہے تو کر لو۔ ایک گھنٹے بعد تم دونوں کو یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ یہاں سے ایک ہیلی کاپٹر جیکولین کو جزیرہ ہوان لے جائے گا اور دوسرا ہیلی کاپٹر جیرالڈ کو جزیرہ کرانڈ''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم ایک گھنٹے تک لوٹ آئیں گے''...... جیکولین

نے کہا تو کرنل براؤن اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر جیکولین اور جیرالڈ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر پہلے کرنل براؤن میٹنگ روم سے نکل کر باہر گیا اور اس کے بعد جیکولین اور جیرالڈ بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''گڈ شو۔ بتاؤ۔ کیا پتہ چلا ہے''...... کرنل فریدی نے ہریش کی بات سن کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ ساری ایک گیم ہے باس۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمیں جان بوجھ کر کسی گیم میں پھنسایا جا رہا ہے''...... ہریش نے جواب دیا۔

''کیسی گیم۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں جا کر تحقیق کی ہے۔ سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے تھے۔ وہ کیمرے انتہائی خفیہ طور پر لگے ہوئے ہیں جن کے بارے میں شاید بوڑھے اور اس پر حملہ کرنے والوں کو علم نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے وہاں جو بھی کھیل کھیلا تھا وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا سارا کھیل خفیہ کیمروں میں ریکارڈ ہو رہا ہے''...... ہریش نے کہا۔

اس کی بات سن کر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کرنل فریدی، کیپٹن حمید کو جس کام کے لئے بھیج رہا تھا وہ کام ہریش نے پورا کر لیا تھا اس لئے اب کیپٹن حمید کے وہاں سے جانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''تفصیل بتاؤ مجھے۔ کیا گیم کھیلی گئی ہے وہاں''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے سیکورٹی کیمروں سے بننے والی مووی اپنے ہینڈ سیٹ پر ڈاؤن لوڈ کر لی ہے۔ میرے سیٹ میں پروجیکٹر بھی موجود ہے۔ میرے کچھ بتانے کی بجائے آپ یہ ساری گیم خود ہی دیکھ لیں تو آپ کو ہر بات کا تفصیلی علم ہو جائے گا''...... ہریش نے جیب سے سیل فون نکالتے ہوئے کہا جس کے اگلے حصے پر فلیشر لگا ہوا تھا جو پروجیکٹر کے طور پر کام آتا تھا۔

''حمید۔ دروازہ بند کر کے لائٹس آف کرو''...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلا کر اٹھا اور اس نے دروازہ بند کر کے دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پریس کرتے ہوئے کمرے کی لائٹیں بجھانی شروع کر دیں۔

ہریش نے اپنا سیل فون آن کر لیا تھا۔ سیل فون کے اگلے حصے پر لگا ہوا فلیشر آن ہو گیا تھا اور اس سے تیز روشنی کی پھوار سی نکل رہی تھی۔ ہریش نے روشنی کا رخ سامنے دیوار کی طرف کر دیا تو

دیوار پر ایک سکرین سی بن گئی۔

ہریش نے ایک ویڈیو کلپ کا بٹن پریس کیا تو اچانک دیوار پر موجود سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر سیٹھ قاسم کی رہائش گاہ کا تھا۔ کیمرہ شاید رہائش گاہ کے باہر لگا ہوا تھا کیونکہ منظر میں رہائش گاہ کا بیرونی حصہ دکھائی دے رہا تھا۔

کرنل فریدی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے رہائش گاہ کے سامنے سے سیاہ رنگ کی ایک کار گزری۔ کار کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔ کیمرے سے کار کو واضح دکھایا جا رہا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف سے کھڑکی کا شیشہ قدرے ہٹا ہوا تھا۔ اسی لمحے شیشے کے اوپر ایک ہلکا شعلہ سا چمکا اور غائب ہو گیا پھر دوسرا شعلہ چمکا اور کار آگے بڑھ گئی۔

"یہ کیا تھا"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پہلا کلپ ہے جس میں سیاہ کار میں سے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں گیس کیپسول فائر کرتے دکھایا گیا ہے۔ اب دوسرا کلپ دیکھیں"...... ہریش نے کہا۔ اس نے سیل فون میز کے کنارے پر رکھ دیا تھا تاکہ سیل فون کا پروجیکٹر دیوار پر واضح تصویر بنا سکے۔ ہریش نے سیل فون کا بٹن پریس کیا تو سکرین پر رہائش گاہ کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ رہائش گاہ کے لان میں سیاہ رنگ کے طاقتور بلڈاگ گھومتے پھر رہے تھے اور رہائش گاہ میں جگہ جگہ مسلح افراد پہرہ دیتے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے اچانک لان میں

گھومتے ہوئے بلڈاگز اور محافظوں کو نجانے کیا ہوا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر گرتے چلے گئے۔ سکرین پر اب مناظر بدل رہے تھے جس میں سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ کے ہر حصے میں موجود مسلح افراد اور بلڈاگز کو دکھایا جا رہا تھا جو یوں گرے ہوئے تھے جیسے ایک ساتھ ان سب کی جان نکل گئی ہو۔

"یہ کئی کیمروں کا مکس ویڈیو ہے۔ اب دیکھیں"...... ہریش نے کہا اور پھر اس نے سیل فون کا ایک بار پھر بٹن پریس کیا تو سکرین پر پھر سے رہائش گاہ کا بیرونی منظر ابھر آیا۔ یہ رہائش گاہ کے گیٹ کا منظر تھا جہاں دو مسلح افراد دیواروں سے ٹیک لگائے کھڑے تھے لیکن ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کھڑے کھڑے سو رہے ہوں۔ اسی لمحے گیٹ کے سامنے وہی سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی جس میں سے سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں دو گیس کیپسول فائر کئے گئے تھے۔ کار رکتے ہی کار کا پچھلا دروازہ کھلا اور پھر کار سے سادہ سا لباس پہنے ایک بوڑھا نکل کر باہر آ گیا۔ اس بوڑھے کو دیکھ کر نہ صرف کرنل فریدی بلکہ کیپٹن حمید بھی چونک پڑا کیونکہ یہ وہی بوڑھا تھا جس کی لاش ان دونوں نے قاسم کی کار میں دیکھی تھی۔

بوڑھے نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ اچانک اچھلا اور گیٹ پر لگے فینسی بلاکس کو پکڑتا ہوا بندروں کی سی پھرتی سے گیٹ کے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اسے گیٹ کے پاس آتے اور گیٹ پر چڑھتے ان دو گارڈز نے جیسے دیکھا ہی نہیں تھا وہ دونوں آنکھیں بند کئے

دیواروں سے ٹیک لگائے ساکت کھڑے تھے۔

بوڑھے نے گیٹ کے اوپر والے حصے پر آتے ہی انتہائی ماہرانہ انداز میں چھلانگ لگائی اور اندر کود گیا۔ جیسے ہی بوڑھا رہائش گاہ کے اندر کودا اسی لمحے کار سے دو سیاہ پوش افراد نکل کر باہر آ گئے۔ ان دونوں نے سر سے پاؤں تک لبادے نما سیاہ لباس پہن رکھے تھے اور ان کے چہروں پر بھی نقاب تھے۔ وہ چند لمحے گیٹ کی طرف دیکھتے رہے پھر وہ بھی گیٹ کی طرف بڑھے اور بوڑھے کی طرح انتہائی ماہرانہ انداز میں گیٹ پر بنے ہوئے نفیس اور فینسی بلاکس کو پکڑتے ہوئے گیٹ کے اوپر چڑھتے چلے گئے۔ گیٹ کے اوپر جاتے ہی انہوں نے قلابازی کھانے والے انداز میں چھلانگیں لگا دیں۔

''اب اسی منظر کو اندر سے دیکھتے ہیں''...... ہریش نے کہا اور اس نے سیل فون کا ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر گیٹ کا اندرونی منظر دکھائی دیا۔ منظر میں بوڑھا گیٹ پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگا رہا تھا۔ اندر چھلانگ لگاتے ہوئے اس نے مخصوص انداز میں قلابازی کھائی تھی اور پیروں کے بل زمین پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اندر آتے ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں وہ ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

کچھ دیر بعد گیٹ پر وہی دو سیاہ پوش دکھائی دیئے جو بوڑھے کے بعد کار سے نکلے تھے۔ ان دونوں نے بھی گیٹ کے اوپر آ کر

بوڑھے کے انداز میں قلابازیاں کھاتے ہوئے چھلانگیں لگائیں اور پیروں کے بل زمین پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ اس منظر کے پورا ہوتے ہی ہریش نے کچھ کہے بغیر سیل فون کا بٹن پریس کیا تو سکرین پر سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ کی پورچ کا منظر ابھر آیا۔ جہاں سیٹھ عاصم اور قاسم کی قیمتی کاریں موجود تھیں۔ بوڑھا پورچ میں ہی موجود تھا۔ وہ وہاں موجود کاروں کے دروازے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کاروں کے دروازے لاک تھے پھر بوڑھے نے قاسم کی مخصوص کار کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو اس کار کا دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی بوڑھا فوراً سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار کا دروازہ بند کر لیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہی سیاہ پوش پورچ میں پہنچ گئے جو بوڑھے کے بعد رہائش گاہ میں آئے تھے۔ بوڑھے نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا۔ اس نے فوراً کھڑکی کا شیشہ ہٹایا اور مسکراتے ہوئے ان سے باتیں کرنے لگا۔ سیاہ پوش اس کے پاس آ گئے اور پھر ان میں سے ایک سیاہ پوش نے اپنے لباس سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور اس کا رخ بوڑھے کی جانب کر دیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر بوڑھے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جیسے وہ اس بات پر حیران ہو رہا ہو کہ سیاہ پوش نے ریوالور کیوں نکالا ہے۔ اس سے پہلے کہ بوڑھا کوئی بات کرتا اسی لمحے سیاہ پوش نے اسے گولیاں مارنی شروع کر دیں اور بوڑھا بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا کار کی سیٹ پر

گرا اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ بوڑھے کو ہلاک کرتے ہی دونوں سیاہ پوش مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ہریش نے پھر سیل فون کا بٹن پریس کیا تو رہائش گاہ کا بیرونی منظر نظر آیا۔ جہاں سے دونوں سیاہ پوش گیٹ پھلانگ کر باہر آ رہے تھے۔ رہائش گاہ سے باہر آتے ہی وہ دونوں سیاہ کار میں سوار ہوئے اور کار وہاں سے نکلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بلینک ہو گئی۔ ہریش اٹھا اور اس نے دیوار کے پاس جا کر کرنل فریدی کے آفس کی لائٹس آن کر دیں۔

”یہ سب کیا تھا۔ ان کلپس سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ بوڑھا سیاہ کار میں سیاہ پوشوں کے ساتھ ہی آیا تھا اور وہ سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ میں جا کر پورچ میں موجود قاسم کی کار میں چھپ گیا تھا پھر اسی سیاہ کار سے دو سیاہ پوش بھی اندر گئے اور انہوں نے اندر جا کر بوڑھے کو قاسم کی کار میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا“...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان کلپس سے بہت سی باتیں صاف ہو گئی ہیں برخوردار۔ سب سے پہلے یہ کہ ہمارے ذہن میں یہ سوال بار بار اٹھ رہا تھا کہ بوڑھے کی لاش قاسم کی کار میں کیسے آئی تھی اور اس کے رہائش گاہ میں داخل ہونے کا محافظوں اور خاص طور پر بلڈاگز کو علم کیوں نہیں ہوا تھا۔ دوسرا یہ کہ اگر بوڑھا پہلے سے ہی زخمی تھا تو رہائش گاہ میں اس کے خون کے نشان کیوں نہیں ملے تھے اور تیسری سب

سے اہم بات یہ کہ اگر رہائش گاہ میں کوئی ہنگامہ ہوا تھا تو پھر اس کا علم رہائش گاہ کے کسی فرد کو کیوں نہیں ہوا تھا۔ اب یہ کلپس دیکھ کر پتہ لگ گیا ہے کہ رہائش گاہ میں گیس کیپسول پھینک کر سب کو بے ہوش کر دیا گیا تھا پھر سیاہ کار سے بوڑھے کو رہائش گاہ کے اندر بھیجا گیا تا کہ وہ پورچ میں جا کر کسی کار میں چھپ جائے۔ بوڑھے کے اندر جاتے ہی سیاہ پوش نکلے اور وہ بھی پورچ کی طرف بڑھ گئے اور انہوں نے جاتے ہی بوڑھے کو قاسم کی کار میں گولیاں مار دی تھیں۔ تم نے شاید غور نہیں کیا۔ جب سیاہ پوش نے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا تھا تو بوڑھے کے چہرے پر شدید حیرت اور خوف ابھر آیا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھی اس پر گن نکال سکتے ہیں۔ سیاہ پوشوں نے بڑے اطمینان سے اپنا کام کیا اور وہاں سے نکل گئے۔ سیاہ پوشوں نے بوڑھے کی تلاشی بھی نہیں لی تھی اگر ان کا مقصد بوڑھے سے کچھ حاصل کرنا ہوتا تو وہ اور کچھ نہیں تو بوڑھے کو ہلاک کر کے اس کی تلاشی ضرور لیتے۔ یہ سب کلپس دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے بوڑھے کو کسی اندھی سازش کا شکار بنایا گیا ہے اور اسے چارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”یس باس۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ میں نے سارے کلپس دیکھ کر اس کار پر توجہ دی تھی جس پر بوڑھا اور سیاہ پوش آئے تھے۔ کار پر کوئی نمبر پلیٹ نہیں تھی لیکن کار کے بمپر پر ایک چھوٹا سا اسٹیکر لگا

ہوا تھا جو سیاہ رنگ کے ایک عقاب کا تھا۔ میں نے جب بمپر کا کلوز لیا تو وہ اسٹیکر واضح ہو گیا۔ عقاب کے منہ میں ایک سانپ تھا جسے لئے وہ ہوا میں اُڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس اسٹیکر کو دیکھتے ہی میں چونک پڑا۔ میرا تعلق چونکہ انڈر ورلڈ سے رہ چکا ہے اس لئے اس نشان کو دیکھتے ہی مجھے پتہ چل گیا تھا کہ یہ نشان انڈر ورلڈ کے ایک راسکل کا ہے جسے بلیک راسکل کہا جاتا ہے۔ گیم چونکہ حیرت انگیز اور الجھی ہوئی تھی اس لئے میں نے بلیک راسکل سے ملنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر میں رائل کلب میں پہنچ گیا جہاں بلیک راسکل کا ٹھکانہ تھا۔ بلیک راسکل مجھے ہارڈ مین کے نام سے جانتا تھا جس کا اس پر خاصا رعب تھا۔ میں نے اسے ملنے کے لئے پیغام بھیجا تو اس نے میرا نام سن کر فوراً مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ بلیک راسکل کا آفس ساؤنڈ پروف تھا۔ وہاں اس کے دو مسلح غنڈے بھی تھے۔ جب میں نے بلیک راسکل سے کہا کہ میں اس سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں تو اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا اور دونوں مسلح افراد کو میرے سر پر کھڑا کر دیا جس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے ان دونوں کو وہیں ہلاک کر دیا۔ اپنے ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بلیک راسکل کو بہت غصہ آیا اس نے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ میرے سامنے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکا تھا۔ میں نے اس کی گردن دبوچ لی اور پھر جب میں نے اس سے بوڑھے کی ہلاکت کی بات کی تو پہلے تو اس نے مجھے کچھ بتانے سے

انکار کر دیا لیکن جب میں نے اس پر مخصوص حربے استعمال کئے تو اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ اسے خاص طور پر بوڑھے کو اس انداز میں ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا تھا جو چند روز پہلے ایکریمیا سے اس کے پاس پہنچا تھا۔ ایکریمیا کے ایک راسکل گروپ نے اسے یہ ٹاسک دیا تھا کہ وہ اس بوڑھے کے ساتھ ایسا رویہ رکھے جیسے کہ وہ ان کا دوست ہو پھر وہ اسے راسکل گروپ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر لے جائے اور اسے وہیں ہلاک کر دے۔ بلیک راسکل کو اس سارے کھیل کی سمجھ نہیں آ رہی تھی لیکن چونکہ اس کام کے لئے اسے بھاری معاوضہ دیا گیا تھا اس لئے اس نے ایسا ہی کیا تھا جیسا اسے راسکل گروپ نے کرنے کے لئے کہا تھا''......ہریش نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ بوڑھے کو ایکریمیا سے بلیک راسکل کے پاس بھیجا گیا تھا اور اس سے کہا گیا تھا کہ وہ بوڑھے کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں اور پھر راسکل گروپ کے کہنے پر بلیک راسکل کے آدمی بوڑھے کو قاسم کی رہائش گاہ پر لے گئے اور انہوں نے وہاں جا کر رہائش گاہ کے تمام افراد کو گیس کیپسولز سے بے ہوش کیا اور بوڑھے کو رہائش گاہ کے اندر جانے کا کہا جب بوڑھا رہائش گاہ کے اندر جا کر ایک کار میں چھپ گیا تو بلیک راسکل کے آدمی رہائش گاہ میں آئے اور انہوں نے بوڑھے کو قاسم کی کار میں ہلاک کر دیا۔ انہیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا راسکل

گروپ یہ چاہتا تھا کہ بوڑھے کو سیٹھ قاسم کی رہائش گاہ میں ہلاک کیا جائے''...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بظاہر تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس بوڑھے نے ایکریمیا کے راسکل گروپ کو نقصان پہنچایا ہو یا پھر وہ اس بوڑھے کو چارہ بنا کر سیٹھ عاصم کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہوں تاکہ جب سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ سے بوڑھے کی لاش دستیاب ہو تو وہ پولیس اور کورٹ کچہری کے چکروں میں پھنس کر رہ جائے۔ اگر لاش سیٹھ عاصم کی رہائش گاہ سے مل جاتی تو میڈیا بھی سیٹھ عاصم کو گھیر لیتا اور سیٹھ عاصم کا نام ہر طرف اچھلنا شروع ہو جاتا''۔ ہریش نے کہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ بوڑھے ماجوج کو سیٹھ عاصم کو پھنسانے کے لئے استعمال کیا گیا تھا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''ہاں۔ اب تک مجھے جو شواہد ملے ہیں اس سے تو مجھے یہی لگتا ہے کہ راسکل گروپ نے سیٹھ عاصم کو پھنسانے کے لئے یہ سب کچھ کرایا تھا''...... ہریش نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر یہ سب سوچا سمجھا ڈرامہ ہے تو پھر ماجوج سے ملنے والی وہ تحریر اور ہاف فیس کا نیگٹیو وہ کس خانے میں فٹ ہو گا''۔ کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تحریر۔ نیگٹیو''...... ہریش نے چونک کر کہا۔ اسے چونکہ کرنل فریدی نے تحریر اور نیگٹیو کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے وہ کرنل فریدی کی بات سن کر حیران ہو رہا تھا۔ کرنل فریدی نے اسے

جب تحریر اور نیگٹیو کے بارے میں بتایا تو وہ اور زیادہ حیران ہو گیا۔

''واقعی یہ تو بڑی حیران کن بات ہے کہ بوڑھے کے پاس آپ کے نام کی تحریر اور ایک چابی تھی جس سے آپ کو ایک لاکر کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ اگر ایکریمیا کے راسکل گروپ کا مقصد سیٹھ عاصم کو کسی معاملے میں پھنسانا ہی تھا تو پھر بوڑھے کے پاس وہ تحریر اور نیگٹیو کہاں سے آ گیا جو وہ آپ کو دینے کے لئے لایا تھا''...... ہریش نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہی تو سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ معاملہ ہر طرف سے ٹیڑھا اور عجیب و غریب رخ اختیار کرتا جا رہا ہے''...... کرنل فریدی نے سر جھٹک کر کہا۔

''آپ اس نیگٹیو کا پازیٹو بنوانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ ہوسکتا ہے کہ اپنے بھائی یاجوج اور دوسرے نیگٹیو کے بارے میں بوڑھے نے ڈاج دینے کے لئے پر بات کی ہو تاکہ اگر تحریر اور نیگٹیو کسی اور کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کا فائدہ نہ اٹھا سکے''۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

''گڈ شو۔ واقعی ایسا ہوسکتا ہے اور میں اسی تذبذب میں تھا کہ ایک نیگٹیو کا تو پازیٹو بنایا جا سکتا ہے لیکن دو نیگٹیوز کو ملا کر اس سے ایک پازیٹو کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ گڈ شو۔ تم نے واقعی ذہانت کی بات کی ہے''...... کرنل فریدی نے اچھلتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی کے منہ سے اپنی تعریف سن کر کیپٹن حمید کا سینہ پھول کر کئی انچ چوڑا

ہو گیا۔

''آپ وہ نیگٹیو مجھے دیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح سے اس کا پازٹیو بن جائے''...... ہریش نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور نیگٹیو نکال کر ہریش کو دے دیا۔ ہریش نے غور سے نیگٹیو دیکھا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں آدھے گھنٹے تک آؤں گا اور مجھے امید ہے کہ اس نیگٹیو کا پازیٹو بن جائے گا''...... ہریش نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہریش مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''جب تک ہریش نیگٹیو کا پازیٹو نکالتا ہے کیوں نہ ہم بلیک فورس کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ ماجوج کے بھائی یاجوج کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ ہوسکتا ہے کہ تحریر میں جو لکھا ہے وہ سچ ہو اور نیگٹیو کا دوسرا حصہ بھی ہو اور ماجوج کا بھائی کسی ایسی جگہ پھنس گیا ہو جہاں سے اس کا ہمارے پاس پہنچنا مشکل ہو رہا ہو''۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ ماجوج کا کوئی بھائی ہے اور اگر ہے تو وہ کافرستان میں موجود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی ماجوج کے ساتھ ہوتا اور ماجوج اگر ایکریمیا سے آتے ہی بلیک راسکل کے پاس پہنچا تھا تو اسے بھی بلیک راسکل کے پاس ہی ہونا چاہئے تھا اور اگر یاجوج بھی اس کے ساتھ آیا ہوتا تو جس طرح سے ہریش نے بلیک راسکل کا منہ کھلوایا ہے بلیک راسکل اس کے بارے میں بھی ہریش کو ضرور کچھ نہ کچھ بتا دیتا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''فرض کریں کہ اگر واقعی یاجوج بھی موجود ہے تو پھر وہ اس وقت کہاں ہوسکتا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تحریر کے مطابق کافرستان کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کے تمام مسلمانوں کو بھی ایک ساتھ ہلاک کرنے کا پلان مرتب کیا جا رہا ہے اگر ماجوج کافرستانی مسلمانوں کو بچانے کے لئے یہاں آیا تھا تو پھر یقیناً اس کا بھائی اگر ہے تو وہ نیگٹیو کا دوسرا حصہ لے کر پاکیشیا پہنچا ہوگا تاکہ ہمارے ساتھ ساتھ پاکیشیا کو بھی اس سازش کا علم ہو جائے اور وہ بھی ہماری طرح اس کا کوئی سدباب کر سکیں''...... کرنل فریدی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''میرا بھی یہی اندازہ تھا اور اگر ماجوج آپ کے پاس آیا ہے تو پھر میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ اس کا بھائی اگر پاکیشیا گیا ہے تو وہ سوائے عمران کے کسی اور کے پاس نہیں جائے گا''...... کیپٹن حمید نے کہا اور کرنل فریدی ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''لگتا ہے آج تم نے ذہانت کا کوئی خاص ٹانک پی رکھا ہے۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یاجوج اور دوسرا نیگٹیو پاکیشیا میں ہے اور وہ کسی اور کے پاس نہیں بلکہ عمران کے پاس ہی ہوسکتا ہے''۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''تو پھر آپ اسے فون کر لیں۔ اگر یاجوج پاکیشیا میں ہے تو پھر اب تک وہ ضرور عمران تک پہنچ چکا ہوگا اور عمران نیگٹیو کا ایک

حصہ لئے دوسرے نیگیٹو کے بارے میں سوچ رہا ہو گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم مجھے عمران کو فون کرنے کے لئے کہہ رہے ہو۔ تم تو اس سے سخت خار کھاتے ہو اور مجھے اس سے فون پر بات کرتے دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہو پھر اب اچانک اس کے بارے میں تمہارا نظریہ کیسے بدل گیا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے نظریہ ضرورت کہتے ہیں۔ اگر واقعی ایک نیگیٹو سے مسئلہ حل نہیں ہوسکتا اور پھر یہ بھی معلوم ہو کہ دوسرا نیگیٹو کس کے پاس ہوسکتا ہے تو پھر اس معاملے کو سلجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے اور آپ ہی کہتے ہیں کہ اگر انوسٹی گیشن کے دوران کسی گدھے پر بھی شک ہو جائے تو اسے بھی بری الذمہ نہیں کیا جانا چاہئے اور اس کے قدموں کے نشانات بھی چیک کرنے چاہئیں تاکہ اصل مجرم یا جرم کے محرکات تک پہنچا جا سکے"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

"تو تم عمران کو گدھا سمجھتے ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میرے سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے۔ سب ہی کہتے ہیں کہ اسے ہر وقت رینکتے رہنے کی بیماری ہے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ رینکنا صرف گدھے کا ہی کام ہوتا ہے کسی انسان کا نہیں"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسے ہی ریمارکس عمران تمہارے لئے کہے تو تمہیں کیسا لگے

گا۔ تم بھی تو ہر وقت حسین تتلیوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہو اور پھر تم تو یہ بھی جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ جس کے پیچھے بھاگ رہے ہو وہ حسین تو ہے مگر تتلی ہے بھی یا نہیں۔ بڑی بوڑھیاں بھی تو میک اپ کر کے خود کو خوبرو اور نوجوان بنا لیتی ہیں اور تم بغیر سوچے سمجھے اس کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیتے ہو"...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ آپ اس معاملے میں مجھے گدھا کہہ رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

"میں تو صرف کہتا ہوں جبکہ عمران کو تو یقین ہے کہ تم ایسے ہی ہو"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ میری عمران سے مطابقت نہ کیا کریں۔ وہ جو ہے میں سب جانتا ہوں۔ اس کے مقابلے میں تو میں کچھ بھی نہیں ہوں"۔ کیپٹن حمید نے غضیلے لہجے میں کہا۔

"کیا جانتے ہو اس کے بارے میں"...... کرنل فریدی نے اسی انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ گدھا ہے جبکہ وہ تمہاری رگ رگ سے واقف ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید ایک طویل سانس لے

کر رہ گیا۔

"میں سمجھ گیا۔ عمران آپ کو پیر و مرشد کہتا ہے اس لئے آپ اس کے بارے میں کوئی الٹی سیدھی بات سننا پسند نہیں کرتے اسی لئے آپ اس کے مقابلے میں مجھے ہی گدھا ثابت کرنے پر تل گئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے کہ میں عمران کی سائیڈ لے رہا ہوں لیکن تم یہ مت بھولو کہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے والا پہلے خود اس کیچڑ میں گرتا ہے۔ اپنے ہاتھ گندے کر کے ہی دوسروں پر کیچڑ اچھالا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ نے اس سے بات کرنی ہے تو آپ کی مرضی نہیں کرنی تب بھی آپ کی مرضی"...... کیپٹن حمید نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

"اب جان چھڑا رہے ہو"...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ کم از کم میں آپ سے تو مقابلہ کر نہیں سکتا"...... کیپٹن حمید نے بے چارگی کے عالم میں کہا تو کرنل فریدی ہنس پڑا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے انہیں آدھا گھنٹہ گزر گیا اور ہریش واپس آ گیا۔ ہریش کو دیکھ کر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ ہریش کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

"لگتا ہے کہ تمہیں کامیابی نہیں ملی ہے اور تم نیگٹیو کا پازٹیو نہیں بنا سکے ہو"...... کرنل فریدی نے اس کا چہرہ دیکھ کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے بڑی اور جدید ڈویلپنگ مشینوں سے نیگٹیو کا پازٹیو نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن جو بھی پرنٹ نکلتا ہے بلینک ہی نکلتا ہے"...... ہریش نے جواب دیا اور اس نے جیب سے نیگٹیو نکال کر کرنل فریدی کو دے دیا۔ کرنل فریدی چند لمحے نیگٹیو دیکھتا رہا پھر اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ معاملہ عجیب اور پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ کبھی یہ معاملہ کوئی رخ اختیار کر جاتا ہے اور کبھی کوئی"...... کرنل فریدی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلکہ یوں کہیں کہ اس معاملے کا کوئی سر پیر سمجھ ہی نہیں آ رہا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"بوڑھے ماجوج کی لاش کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے چند لمحے سوچ کر کہا۔

"پوسٹ مارٹم کے بعد فی الحال اسے سرد خانے میں رکھا گیا ہے۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ایک اہم پوائنٹ پر تو ہم نے سوچا ہی نہیں تھا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کس پوائنٹ پر"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔ ہریش بھی کرنل فریدی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں نے بوڑھے کی لاش دیکھی تھی۔ بوڑھا بے حد لاغر اور کمزور سا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی جھریاں

تھیں لیکن اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس کا جسم اس کے چہرے کے مطابق میل نہیں کھا رہا تھا۔ اگر چہرے پر جھریاں ہوں تو اس کا اثر انسان کے باقی جسم پر بھی ہوتا ہے۔ بڑھاپے سے تو ہاتھوں اور پیروں کی کھال پر بھی جھریاں سی بن جاتی ہیں یا پھر کھال سخت اور سکڑی ہوئی سی محسوس ہوتی ہے اگر ایسا بھی نہ ہو تو بڑھاپے کا اثر جتنا چہرے پر ہوتا ہے اتنا ہی انسانی ہاتھوں اور پیروں کے ناخنوں پر بھی ہوتا ہے۔ جوان انسانوں کے مقابلے میں بوڑھوں کے ناخن سپاٹ ہو جاتے ہیں اور ان کا رنگ بھی قدرے بدل جاتا ہے''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں''...... کیپٹن حمید نے جیسے کرنل فریدی کی بات نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''بتا تو رہا ہوں کہ بوڑھے کے چہرے پر جھریاں تھیں لیکن اس کے ہاتھوں اور پیروں کی کھال پر نہ جھریاں تھیں اور نہ ہی اس کے ناخنوں پر بڑھاپے کی کوئی علامت دکھائی دے رہی تھی دوسرے لفظوں میں بوڑھے کا چہرہ اور تھا اور جسم اور''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ماجوج بوڑھا نہیں ہے اور اس نے بوڑھے کا میک اپ کر رکھا تھا''...... ہریش نے کہا تو کیپٹن حمید چونک پڑا۔

''میں بھی یہی کہنے والا تھا''...... کیپٹن حمید نے جلدی سے کہا۔

''ہاں۔ وہ جس خفیہ طریقے سے یہاں آیا تھا اس سے تو واضح ہو رہا ہے کہ وہ اپنے اصلی نام اور اصلی چہرے سے یہاں نہیں آیا ہے۔ جس طرح اس کا نام نقلی ہے اس طرح اس کا چہرہ بھی نقلی ہی ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''نقلی چہرہ۔ واہ۔ کیا خوب نام ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا لیکن کرنل فریدی نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔

''ہریش تم ایک اور کام کرو''...... کرنل فریدی نے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے انداز میں کہا۔

''آپ شاید اس بوڑھے کے چہرے کے پیچھے چھپے ہوئے اصلی چہرے کو دیکھنا چاہتے ہیں''...... ہریش نے کہا۔ جیسے وہ کرنل فریدی کی ہر بات بھانپ جانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

''ہاں۔ اب یہی ایک راستہ ہے اگر اس بوڑھے کا اصلی چہرہ سامنے آ جائے تو شاید اس ساری گیم کا پتہ چل سکے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سپیشل ایس ایس کیمرہ لے جاتا ہوں اور جا کر بوڑھے کی تصویر اتار لاتا ہوں اگر وہ میک اپ میں ہوا تو ایس ایس کیمرے میں اس کا اصل چہرہ سامنے آ جائے گا''...... ہریش نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہریش اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''عمران سے بات کرنے کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ

نے“...... کیپٹن حمید نے ہریش کے جانے کے بعد کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”بوڑھے کی اصل تصویر سامنے آ لینے دو پھر ہم عمران سے ملنے پاکیشیا جائیں گے“...... کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید زور سے اچھل پڑا۔

”پاکیشیا۔ ایک نیگٹیو کے بارے میں پوچھنے کے لئے آپ اس سے ملنے پاکیشیا جانے کا سوچ رہے ہیں“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”ہاں۔ دوسرا نیگٹیو اگر واقعی اس کے پاس ہے تو پھر ہمیں مل کر ہی اس نیگٹیو کا پازیٹو بنوانا ہو گا تاکہ اصل حقائق ہمارے سامنے آ سکیں“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”کم از کم اسے فون کر کے یہ تو پوچھ لیں کہ نیگٹیو اس کے پاس ہے بھی یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سفر کر کے اس کے پاس پہنچیں اور پتہ چلے کہ نہ وہ کسی یاجوج کو جانتا ہے اور نہ ہی اسے ایسا کوئی نیگٹیو ملا ہے جس میں پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا راز پنہاں ہے“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”میں نے اس سے فون پر بات کی تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنا شروع کر دے گا اس سے بہتر یہی ہے کہ اس سے مل کر اس سے دوٹوک بات کی جائے اگر اس کے پاس نیگٹیو ہوا تو وہ میرے نیگٹیو سے ملا کر اس کا پازیٹو بنوانے سے انکار نہیں کر سکے گا“۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سن کر ایک کنٹینر میں بنے ہوئے آفس میں بیٹھی جیکولین بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے سامنے میز پر جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ جیکولین نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر لیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... دوسری طرف سے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا جا رہا تھا۔

”یس۔ جیکولین اٹنڈنگ دِس اینڈ۔ اوور“...... ہیڈ کوارٹر کا سن کر جیکولین نے فوراً مؤدبانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

”کوڈ۔ اوور“...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”آر سی تھری۔ اوور“...... جیکولین نے کہا۔ آر سی سے اس کی مراد ریڈ کوبرا تھا اور تھری اس کا ریڈ کوبرا ایجنسی کا نمبر تھا۔

”او کے۔ آر سی ون سے بات کرو۔ اوور“...... آواز سنائی دی

اور پھر چند لمحوں کے لئے ٹرانسمیٹر میں خاموشی چھا گئی۔

"آر سی ون سپیکنگ۔ اوور"...... چند لمحوں کے بعد دوسری جانب سے کرنل براؤن کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ آر سی تھری جیکولین بول رہی ہوں۔ اوور"۔ کرنل براؤن کی آواز سن کر جیکولین نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جزیرہ ہوان پہنچ کر کیا تم نے تمام سیٹ اپ چیک کر لیا ہے۔ اوور"...... کرنل براؤن نے اسی انداز میں پوچھا۔

"یس چیف۔ آپ نے یہاں میری توقع سے کہیں زیادہ بہترین سیٹ اپ بنایا ہے۔ یہ واقعی شاندار سیٹ اپ ہے۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"میں ہمیشہ شاندار سیٹ اپ ہی کرتا ہوں لیکن پھر بھی اگر تمہیں اس سیٹ میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"نو چیف۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ہر چیز کی سہولت موجود ہے۔ اس سیٹ اپ میں عمران تو کیا دنیا کے بڑے سے بڑا ایجنٹ بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ عمران اس جزیرے پر جس راستے بھی بھی آنے کی کوشش کرے گا وہ میری نظروں میں آ جائے گا اور میں اس کا آسانی سے شکار کر لوں گی۔ اوور"۔ جیکولین نے کہا۔

"صرف عمران نہیں۔ تمہیں اس کے ساتھ آنے والے اس کے ساتھیوں کا بھی شکار کرنا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں

سے زندہ بچ کر نہ جانے دینا۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ عمران نے اپنے ساتھ سو افراد بھی لانے کی کوشش کی تو وہ اس سیٹ اپ سے نہیں بچ سکیں گے اور سب کے سب میرے ہاتھوں آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"گڈ شو۔ میری جیرالڈ سے بھی بات ہو گئی ہے۔ اس نے بھی جزیرہ گرانڈ میں میرے بنائے ہوئے سیٹ اپ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور اس سیٹ اپ میں اس نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کا بھی یہی کہنا ہے کہ وہ جزیرہ گرانڈ پر آنے والے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے مار گرائے گا۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"یس چیف۔ اس بار آپ کے سیٹ اپ کی وجہ سے یہ دونوں پاور ایجنٹ نہیں بچ سکیں گے۔ ان کے لئے یہاں ہر طرف موت ہی موت ہے جس سے بچنا ان کے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ وہ جس طرف بھی جائیں گے موت ان کے سامنے کھڑی ہو گی۔ اوور"۔ جیکولین نے کرنل براؤن کی خوشامد کرنے والے انداز میں کہا۔

"میں ان دونوں کو ہر صورت میں اور ہر حال میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں جیکولین۔ ان دونوں کی وجہ سے ریڈ کوبرا نے بے حد نقصان اٹھائے ہیں اور آنے والے دنوں میں ریڈ کوبرا پوری دنیا میں اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کرنے والی ہے۔ اس لئے میں نہیں

چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کافرستان کے کرنل فریدی کی سروس ہمارے طاقت کے اس مظاہرے کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش کرے۔ تمہیں بھی اطمینان ہو گیا ہے کہ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے جو سیٹ اپ بنایا ہے اس سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔ اوور''...... کرنل براؤن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمارے اس سیٹ اپ کے سامنے عمران اور کرنل فریدی چیونٹیوں کی طرح مسلے جائیں گے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''میں نے تو اپنی طرف سے جزیرے کو ہر طرف سے سیف کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ تم ایک بار پھر جزیرے کا جائزہ لے لو۔ جزیرے کا کوئی ایسا مقام نہیں بچنا چاہئے جو لوز ہو اور اس کا فائدہ اٹھا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرے پر آنے کا موقع مل جائے اور تمہیں ان کی آمد کا پتہ ہی نہ چل سکے۔ اوور''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''میں پہلے ہی ہر پوائنٹ چیک کر چکی ہوں چیف لیکن آپ کا حکم ہے تو میں یہ کام دوبارہ کر لیتی ہوں اور جزیرے کی مکمل پڑتال کر لیتی ہوں۔ اوور''...... جیکولین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرنل براؤن نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رابطہ منقطع کر دیا۔ مگر اسی لمحے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو جیکولین چونک کر

ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھنے لگی۔

''اب کس کی کال آ گئی''...... جیکولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ آر سی فور کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر جیکولین کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کیونکہ یہ آواز اس کے ساتھی جیرالڈ کی تھی جسے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے جزیرہ کرانڈ میں تعینات کیا گیا تھا۔

''یس۔ آر سی تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... جیکولین نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر کا کالنگ بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں کال ملانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن تمہارا ٹرانسمیٹر بزی تھا۔ کس سے بات کر رہی تھی تم۔ اوور''...... جیرالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''میری چیف سے بات ہو رہی تھی۔ انہوں نے کال کی تھی مجھے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کہہ رہے تھے وہ۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''وہی جو انہوں نے تمہیں کال کر کے کہا تھا۔ وہ جزیرہ ہوان میں اپنے بنائے ہوئے سیٹ اپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں جزیرے کی چیکنگ کر لوں تاکہ جزیرے پر

ایسا کوئی پوائنٹ نہ رہ گیا ہو جو لوز ہو۔ جس کا فائدہ اٹھا کر عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر آ جائیں اور مجھے اس کا علم ہی نہ ہو سکے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں چیف نے کال کر کے مجھے بھی ایسی ہی ہدایات دی تھیں۔ پھر کر لی تم نے چیکنگ مکمل۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تو چیف سے بات ختم ہوئی ہے اور ابھی میں باہر جانے ہی لگی تھی کہ تمہاری کال آ گئی۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم پہلے اپنی چیکنگ مکمل کر لو پھر میں تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی تسلی پہلے ہی کر چکی ہوں۔ جزیرے پر فول پروف انتظامات ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر داخل نہیں ہو سکیں گے وہ جزیرے کے جس راستے سے بھی آئیں گے مجھے ان کی آمد کا علم ہو جائے گا اور میں ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑوں گی۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''پھر ٹھیک ہے۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''تم نے کیوں کال کی ہے۔ اوور''...... جیکولین نے پوچھا۔

''چیف نے کچھ عجیب سی باتیں کی ہیں جس کے بارے میں تم سے میں ڈسکس کرنا چاہتا ہوں۔ اوور''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یہی کہ بہت جلد ریڈ کوبرا پوری دنیا پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے والا ہے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا چیف نے تمہیں بھی یہ بتایا ہے۔ اوور''۔ جیرالڈ نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن چیف نے کھل کر کوئی بات نہیں بتائی ہے کہ ریڈ کوبرا کا منصوبہ کیا ہے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''حیرت ہے۔ ہم ریڈ کوبرا کے نمائندے ہیں اور ہمیں ریڈ کوبرا میں ٹاپ ایجنٹ ہونے کی حیثیت حاصل ہے پھر چیف نے ہمیں اس منصوبے سے لاعلم کیوں رکھا ہے اور وہ ایسا کون سا منصوبہ ہے جس سے یہودی قوم ارتفاعی حیثیت اختیار کرنے والی ہے۔ اوور''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم لیکن میرا اندازہ ہے کہ اس ارتفاعی عمل کو پاکیشیا کا علی عمران اور کافرستان کا کرنل فریدی سبوتاژ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے انہیں اس منصوبے سے دور رکھنے کے لئے چیف نے ایسے اقدام کئے ہیں کہ کرنل فریدی اور علی عمران الجھے رہیں اور وہ اس بات کے لئے مجبور ہو جائیں کہ وہ اپنے ملکوں سے نکل کر ان جزائر کی طرف دوڑے چلے آئیں جہاں ان کے لئے موت انتظار کر رہی ہے۔ اوور''...... جیکولین نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب چیف نے مجھ سے کہا تھا لیکن میں اس بات پر الجھا ہوا ہوں کہ اس منصوبے سے ہم دونوں کو کیوں لاعلم رکھا گیا ہے۔ اوور''...... جیرالڈ نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

''شاید اس کے لئے کہ ہم عملی طور پر اس منصوبے میں حصہ لے

رہے ہیں۔ اوور“ ...... جیکولین نے کہا۔

”عملی طور پر۔ کیا مطلب۔ جب ہمیں ریڈ کوبرا کے منصوبے کا علم ہی نہیں ہے تو پھر ہم عملی طور پر اس میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں۔ اوور“ ...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”علی عمران اور کرنل فریدی انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے ہیں۔ وہ اس منصوبے کو سبوتاژ کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں اسی لئے چیف نے انہیں یہاں لانے کا ایک الگ منصوبہ بنایا ہے اور اس منصوبے کے تحت وہ ریڈ کوبرا کا مین منصوبہ نہ صرف بچا رہا ہے بلکہ اسے چھپا بھی رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ چیف کے ذہن میں یہ بات ہو کہ عمران مجھ تک اور کرنل فریدی تم تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا اس لئے وہ ہمیں اس منصوبے سے لاعلم رکھ رہا ہے تاکہ علی عمران مجھ سے اور کرنل فریدی تم سے اس منصوبے کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکے اور چونکہ ہمیں ریڈ کوبرا کے منصوبے کو تحفظ دینے کے لئے آگے لایا گیا ہے تو اس لحاظ سے ہم عملی طور پر ہی اس منصوبے کا حصہ ہیں۔ اوور“ ...... جیکولین نے کہا۔

”ہاں۔ اس مناسبت سے تم کہہ سکتی ہو۔ اوور“ ...... جیرالڈ نے کہا۔

”یہ پہلا موقع ہے کہ ہم دونوں کو الگ الگ ٹاسک دیئے گئے ہیں ورنہ ریڈ کوبرا کا ہر ٹاسک ہم دونوں نے مل کر ہی پورا کیا ہے چاہے وہ ایکریمیا اور اسرائیل کے مفادات کے لئے ہو یا غیر ملکی

طاقتوں کے خلاف۔ اوور“ ...... جیکولین نے کہا۔

”اوکے۔ پھر تم اپنا کام کرو اور میں اپنا کام کرتا ہوں۔ ہماری یہ دوری عارضی ہے۔ جیسے ہی ہم اپنا اپنا ٹاسک پورا کریں گے ہم پھر ایک ہو جائیں گے۔ اوور“ ...... جیرالڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اور کوئی بات کرنی ہے تو بتا دو ورنہ میں ٹرانسمیٹر آف کر رہی ہوں۔ اوور“ ...... جیکولین نے کہا۔

”نہیں۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔ اوور“ ...... جیرالڈ نے کہا۔

”اوکے۔ پھر اپنا خیال رکھنا اور اگر کسی مشورے کی ضرورت ہو تو مجھے کال کر لینا۔ اوور“ ...... جیکولین نے کہا۔

”ضرور۔ کیوں نہیں۔ تمہیں بھی اگر میری ضرورت پڑے تو تم مجھے کال کر سکتی ہو۔ اوور“ ...... جیرالڈ نے کہا اور جیکولین نے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

عمران، کرنل فریدی کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں دو نیگیٹو تھے جنہیں وہ ایک ساتھ ملا کر بلب کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کرنل فریدی نے اس کے آتے ہی اسے ماجوج اور اس سے ملنے والی تحریر کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی اور جیب سے ہاف فیس کا نیگیٹو نکال کر عمران کو دے دیا تھا۔ چونکہ کرنل فریدی نے اس سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی اس لئے عمران نے بھی اسے ساری باتیں بتا دی تھیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کی بتائی ہوئی باتوں کا موازنہ کر سکیں اور پھر ان سب باتوں کو ملا کر ان سے اصل حقیقت کا پتہ لگا سکیں۔ دوسرا نیگیٹو لے کر ماجوج، کرنل فریدی کے پاس پہنچا تھا اور اس نے بھی ایک انوکھا کھیل کھیل کر کرنل فریدی تک اپنی تحریر اور نگیٹیو پہنچایا تھا یہ سب سن کر عمران سنجیدہ ہو گیا تھا۔

''آپ نے بوڑھے یاجوج کا چہرہ صاف کرایا تھا''...... عمران

نے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ اور تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ جس طرح تمہاری طرف آنے والے یاجوج کا تعلق ایکریمی ایجنسی ریڈ کوبرا سے تھا اسی طرح ماجوج بھی ریڈ کوبرا سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا نام ٹام تھا اور ہمارا اس سے پہلے بھی ٹکراؤ ہو چکا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر یہ ہمارے ساتھ کون سا کھیل کھیلا جا رہا ہے اور اس سارے کھیل کا مقصد کیا ہے''...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ گیم ہی ہے۔ ایک نئی اور حیرت انگیز گیم جس میں جان بوجھ کر ہمیں پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے''...... کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس گیم کو سمجھ گئے ہیں''...... عمران نے کرنل فریدی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''صرف اتنا کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ریڈ کوبرا کی ایماء پر ہی ہو رہا ہے اور ریڈ کوبرا ایجنسی یہ چاہتی ہے کہ ہم اس معاملے میں بری طرح سے الجھ جائیں۔ شاید ان کا مقصد کافرستان اور پاکیشیا میں کوئی مشترکہ مشن پورا کرنا ہو۔ اس دوران ہم اس حیرت انگیز معاملے میں الجھے رہیں اور وہ اپنا کام کر جائیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکیشیا اور کافرستان کے تمام مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی جس سازش کے بارے میں بتایا جا رہا ہے وہ جھوٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن ایک بات ہے جس نے مجھے الجھا رکھا ہے''...... کرنل فریدی نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''کس بات نے الجھایا ہے آپ کو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ماجوج کا اصل چہرہ سامنے آنے کے بعد میں نے ایکریمیا میں موجود اپنے فارن ایجنٹس اور معلومات فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے رابطے کئے تھے۔ اور ان سے ریڈ کوبرا ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ ان سب نے مجھے حیرت انگیز رپورٹس دی تھیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''کیسی رپورٹس''...... عمران نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ کہ ان دونوں ریڈ کوبرا ایجنسی انتہائی پراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ریڈ کوبرا ایجنسی کے تمام ایجنٹ حیرت انگیز طور پر غائب ہیں اور ان کا سربراہ جس کا نام کرنل براؤن ہے اس کے بارے میں بھی کچھ علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ وہ اچانک کبھی ایوان صدر میں دیکھا جاتا ہے اور کبھی ایکریمی فوجی چیف مارشل اور

کمانڈروں کے ساتھ اور اس کے بارے میں تو یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس کا ایک پیر ایکریمیا میں ہوتا ہے تو دوسرا اسرائیل میں اور اس کے اسرائیلی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ سے ملنے کی بھی رپورٹس دی گئی ہیں اور ظاہر ہے یہ ملاقاتیں خفیہ ہی تھیں۔ میں نے جب فارن ایجنٹس کو کرنل براؤن کے بارے میں چھان بین کرنے کے لئے کہا تو ان کی طرف سے بھی مجھے حیرت انگیز خبریں ملیں۔ ان کے کہنے کے مطابق وہ کرنل براؤن کو تو ٹریس نہیں کر سکے تھے لیکن ریڈ کوبرا کے دو ٹاپ ایجنٹوں کے بارے میں انہیں انفارمیشن ضرور مل گئی تھی۔ ان دونوں میں ایک لیڈی ایجنٹ جیکولین ہے اور دوسرا جیرالڈ''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''جیکولین۔ ہاں اسے میں جانتا ہوں۔ وہ واقعی کسی زہریلی ناگن سے کم نہیں ہے اور اس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا''...... عمران نے کہا۔

''جیکولین کی طرح جیرالڈ بھی خطرناک ترین ایجنٹوں میں شمار ہوتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ دونوں اس وقت دو الگ الگ جزیروں پر موجود ہیں۔ ایک جزیرہ جسے ہوان کہتے ہیں وہاں جیکولین وسیع سیٹ اپ کے ساتھ موجود ہے اور اس جزیرے کی سیکورٹی کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ وہاں مسلح فورس کے ساتھ گن شپ ہیلی کاپٹرز، جنگی طیارے بھی موجود ہے اور جزیرے کی سیفٹی کے لئے جگہ جگہ ایئر کرافٹ گنیں اور میزائل لانچر نصب

کئے گئے ہیں اور جزیرے کے چاروں اطراف ایسی حصار بندی کی گئی ہے کہ جزیرے کے گرد کوئی پھٹک بھی نہیں سکتا۔ اس طرف تمام سمندری جہازوں کو بھی آنے سے روک دیا گیا ہے۔ سنا ہے کہ جزیرے کے چاروں اطراف ایسی برقی وائرز پھیلا دی گئی ہیں جو جزیرے کے ایک بحری میل کے فاصلے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ برقی وائرز کے حصار میں آنے والا جہاز، لانچ، موٹر بوٹ کسی طور پر محفوظ نہیں رہ سکتے اور اگر کوئی تیراکی کا لباس پہن کر بھی اس طرف جانے کی کوشش کرے گا تو سمندر کے اس حصے میں موجود برقی رو کا شکار ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ جزیرے کے چاروں اطراف ایک ایک لمحہ نظر رکھی جاتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس جزیرے پر کوئی اہم کام سرانجام دیا جا رہا ہو جس کی حفاظت کے لئے اس قدر فول پروف سیکورٹی کی گئی ہے۔ اسی طرح اس جزیرے سے دس بحری میلوں کے فاصلے پر ایک اور جزیرہ ہے جسے جزیرہ کرانڈ کہا جاتا ہے۔ اس جزیرے کی سیکورٹی بھی جزیرہ ہوان سے مختلف نہیں ہے۔ ہوان جزیرے پر لیڈی ایجنٹ جیکولین کا ہولڈ ہے اور جزیرہ کرانڈ پر اس کے ساتھی جیرالڈ کا۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ ان دو جزائر پر کیا ہو رہا ہے اور ان جزائر کو اس قدر سیکورٹی کے حصار میں کیوں لیا گیا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اوہ۔ واقعی یہ حیرت انگیز باتیں ہیں۔ دو جزائر جس پر ریڈ کوبرا ایجنسی کا قبضہ ہے اور انہوں نے دونوں جزائر کی سیکورٹی اس

قدر ہارڈ بنا رکھی ہے کہ وہاں ایک پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تو ظاہر ہے وہاں کوئی تو ایسا کام ہو رہا ہو گا جس کی حفاظت کے لئے یہ سب انتظامات کئے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ انہی سرگرمیوں کی وجہ سے میں الجھ گیا تھا کہ میرے ساتھ جو کھیل کھیلا گیا ہے اگر وہ سب فیک ہے تو پھر ان دو جزائر پر کیا ہو رہا ہے جسے دنیا کی نظروں سے بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے۔ جزائر میں کیا ہو رہا ہے یہ تو ہم بعد میں دیکھیں گے لیکن میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ ہمیں بھٹکانے یا پھر کسی معاملے سے دور رکھنے کے لئے کھیلا جا رہا ہے۔ یا پھر''۔ عمران کہتے کہتے رک گیا۔

''یا پھر کیا''...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''یا پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ ریڈ کوبرا کے ان دو ایجنٹوں کو واقعی ریڈ کوبرا کی انسانیت کے خلاف ہونے والی سازش کا علم ہو گیا ہو اور ان کا ضمیر جاگ اٹھا ہو اور انہوں نے انسانیت کے لئے ہی سہی ریڈ کوبرا کے مسلم کش منصوبے سے ہمیں آگاہ کرنے کے لئے یہ سب کیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے لیکن جس طرح سے یاجوج اور ماجوج کو آگے لایا گیا تھا اور جس طرح سے وہ موت کا شکار ہوئے ہیں اس

سے تو مجھے کچھ اور ہی لگ رہا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''کیا لگ رہا ہے آپ کو''...... عمران نے پوچھا۔

''جیسے ہمیں جان بوجھ کر یہ سب بتانے کی کوشش کی گئی ہو اور ہمارے سامنے ایسے حالات لائے جا رہے ہوں کہ ہم ریڈ کوبرا ایجنسی کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور ایک ساتھ ایکریمیا جا کر کھل کر ریڈ کوبرا ایجنسی کے خلاف کام کرنا شروع کر دیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ کا تجزیہ درست لگتا ہے لیکن ہمیں مائیکل کی رپورٹ اور خاص طور پر ان دو جزائر کے بارے میں نہیں بھولنا چاہئے جہاں ریڈ کوبرا کے دو طاقتور ایجنٹ موجود ہیں اور ان جزائر کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ مانا کہ کوئی ہمارے ساتھ انوکھا اور الجھا دینے والا کھیل کھیل رہا ہے لیکن اگر ہم مائیکل کی رپورٹ اور ان دونوں جزائر میں ہونے والی سرگرمیوں کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے جس کی پردہ داری ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تم نے بتایا ہے کہ تمہارے فارن ایجنٹ مائیکل کی رپورٹ سے بھی اسی بات کا اشارہ مل رہا ہے کہ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ اگر ہم باقی سب باتوں کو ایک طرف رکھ دیں تو مائیکل کو بھی ہاف فیس کی طرف سے یہ سب شواہد ملے تھے جو واقعی سر درد کا

موجب بننے کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر بات کا فیصلہ انتہائی سوچ سمجھ کر اور دانش وری سے کرنا ہوگا ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہم اسے صرف اپنے خلاف ہونے والا ایک کھیل سمجھتے رہ جائیں اور ادھر ہاف فیس اپنا کام شروع کر دے اور واقعی پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ہلاک ہونا شروع ہو جائیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اب اس بات کا پتہ اس تصویر کو مکمل کر کے ہی چلے گا کہ اس کا راز ہے کیا۔ ہوسکتا ہے کہ تصویر کا پرنٹ نکلنے پر ہم پر مزید انکشافات ہوسکیں اور اصل کھیل آشکار ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم پہلا کام یہی کرو اور جا کر دونوں نیگیٹو کے پرنٹ نکلواؤ۔ دو پرنٹ نکلوانا ایک اپنے لئے اور دوسرا میرے لئے''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''یہ کام میرا شاگرد کرے گا۔ وہ ان معاملات میں بے حد ایکسپرٹ ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''شاید تم ٹائیگر کی بات کر رہے ہو''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ وہ واقعی ذہین ہے۔ ٹھیک ہے جو کرنا ہے جلدی کرو تاکہ اصل حقائق کا پتہ چل سکے ورنہ ہم اسی طرح سے الجھے ہی رہیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور ٹائیگر کو کال کرنے لگا۔ ان دونوں کی گفتگو کے دوران

کیپٹن حمید اور قاسم خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کرنل فریدی کی سنجیدگی کے دوران ان دونوں میں ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ ان سے کوئی بات کر سکیں یا ان کے معاملات میں دخل اندازی کر سکیں۔

''وہ دس منٹ تک آ رہا ہے۔ اس کے پاس بھی کچھ معلومات ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی معلومات بھی اس معاملے سے کچھ پردہ اٹھا سکیں''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے سیل فون جیب میں ڈال لیا۔

''ان ساری باتوں پر اگر پھر سے نظر ڈالی جائے تو دو باتیں واضح ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے سامنے سابق چیف مارشل جونز ایرک کا نام ہے جو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے ہلاک ہونے کے باوجود اسے بلیک ہاف کی طرف سے پیغام دیا جانا کچھ نہ کچھ معنی تو ضرور رکھتا ہے اور دوسرا ریڈ کوبرا ایجنسی کے ایجنٹوں کی پراسرار سرگرمیاں خاص طور پر دو جزائر پر ہارڈ سکیورٹی کا ہونا اور وہاں دو ٹاپ ایجنٹوں کی موجودگی معاملے کو انتہائی پراسرار اور سنجیدہ بنانے کے لئے کافی ہیں اور پھر سب سے اہم بات ریڈ کوبرا کے ہی دو ایجنٹوں کا بھیس بدل کر میرے اور تمہارے پاس آنا اور ان کا دو حصوں میں ایک تصویر لانا جس کا آدھا حصہ کسی عورت کا ہے اور آدھا کسی مرد کا۔ اس تصویر سے بھی ہاف فیس کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ایکریمیا یا پھر اسرائیل کی کوئی تو ایسی شخصیت یا پھر ایجنسی ضرور ہے جو ہاف فیس سے وابستہ ہے اور

دیکھنا یہ ہے کہ دونوں نیگیٹوز سے ملنے والی تصویر کس کی ہے اور ریڈ کوبرا کے دو ایجنٹوں نے تحریری طور پر ہمیں جو پیغامات دیئے ہیں ان کے مطابق سازش کا راز اس مکمل تصویر میں ہی چھپا ہوا ہے یا نہیں اب وہ کیا راز ہے اس سے پردہ اٹھ جائے تو ہو سکتا ہے کہ ہماری الجھن دور ہو جائے اور ہمیں کوئی رائٹ وے مل جائے''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''اگر اس تصویر کے مکمل ہونے کے باوجود راز آشکار نہ ہوا تو''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو پھر تو میں اسے ایک ایسی سازش سمجھوں گا جو مجھے اور پیر و مرشد کو پھنسانے کے لئے رچائی جا رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ کسی کو ہمیں اس طرح الجھانے اور چکر دینے کی کیا ضرورت ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اب اس کے بارے میں، میں ذاتی طور پر کیا کہہ سکتا ہوں۔ سارے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ کوئی ہمیں اس گیم کا حصہ بنا کر کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ فائدہ اٹھانے والوں میں ریڈ کوبرا ضرور ملوث ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مطلب یہ کہ ریڈ کوبرا ایجنسی ہمیں اس خوفناک معاملے میں پھنسا کر پاکیشیا اور کافرستان کے مفادات کو نقصان پہنچانے کا سوچ رہی ہے''...... کرنل فریدی نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں

کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میرا نظریہ تم سے مختلف ہے۔ اگر ریڈ کو برا کو فائدہ اٹھانا مقصود ہے تو وہ پاکیشیا کے خلاف تو کام کر سکتا ہے لیکن کافرستان کے خلاف نہیں کیونکہ مسلمانوں کے معاملے میں ایکریمیا، اسرائیل اور کافرستان کے نظریات اور خیالات ایک جیسے ہی ہیں۔ درحقیقت یہ تینوں اور ان کے حامی ممالک مسلمانوں کے خلاف ہی رہتے ہیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو پھر ہمیں اس بات کو مان لینا چاہئے کہ ہمارے خلاف کھیلے جانے والے کھیل کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو ہمیں اس بات کا اشارہ دے رہا ہے کہ پاکیشیا اور کافرستان کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے مسلمان خطرے میں ہیں اور واقعی کوئی ایسی سازش ضرور کی جا رہی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کیا جا سکے''۔ عمران نے کہا۔

''یہ تم یاجوج اور ماجوج کی تحریروں اور مائیکل کی رپورٹ کی بنا پر کہہ رہے ہو''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور میرے علم میں ایک بات اور بھی آئی ہے جس سے شاید آپ واقف نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا''...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''جس طرح سے آپ نے ایکریمیا میں اپنے ایجنٹوں سے تحقیقات کرائی ہیں اسی طرح چیف نے بھی فارن ایجنٹوں کو متحرک کیا تھا۔ ان میں سے ایک ایجنٹ نے جونز ایرک کی رہائش گاہ میں تیزی سے اپنی جگہ بنائی تھی اور اس نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ جونز ایرک جس کی ہلاکت کی خبر پھیلائی گئی تھی وہ ہلاک نہیں ہوا ہے بلکہ وہ زندہ اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اپنی رہائش گاہ میں اپنے نام اور اپنے اصلی چہرے سے نہیں رہ رہا ہے۔ اس کا ایک بھائی تھا جو ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کی ہلاکت کی خبر چھپا کر اس کی لاش پر جونز ایرک کا میک اپ کر کے دفنایا گیا تھا اور جونز ایرک کے بعد چونکہ اس کی تمام پراپرٹی کا مالک اس کا بھائی ہی تھا اس لئے جونز ایرک کو صرف اپنے بھائی کا میک اپ اور اس کا نام ہی اختیار کرنا پڑا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''جونز ایرک کے بھائی کا کیا نام تھا جو ہلاک ہوا تھا''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''رونز ایرک''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہاف فیس کی طرف سے جو پیغام لکھا گیا تھا وہ جونز ایرک کے نام سے نہیں تھا وہ رونز ایرک کے لئے تھا لیکن شاید غلطی سے رونز ایرک کی جگہ جونز ایرک ٹائپ ہو گیا ہو گا اور یہی نام مائیکل کے چونکنے کا باعث بنا ہو گا''۔ کرنل

فریدی نے کہا۔

"بالکل۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ جونز ایرک کے نام نے ہی مائیکل کو چونکنے پر مجبور کیا تھا"...... عمران نے کہا۔ ابھی ان کی باتیں ہو رہی تھیں کہ کال بیل بج اٹھی تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

"لگتا ہے ٹائیگر آیا ہے"...... عمران نے کہا۔ سلیمان دروازہ کھولنے کے لئے چلا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ٹائیگر بھی وہاں آ گیا۔ اس نے عمران اور کرنل فریدی کو دیکھ کر انہیں سلام کیا۔

"پہلے یہ بتاؤ۔ یاجوج اور جیگر وغیرہ کے بارے میں کیا اطلاعات ملی ہیں تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یاجوج کل صبح ایکریمی فلائٹ سے آیا تھا باس اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ ایئر پورٹ سے سیدھا بلیو کلب گیا تھا جس کا مالک ڈیوگرے ہے۔ ڈیوگرے ایکریمین ہے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ جیگر، ڈیوگرے کا ہی رائٹ ہینڈ ہے۔ میں نے کلب میں جا کر معلومات حاصل کیں تو یہ سن کر مجھے بے حد حیرت ہوئی کہ جیگر اور یاجوج ایک ساتھ ہی کلب سے نکلے تھے اور پھر انہیں کئی مقامات پر ایک ساتھ ہی دیکھا گیا تھا۔ میرے پاس چونکہ ڈیوگرے کا آپشن تھا اس لئے میں نے ڈیوگرے سے جب یاجوج کے بارے میں بات کرنی چاہی تو اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا جس پر مجھے اسے آڑے ہاتھوں لینا پڑا اور جب میں نے اس کا منہ کھلوایا تو اس سے پتہ چلا کہ یاجوج کا اصل نام

فرانکو ہے اور اسی نے اسے کیپٹن شکیل کا پتہ بتا کر وہاں بھیجا تھا اور اس کے پیچھے جیگر اور اس کے دو ساتھیوں کو بھی لگا دیا تھا۔ جیگر نے ڈیوگرے کے حکم سے ہی فرانکو کو میانگی زہر والی سوئی ماری تھی تاکہ وہ ہلاک تو ہو جائے لیکن ہلاک ہونے سے پہلے وہ ایک خاص کام کر دے جس کے لئے ایکریمیا کی ریڈ کوبرا ایجنسی سے اسے بھیجا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور اس کا خاص کام کیپٹن شکیل تک وہ نگیٹو اور تحریر پہنچانا تھا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ڈیوگرے نے نیگیٹو اور تحریر کا تو نہیں بتایا تھا لیکن اس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ بوڑھے کے پاس ایک سیلڈ لفافہ ہے جسے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر یا پھر آپ تک پہنچانا تھا اور اتفاق سے ڈیوگرے کے پاس کیپٹن شکیل کا ایڈریس موجود تھا اور اس نے بوڑھے کو اسی کی طرف بھیج دیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا ڈیوگرے نے بتایا ہے کہ اس نے یہ سب کیوں کیا تھا"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے لئے اسے ریڈ کوبرا ایجنسی نے ہائر کیا تھا اور ایک چھوٹے سے کام کے لئے اس کے اکاؤنٹ میں چونکہ بھاری معاوضہ منتقل کیا گیا تھا اس لئے وہ بھلا اس کام سے کیسے انکار کر سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ڈیوگرے کو معلوم تھا کہ ریڈ کوبرا ایجنسی سے اسے کس نے

ہائر کیا تھا اور وہ کون تھا جس نے اسے یہ سب کرنے کا حکم دیا تھا“...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کے لئے ریڈ کوبرا ایجنسی کا نام ہی کافی تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر ریڈ کوبرا ایجنسی اسے حکم دیتی تو وہ اس کے لئے یہ کام بغیر کسی معاوضے پر بھی کر سکتا تھا۔ انکار کی صورت میں ریڈ کوبرا ایجنسی اس کا حشر کر سکتی تھی“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”اب آپ کیا کہیں گے۔ یہ تو سمجھ آ گیا ہے کہ اس سارے کھیل کے پیچھے ریڈ کوبرا کا ہی ہاتھ ہے اور یہ سب ایک پلاننگ کے تحت کیا گیا ہے لیکن اس کھیل کا مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”مجھے سمجھ آ رہا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”اوہ۔ تو مجھے بھی بتائیں تاکہ میری ناقص سمجھ میں بھی کچھ اضافہ ہو سکے“...... عمران نے کہا۔

”دو باتیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ریڈ کوبرا ایجنسی ہمیں اس معاملے میں چیلنج کر رہی ہے کہ وہ یہ سب کچھ کرنے والے ہیں اگر ہم میں ہمت ہے تو ہم اسے آ کر روک لیں اور دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ ریڈ کوبرا ایجنسی کا چیف کرنل براؤن مسلم کش منصوبے پر کسی اور جگہ عمل کر رہا ہو اور اس نے ہمیں الجھانے بلکہ ہمارا شکار کرنے کے ان دو جزائر پر جال بچھائے ہوں تاکہ ہم اس طرف

دوڑے چلے جائیں اور جیکولین اور جیرالڈ کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”گڈ شو۔ اب ریڈ کوبرا کا سارا کھیل سمجھ آ گیا ہے اور میں اب یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کرنل براؤن نے ہمیں چیلنج نہیں کیا بلکہ اس کی ساری گیم اسی لئے ہے کہ ہم ان جزائر پر جا کر لیڈی ایجنٹ جیکولین اور جیرالڈ سے الجھے رہیں اور ادھر اسے کام کرنے کا موقع مل جائے اور ہم اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھا سکیں“...... عمران نے کہا۔

”مجھے جو نیگیٹو ملا ہے اس میں کسی عورت کا آدھا چہرہ ہے اور میں نے اس چہرے کے خد و خال پر بھی غور کیا ہے۔ تصویر واضح تو نہیں ہے لیکن چہرے کے خد و خال بالکل جیکولین جیسے ہی ہیں اور مجھے اس بات کا یقین تمہارے پاس موجود دوسرا نیگیٹو دیکھ کر ہوا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”کہ دوسری تصویر کا آدھا چہرہ جیرالڈ کا ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”بس تو پھر طے ہے کہ ہم دونوں کو اپنی پارٹیوں سمیت ان جزائر کی طرف آنے کی دعوت دی جا رہی ہے تاکہ وہ ہمارا شکار کھیل سکیں اور کرنل براؤن کو کھل کر اپنا کام پورا کرنے کا موقع میسر آ سکے“...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”اس معاملے میں کرنل براؤن بھی پراسرار طور پر غائب ہے۔

جس کا مطلب ہے کہ سارا کیا دھرا اسی کا ہے اور وہی ہمیں اس طرف لگا کر مسلمانوں کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے کا پروگرام بنا رہا ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''پھر آپ کیا کہتے ہیں۔ ہمیں اس ساری صورتحال سے نپٹنے کے لئے کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے پوچھا۔

''ظاہر ہے ہم ہاف فیس کے خلاف کام کریں گے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم انہیں انسانیت خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف کچھ کرنے کا موقع دیں''...... کرنل فریدی نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''میرا کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ساری صورتحال سامنے آنے کے بعد ہمیں ریڈ کوبرا کے خلاف کام کرنا چاہئے یا اس کے بچھائے ہوئے ان جالوں کی طرف جانا چاہئے جہاں اس نے لامحالہ ہماری ہلاکت کے انتظامات کر رکھے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''پہلے اس تصویر کا پازیٹو تو بنواؤ۔ پھر دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں نیگیٹیوز ٹائیگر کے حوالے کر دیئے اور اسے ہدایات دیں کہ وہ جلد سے جلد اس کے دو پرنٹ نکلوا کر لائے۔ ٹائیگر نیگیٹیوز لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

''حمید''...... ٹائیگر کے جانے کے بعد کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکر ہے آپ کو اس بات کا احساس ہوا کہ میں بھی یہاں

موجود ہوں۔ ورنہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ آپ عمران سے مذاکرات کرتے ہوئے ہمیں بھول ہی چکے ہیں۔ آپ نے باتوں کے دوران ایک بار بھی میری اور قاسم کی طرف دیکھنا پسند نہیں کیا تھا''...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اہم اور سنجیدہ معاملے پر ڈسکس ہو رہی تھی برخوردار۔ اس میں تمہارا خاموش رہنا ہی مناسب تھا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اخاہ۔ پیر و مرشد کے ساتھ عزت مآب جناب قلندری، ملندری کپتان حمید صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔ زہے نصیب۔ زہے نصیب۔ میں نے تو آپ کو دیکھا ہی نہیں تھا اور آپ بھی ابھی تک نہیں بولے تھے۔ لگتا ہے منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے تھے''...... عمران نے کیپٹن حمید کی طرف دیکھ کر اس انداز میں کہا جیسے واقعی اس نے پہلے کیپٹن حمید کو دیکھا ہی نہ ہو۔

''میرے منہ میں گھنگھنیاں ہی سہی مگر تمہاری آنکھوں میں تو ککرے پڑے ہوئے ہیں۔ تمہیں میں بھلا کیسے نظر آ سکتا ہوں''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''ہائیں۔ کپتان صاحب آپ نے کپتانی چھوڑ کر اب ککنگ شروع کر دی ہے۔ گھنگھنیاں ابالتے ہوئے آنکھوں میں واقعی ککرے پڑ جاتے ہیں۔ منہ میں گھنگھنیاں اور آنکھوں میں ککرے پڑے ہونے کا مطلب اچھی نظر سے نہ دیکھے جانے کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے تم بھلا اچھی نظروں والوں کو کیسے دکھائی دے سکتے

ہو''...... عمران نے کہا تو کیپٹن حمید جل کٹ کر رہ گیا کیونکہ گھنگھنیاں منہ میں ہونے کا اس نے خود ہی اقرار کر لیا تھا

''میں کرنل صاحب کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تمہاری بات کا ایسا جواب دیتا کہ تمہارے چودہ طبق روشن ہو جاتے''...... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیا ہوا۔ پیر و مرشد آپ اپنے کان اور آنکھیں بند کر لیں تا کہ کپتان صاحب میرے چودہ طبق روشن کر سکیں۔ ویسے بھی میرے تمام طبقوں کا فیوز اڑا ہوا ہے یہ تو میرے لئے اچھا ہی ہو گا کہ کپتان صاحب میرے تمام طبقات روشن کر دیں گے''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ کیپٹن حمید اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے''...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا جیسے وہ عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دینا چاہتا ہو۔

''میں جانتا ہوں کرنل صاحب تم سے کیا کہنا چاہتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''کیا''...... کیپٹن حمید نے منہ پھاڑ کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ بے چارے اپنے لاؤ لشکر کے ہمراہ پہلی بار میرے غریب خانے میں آئے ہیں اور میرا بقول قاسم صابن دانی جیسا فلیٹ دیکھ

کر تنگ ہو رہے ہیں۔ سلیمان نے بھی انہیں سوائے چند سنیکس کھلانے اور چائے پلانے کے کوئی خدمت نہیں کی ہے۔ کرنل صاحب کے ساتھ تم سب نے بھی دیکھ لیا ہو گا کہ مجھ غریب کا غریب ملازم تم سب کی خدمت کرنے سے قاصر ہے اور وہ بھی اس صورت میں جہاں دس آدمیوں کی جگہ اکیلا کھانے والا قاسم پہلوان ہو۔ کرنل صاحب کو خود سے زیادہ قاسم کی بھوک کی فکر ہو رہی ہے اس لئے یہ تم سے کہنا چاہتے ہیں کہ باہر جاؤ اور کہیں سے آلو چھولے والی ریڑھیاں تلاش کرو اور وہاں سے ہزار پندرہ سو کے آلو چھولے اور پندرہ بیس درجن نان لے آؤ جس سے اور کسی کا کچھ ہو نہ ہو قاسم کا تو شکم سیر ہو جائے گا کیوں قاسم''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کھالا جاد۔ واقعی بھوخ سے میرا برا بلکہ سوا برا حال ہو رہا ہے۔ میں تو مِن مِن کرتے ہوئے بڑی مشکلوں سے تمہارے ملاجم کے لائے ہوئے سکینس ونیکس کھا رہا تھا لیکن سالے وہ سب بھی کھتم ہو غئے ہیں''...... قاسم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا کروں کھالا جاد۔ میں تمہیں کہاں سے کھلاؤں یہاں تو خود میرے کھانے کے لئے جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ بلک بلک کر زندگی بسر کر رہا ہوں کبھی دن کو ناشتہ ملتا ہے تو کبھی رات کا کھانا نصیب ہوتا ہے اور بعض اوقات تو ناشتے کے ساتھ ساتھ رات

کا کھانا بھی میسر نہیں آتا۔ کئی کئی روز فاقے کرنے پڑتے ہیں۔ تمہیں کھلانے کے لئے تو کسی بنک کو ہی لوٹنا پڑے گا اور اس کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ میرے ملازم نے نجانے کہاں سے ادھار لا کر تمہیں کھانے کے لئے کچھ دے دیا ہے اس کے بدلے میں اب مجھے نجانے کب تک فاقے کرنے پڑیں گے۔ ظاہر ہے جب تک تمہیں کھلایا ہوا ادھار واپس نہیں ہو گا مجھے کھانے کو سوائے ہوا کے کیا مل سکتا ہے''...... عمران نے مسکین سی صورت بنا کر کہا۔

''اسے مجبوری نہیں بے شرمی کہو۔ ہم تمہارے گھر مہمان بن کر آئے ہیں بجائے ہماری خاطر مدارت کرنے کے الٹا ہم سے ہی اینٹھنے کے چکر میں پڑ گئے ہو''...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''مہمان وہ بھی پچاس ساٹھ ایک ساتھ آ جائے تو سیٹھ کا بھی دیوالیہ نکل جاتا ہے پیارے۔ ایک دو مہمان تو ٹھیک ہوتے ہیں لیکن جہاں مہمانوں کی تعداد زیادہ ہو جائے اسے وبال جان ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''قاسم دیکھ لو یہ تمہیں وبال جان کہہ رہا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''وبال جان۔ کیا مطلب۔ یہ وبال جان کیا ہوتا ہے سالے کھالا جاد''...... قاسم نے چونک کر کہا۔

''خوبصورت اور تندرست مہمان کو کہا جاتا ہے اور اس معاملے

میں تم سے زیادہ فٹ کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کرنل فریدی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ کیپٹن حمید غرا کر رہ گیا۔

''ہاں ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو سالے کھالا جاد۔ میں واقعی بے حد کھوبصورت اور تندرست مندرست ہوں''...... قاسم نے کہا۔

''وبال جان کا مطلب۔ تندرست اور خوبصورت ہونا نہیں ہوتا''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو کیا ہوتا ہے تم ہی بتا دو اسے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو دوسروں کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس نے صاف لفظوں میں تمہیں ہی وبال جان کہا ہے''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''میں نے تو ایک بار کہا تھا لیکن تمہارے کپتان کو تو تمہیں وبال جان کہنے کا جیسے موقع ہی مل گیا ہے اور یہ تمہیں بار بار یہی کہہ رہا ہے۔ اب تم ہی فیصلہ کر لو کہ تم میرے لئے وبال جان ہو یا اس کے لئے''...... عمران نے کہا اور کیپٹن حمید کی بات سن کر قاسم جو عمران کو گھورنا شروع ہو گیا تھا اس نے عمران سے نظریں ہٹا کر کیپٹن حمید کو گھورنا شروع کر دیا۔

''سالے۔ میں تمہارے لئے وبال جان ہوں۔ تم میرا ہی کھاتے ہو اور مجھ پر ہی تھوغتے ہو۔ شرم ورم نہیں آتی تمہیں۔ آئندہ سہی سالے۔ آئندہ تم میرے ساتھ چلنا کسی پھنکشن ونکشن پر پھر

سارا جیب کھرچ تم کھود ہی کرو غے۔ میں تمہارے لئے اب ایک
دھیلا بھی کھرچ مرچ نہیں کروں غا''...... قاسم نے کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور میری سنو''...... کرنل فریدی نے سخت
لہجے میں کہا تو قاسم فوراً خاموش ہو گیا۔

''جی فرمائیں''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تم قاسم کو لے کر ایئر پورٹ پر جاؤ اور اسے پہلی دستیاب
فلائٹ سے واپس کافرستان بھیج دو۔ میں ہرلیش اور لیڈی انسپکٹر
ریکھا کو کال کرتا ہوں تاکہ وہ یہاں آ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں
ریڈ کوبرا کے خلاف کسی مشن پر کام کرنا پڑے اس لئے میں ان
سب کو لے کر یہاں سے ہی روانہ ہونا چاہتا ہوں تاکہ جتنا وقت
بچایا جا سکے اسے بچا لیا جائے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''مشن پر کیا آپ صرف ان دونوں کو ہی اپنے ساتھ لے
جائیں گے''...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

''میں تمہیں قاسم کے ساتھ کافرستان جانے کا نہیں کہہ رہا ہوں
نانسنس''...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا۔

''وہ تو میں بھی جانتا ہوں لیکن ریڈ کوبرا ایک فعال اور بہت
بڑی ایجنسی ہے جس کا ایکریمیا میں مکمل ہولڈ ہے۔ ان کے مقابلے
میں آپ اور مجھ سمیت صرف چار افراد کیا یہ کافی ہوں گے''...... کیپٹن
حمید نے کہا۔

''ہاں۔ یہی گروپ ٹھیک رہے گا۔ زیادہ افراد ساتھ لئے تو

مشکل ہو جائے گی۔ بڑی فورس کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری
نہیں کہ اس سے بھی بڑی فورس ساتھ لے جائی جائے۔ فورس جتنی
کم ہو گی اتنا ہی نقصان کم ہو گا''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو پھر ایک ساتھی کا اور اضافہ کر لیں۔ اس کے ہونے سے
ہماری فورس کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا کیونکہ وہ ون
مین آرمی کہلاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے کسی بڑی آرمی کی
ضرورت بھی نہیں پڑے گی''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تم شاید طارق صاحب کی بات کر رہے ہو''...... کرنل فریدی
نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہی ہم میں جہاندیدہ آدمی ہیں جو ہر قسم کی سچوئیشن
کو ماہرانہ انداز میں ہینڈل کر سکتے ہیں''...... کیپٹن حمید نے کہا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ پیر و مرشد جہاندیدہ نہیں ہیں''۔
عمران نے فوراً لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایسا نہیں کہا اور تم اپنی چونچ بند ہی رکھو''...... کیپٹن
حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹھیک ہے بڑے بھائی۔ تم اپنی ہی چونچ کھلی رکھو۔ مجھے کوئی
اعتراض نہیں ہے''...... عمران نے سہم کر کہا تو کیپٹن حمید اسے گھور
کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں طارق صاحب سے بھی کہہ دیتا ہوں۔ اگر وہ
مصروف نہ ہوئے تو وہ بھی آ جائیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا

اور کیپٹن حمید اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے ارے۔ کرنل صاحب نے کہا اور تم واقعی چل دیئے''۔ اسے اٹھتے دیکھ کر عمران نے کہا۔

''تو کیا کروں۔ کیا یہاں میں اپنے دوست کو بھوکا مرنے کے لئے بیٹھا رہنے دوں۔ تم تو ہو ہی سدا کے کنجوس''...... کیپٹن حمید نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔

''کنجوس تو ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ اپنے دوست کے دوست کے لئے کچھ نہ کرسکوں۔ میں نے سلیمان سے آتے ہی قاسم کے لئے کچھ منگوانے کا حکم دے دیا تھا۔ اب وہ اگر چالیس پچاس افراد کے کھانے کے لئے لے آیا تو پھر وہ سب تمہیں ہی کھانا پڑے گا۔ جب تک تم سب کچھ ختم نہیں کر لو گے میں تمہیں آسانی سے جانے نہیں دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ کیا واقعی تم نے میرے خانے کے لئے ملاجم سے کچھ منگوایا ہے''...... عمران کی بات سن کر قاسم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ مرغ مسلم، بریانی، کوفتے، قورمہ اور درجنوں سیخ کباب لا رہا ہے۔ اگر تمہیں جانے کی جلدی ہے تو جاؤ کوئی بات نہیں۔ میں کرنل صاحب اور کپتان صاحب مل کر تمہارا حصہ کھا لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سالے کہ میں مرگ مسلم، بریانی،

کوپھتے اور سیخ کباب خائے بگیر چلا جاؤں۔ سالے کھالا جاد تم نے تو خانے کی ان سب چیزوں کے نام لے کر میری بھوخ ہی بڑھا دی ہے۔ کب آئے غا سالا تمہارا ملاجم۔ میرے پیٹ ویٹ میں تو ابھی سے ہی سالے چوہوں موہوں نے رقص کرنا شروع کر دیا ہے''...... قاسم نے زبان ہونٹوں پر اور ہاتھ پیٹ پر پھیرتے ہوئے بڑے ندیدے لہجے میں کہا۔

''بس آنے ہی والا ہے۔ تم بیٹھ جاؤ اور کپتان صاحب آپ بھی اپنی تشریف رکھ ہی دیں۔ کوئی بات نہیں جو کچھ آ رہا ہے اس کا بل آپ کو ہی دینا ہے اور اس کے لئے آپ کو جیب میں ہاتھ ڈالنے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی کیونکہ آپ سے معانقہ کرتے ہوئے میں نے آپ کی جیب سے آپ کا پھولا ہوا بٹوہ پہلے ہی نکال لیا تھا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کیپٹن حمید بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی جیبیں دیکھنا شروع ہو گیا جیسے واقعی عمران نے اس کا والٹ اس کی جیب سے نکال لیا ہو۔

خاکی رنگ کا ایک ہیلی کاپٹر سمندر کے اوپر انتہائی تیزی سے اُڑا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں اس وقت پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر کرنل براؤن بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ینگ لیڈی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان دونوں نے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا رکھے تھے اور ونڈ سکرین سے دور تک پھیلے اور چھالیں اچھالتے سمندر کو دیکھ رہے تھے۔

کرنل براؤن کے ساتھ اس کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ تھی جس کا نام تو کچھ اور تھا لیکن وہ ریڈ کوبرا ایجنسی میں لیڈی سنیک کے نام سے مشہور تھی اور سب اسے لیڈی سنیک ہی کہتے تھے۔

انہیں سمندر پر سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ سمندر کے جس حصے میں وہ سفر کر رہے تھے وہاں دور دور تک نہ کوئی جزیرہ اور نہ ہی کوئی ٹاپو دکھائی دے رہا تھا اور ابھی تک ہیلی کاپٹر انہیں لئے اُڑتا چلا جا رہا تھا جیسے اس کی منزل ابھی بہت دور ہو۔

''میرا خیال ہے کہ ہم انٹرنیشنل لائن عبور کر آئے ہیں۔ اب تو بتا دو کہ ہم جا کہاں رہے ہیں''...... لیڈی سنیک نے کرنل براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں تم سفر سے تھک گئی ہو''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم نے مجھے ساتھ لیا اور اچانک ہی نکل پڑے تھے اور یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ ہمیں جانا کہاں ہے اس لئے پوچھ رہی ہوں۔ آخر ہماری کوئی تو منزل ہو گی''۔ لیڈی سنیک نے کہا۔

''ہاں۔ ہم اپنی منزل کی طرف ہی جا رہے ہیں''...... کرنل براؤن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اس منزل کا کوئی نام تو ہو گا''...... لیڈی سنیک نے کہا۔

''بس ایک گھنٹے کا سفر اور ہے پھر ہم اپنی منزل پر ہوں گے''۔ کرنل براؤن نے سنجیدگی سے کہا۔

''مطلب۔ منزل پر پہنچنے سے پہلے تم اس کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتے''...... لیڈی سنیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عقلمندوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''چلو۔ شکر ہے تم یہ تو مانتے ہو کہ میں عقلمند ہوں''...... لیڈی سنیک نے مسکرا کر کہا۔

"اگر اس میں کوئی شک ہوتا تو تم اس طرح میرے ساتھ نہ جا رہی ہوتی"...... کرنل براؤن نے منہ بنا کر کہا۔

"سمجھ گئی۔ تم اس وقت موڈ میں نہیں ہو اسی لئے مجھ سے اس انداز میں بات کر رہے ہو"...... لیڈی سینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سمجھ گئی ہو تو پھر خاموش بیٹھی رہو۔ تم جانتی ہو کہ میں جب کسی کام کے لئے جاتا ہوں تو پھر میری توجہ کسی اور طرف نہیں ہوتی اور نہ ہی میں کچھ اور سوچتا ہوں"...... کرنل براؤن نے کرخت لہجے میں کہا تو لیڈی سنیک منہ بناتی ہوئی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اس نے سختی سے اپنا منہ بند کر لیا تھا جیسے وہ اب کرنل براؤن سے بات ہی نہیں کرے گی۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ کرنل براؤن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کرنے والا بٹن پریس کیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سپیشل سی ٹاور کالنگ۔ اپنی شناخت کراؤ فوراً۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرنل براؤن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ کوبرا۔ اوور"۔ کرنل براؤن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کوڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے اسی انداز میں پوچھا گیا۔

"آر سی ون۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اپنا پورا نام بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل براؤن۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"سمندر کے اس حصے میں کہاں جانا چاہتے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سی سٹی۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوکے۔ یو آر کلیئر۔ میں میجر گاسٹر ہاف فیس کے سی سٹی میں آپ کو ویلکم کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس بار بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ میرے لئے تمام سپاٹس کلیئر کرو تاکہ میں سی سٹی پہنچ سکوں۔ اوور"...... کرنل براؤن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر آپ فکر نہ کریں۔ میں ابھی سارے راستے کلیئر کرا دیتا ہوں۔ سی سٹی میں داخل ہونے میں آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔ اوور"...... میجر گاسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک سی سٹی پہنچ جاؤں گا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل براؤن نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"یہ سی سٹی کیا ہے۔ تم نے اس کا پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا"۔ لیڈی سنیک جو خاموشی سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی باتیں سن رہی تھی، نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جا کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا"...... کرنل براؤن

نے روکھے لہجے میں کہا۔

''او کے''...... لیڈی سنیک نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کرنل براؤن سے جو پوچھے گی کرنل براؤن اسے اسی طرح روکھے انداز میں ہی جواب دے گا۔

ان کا سفر جاری رہا۔ لیڈی سنیک کبھی بوریت محسوس کرتے ہوئے ونڈ سکرینیں سے باہر سمندر کی طرف جھانکنا شروع کر دیتی اور کبھی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیتی۔ ایک گھنٹے بعد لیڈی سنیک نے سمندر میں دیکھا تو وہ ونڈ سکرین سے سامنے نظر آنے والے ایک بحری بیڑے کو دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑی۔ سمندر میں ایک بہت بڑا بحری بیڑہ موجود تھا جس کا اوپر والا حصہ سپاٹ تھا اور وہاں نہ صرف جنگی طیارے بلکہ گن شپ ہیلی کاپٹر بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ بیڑے کی اوپری سطح پر جنگی طیاروں کی پرواز اور لینڈنگ کے لئے باقاعدہ رن وے بنا ہوا تھا اور اس کے بڑے بڑے اور اونچے مستولوں پر ڈش انٹینا بھی لگے ہوئے تھے۔ ڈش انٹینا بھی بڑی تعداد میں تھے جن کے رخ مختلف سمتوں کی طرف دکھائی دے رہے تھے اور ان میں چند ڈش ایسے بھی تھے جو باقاعدہ موو کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بیڑے کے دائیں حصے میں چند کیبنز بنے ہوئے تھے جبکہ بیڑے کے سنٹر میں ایک کافی بڑا اور اونچا ٹاور بنا ہوا تھا۔ یہ ٹاور ایئر پورٹس

کے ان ٹاورز جیسا تھا جہاں سے طیاروں کی آمد اور روانگی پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ آنے جانے والے طیاروں میں انسٹرکشنز دی جاتی تھیں۔

بیڑے پر سفید رنگ کے لباس پہنے بے شمار افراد گھومتے پھر رہے تھے اور ان سب کے لباسوں پر سینے اور کمر پر سیاہ رنگ کے ماسک کا آدھا حصہ بنا ہوا تھا جس کے نیچے ایچ ایف لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ بیڑے کی سائیڈ پر بڑے بڑے حروف میں سی سٹی لکھا ہوا تھا جو یقیناً اس بحری بیڑے کا نام تھا۔

بحری بیڑے کی لمبائی چوڑائی کئی ہزار میٹر تھی اور وہاں کا ماحول دیکھ کر واقعی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس بیڑے میں واقعی ایک الگ شہر ہی بسا ہوا ہو۔ شہر بھی اتنا بڑا جس میں ہر چیز سمو دی گئی تھی۔

ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ ہیلی پیڈ کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اور پھر ہیلی پیڈ کے اوپر آ کر آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کو نیچے آتے دیکھ کر چند افراد دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترا کرنل براؤن نے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر سامنے ہک پر لگایا اور ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے لیڈی سنیک کو بھی اشارہ کیا تو وہ بھی ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ کرنل براؤن رکا ہوا تھا۔ جیسے ہی لیڈی سنیک باہر آئی اس نے اسے ساتھ لیا اور سامنے کھڑے افراد کی طرف بڑھا جو شاید اس کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ کرنل

براؤن کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ان افراد کی ایڑیاں بج اٹھیں اور انہوں نے کرنل براؤن کو سیلوٹ کرنا شروع کر دیا۔

''ہیلو سر۔ میں ہاف فیس کے سی سٹی کا سیکورٹی انچارج میجر گاسٹر ہوں۔ میں آپ کو سی سٹی میں ویلکم کرتا ہوں''...... ایک ادھیڑ عمر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو کرنل براؤن نے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ اپنے ساتھ آئے ہوئے افراد کا کرنل براؤن سے تعارف کرانے لگا جس سے کرنل براؤن نے فرداً فرداً ہاتھ ملایا تھا۔

''یہ میری ساتھی کیپٹن ماریا ہیں۔ ریڈ کوبرا میں یہ لیڈی سنیک کے نام سے مشہور ہیں''...... کرنل براؤن نے ان کا لیڈی سنیک سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ آپ کا بہت نام سنا ہے''۔ میجر گاسٹر نے لیڈی سنیک سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کرنل براؤن کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز ابھری تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں''...... کرنل براؤن نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرنل براؤن جیب سے جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالتا ہوا سائیڈ میں چلا گیا جہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ اس نے سائیڈ میں جا کر ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ریڈ کوبرا کالنگ فرام سپیشل ریڈ کوبرا ہیڈ کوارٹر۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ریڈ کوبرا کی

پھنکارتی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور ریڈ کوبرا کی آواز سن کر کرنل براؤن یکلخت مستعد ہو گیا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ کرنل براؤن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرنل براؤن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم سی سٹی پہنچ گئے ہو۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے اسی انداز میں پوچھا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ میں اس وقت سی سٹی پر ہی موجود ہوں۔ اوور''...... کرنل براؤن نے کہا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سی سٹی میں لیڈی ایجنٹ لیڈی سنیک کو بھی ساتھ لائے ہو۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ میں لیڈی سنیک کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اوور''...... کرنل براؤن نے جواب دیا۔

''کیوں۔ مجھے اس کی وجہ بتاؤ۔ میں نے تمہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ سی سٹی کے بارے میں تم ایجنسی کے کسی بھی ایجنٹ کو نہیں بتاؤ گے پھر تم میری اجازت کے بغیر لیڈی سنیک کو یہاں کیوں لائے ہو۔ بولو۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''گرانڈ ماسٹر میں لیڈی سنیک کو سی سٹی کی حفاظت کے لئے لایا ہوں۔ اوور''...... کرنل براؤن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”حفاظت کے لئے۔ کیا مطلب۔ کیا سی سٹی میں حفاظتی انتظامات کی کمی تھی۔ اوور“...... ریڈ کوبرا نے اسی طرح انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”نو گرانڈ ماسٹر۔ سی سٹی پر حفاظت کے فول پروف انتظامات ہیں لیکن یہاں کا انچارج میجر گاسٹر ہے اور میجر گاسٹر میرے نزدیک قابل اعتبار اور ذمہ دار انچارج نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اسے ہٹانے اور اس کی جگہ سیکورٹی انچارج لیڈی سنیک کو بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اوور“...... کرنل براؤن نے کہا۔

”تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میجر گاسٹر غیر ذمہ دار اور ناقابل اعتبار ہے۔ اوور“...... ریڈ کوبرا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

”اس کے بارے میں مجھے سی سٹی سے رپورٹس ملی تھیں۔ یہاں موجود افراد کا کہنا ہے کہ میجر گاسٹر بیشتر وقت شراب کے نشے میں دھت رہتا ہے اور زیادہ تر اپنے کیبن میں پڑا آرام کرتا رہتا ہے اور اس کی تفریح کے لئے کیبن میں ہر وقت کوئی نہ کوئی لڑکی ضرور موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے سی سٹی کے سپیشل سیکشن کے انچارج پروفیسر میکارڈ نے بھی بتایا ہے کہ نشے میں دھت میجر گاسٹر وہاں پہنچ جاتا ہے اور وہاں موجود لیڈی ورکرز کو بھی پریشان کرتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ میجر گاسٹر آئے دن سپیشل ہیلی کاپٹر لے کر ایکریمیا چلا جاتا ہے اور کئی کئی دن لوٹ کر نہیں آتا۔ وہ شراب پینے اور جوا کھیلنے کا عادی ہے۔ ایکریمیا کے دارالحکومت

جا کر وہ یہی سب کرتا ہے اور اسے اکثر کلبوں اور باروں میں دیکھا گیا ہے اور مجھے آج ہی یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ اس نے شراب کے نشے میں دھت ہو کر یہ بھی کہا ہے کہ وہ سی سٹی سے آیا ہے لیکن چونکہ وہ نشے دھت تھا اس لئے لوگوں نے اس کی باتوں میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ مجھے جب ان سب باتوں کا علم ہوا تو میں نے فوری طور پر میجر گاسٹر کو برطرف کرنے کا سوچ لیا اور اسی مقصد کے لئے میں لیڈی سنیک کو یہاں لایا ہوں تاکہ میں میجر گاسٹر کو برطرف کر کے اس کی جگہ لیڈی سنیک کو سی سٹی کی سیکورٹی کا انچارج بنا سکوں اور آپ لیڈی سنیک کی صلاحیتوں سے واقف ہیں۔ وہ میجر گاسٹر سے کہیں بڑھ کر سی سٹی کی حفاظت کر سکتی ہے۔ اوور“...... کرنل براؤن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ میجر گاسٹر اس قدر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اگر کسی نے اس کی باتوں کا نوٹس لے لیا تو جانتے ہو کیا ہو گا۔ اوور“...... ریڈ کوبرا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”یس گرانڈ ماسٹر۔ میں جانتا ہوں۔ ہم نے سی سٹی اور بلیک فیس کا راز ساری دنیا سے چھپا رکھا ہے میجر گاسٹر، ریڈ کوبرا کا ذہین اور انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ ہے۔ اس نے ریڈ کوبرا کے مفادات کے لئے بہت کچھ کیا ہے لیکن اب نجانے اسے کیا ہو گیا ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اوور“...... کرنل براؤن نے کہا۔

''نہیں۔ جب اس کے بارے میں اتنا سب کچھ پتہ چل چکا ہے تو اس سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسے فوراً گولی مار دو اور اس کی لاش سمندر میں پھینک دو۔ ایسے لوگوں کی ریڈ کوبرا میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیس گرانڈ ماسٹر۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور''...... کرنل گاسڑ نے مؤدب لہجے میں کہا۔

''عمران اور کرنل فریدی کے لئے کیا کیا ہے تم نے۔ اوور''۔ ریڈ کوبرا نے پوچھا۔

''میں نے ان کی ہلاکت کا تمام انتظام مکمل کر لیا ہے گرانڈ ماسٹر۔ وہ اب کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ اوور''۔ کرنل براؤن نے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا کیا ہے تم نے ان کی ہلاکت کا انتظام۔ تفصیل بتاؤ مجھے۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے پوچھا۔

''میں نے ان دونوں کی اس تفتیش کا رخ پلٹا دیا ہے گرانڈ ماسٹر جو وہ ہاف فیس کے لئے کرتے پھر رہے تھے۔ اس کے لئے مجھے طویل پلاننگ کرنی پڑی تھی لیکن میں اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں کہ میں عمران اور کرنل فریدی جیسے ذہین ایجنٹوں کو اس بات کا یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا ہوں کہ ہاف فیس کا سیٹ اپ جاننے کے لئے انہیں بحراوقیانوس کے دو

جزائر کی طرف جانا پڑے گا۔ چونکہ ان کے پاس تصویری شکل میں جو نیگٹیو پہنچے تھے ان میں سی سٹی کا کوئی ذکر موجود نہیں تھا اس لئے میں نے ان دونوں کے ساتھ ایک گیم کی اور ان کے کانوں تک یہ بات پہنچا دی ہے کہ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کے لئے جو سازش کی جا رہی ہے اس کا تعلق بحراوقیانوس کے دو جزائر سے ہے جن میں سے ایک جزیرہ گرانڈ ہے اور دوسرا جزیرہ ہوان۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ عمران اور کرنل فریدی ہاف فیس کا راز جاننے کے لئے ان جزائر کی طرف دوڑے جائیں گے اس لئے میں نے فوری طور پر ریڈ کوبرا کے دو طاقتور ایجنٹوں کو ان جزائر پر بھیج دیا ہے تا کہ وہ ان جزائر پر نقلی سیٹ اپ بنا سکیں جس میں کرنل فریدی اور عمران الجھ جائیں اور جب وہ ان جزائر پر آئیں تو ریڈ کوبرا کے ایجنٹ موت بن کر ان پر ٹوٹ پڑیں اور انہیں وہیں ہلاک کر کے دفن کر دیں۔ اوور''...... کرنل گاسڑ نے سچ اور جھوٹ کا ملا جلا ربط ملاتے ہوئے ریڈ کوبرا کو کرنل فریدی اور عمران کی ہلاکت کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دونوں تمہاری گیم میں آ جائیں گے اور ان جزائر پر جانے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ اوور''...... ریڈ کوبرا نے پھنکار کر کہا۔

''لیس گرانڈ ماسٹر۔ میں نے ان کے ساتھ کھیل ہی ایسا کھیلا ہے کہ وہ ان جزائر کی طرف جائے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ گیم

چونکہ پیچیدہ اور طویل ہے اس لئے میں آپ کو تفصیل نہیں بتا سکتا ورنہ آپ کا وقت ضائع ہو گا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عمران اور کرنل فریدی تک ہاف فیس کا راز پہنچنے کے باوجود اصل راز نہیں پہنچا ہے۔ انہیں اس بات کا قطعی علم نہیں ہے کہ ہاف فیس کا سیٹ اپ سی ٹی میں ہے جہاں سے کافرستان اور پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اوور"۔ کرنل براؤن نے کہا۔

"گڈ شو۔ مجھے تمہاری ذہانت پر یقین ہے۔ تم جو بھی پروگرام بناتے ہو وہ سالڈ بھی ہوتا ہے اور مفید بھی۔ اوور"...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر۔ تھینک یو۔ اوور"...... کرنل براؤن نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ اس نے عمران اور کرنل فریدی کو موت کے جال میں پھنسانے کے لئے ان دونوں کو ہی نہیں بلکہ ریڈ کوبرا کو بھی احمق بنایا تھا اور اصل راز کے حقائق عمران اور کرنل فریدی تک پہنچا دیئے تھے تاکہ وہ مجبور ہو کر موت کے جزیروں پر پہنچ جائیں۔

"اب تم میجر گاسٹر کو ہلاک کرو اور اس کی جگہ لیڈی سنیک کو تعینات کر دو اور جب عمران اور کرنل فریدی کی ہلاکت کی کوئی خبر ملے تو اس سے بھی مجھے آگاہ کرنا۔ اوور"...... ریڈ کوبرا نے کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر۔ آپ فکر نہ کریں۔ عمران اور کرنل فریدی کی

ہلاکتوں کی خبر سب سے پہلے میں آپ کو ہی دوں گا۔ اوور"۔ کرنل براؤن نے اسی انداز میں کہا۔

"گڈ شو۔ اب تم اپنا کام کرو۔ اوور اینڈ آل"...... ریڈ کوبرا نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ رابطہ منقطع ہوتے ہی کرنل براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور پھر وہ مڑ کر اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف لیڈی سنیک اور میجر گاسٹر موجود تھے۔

"کس کی کال تھی"...... لیڈی سنیک نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر پوچھا۔

"گرانڈ ماسٹر کے سوا میں کس سے بات کر سکتا ہوں"...... کرنل گاسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا کہا ہے گرانڈ ماسٹر نے"...... میجر گاسٹر نے کرنل براؤن کی جانب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میجر گاسٹر"...... کرنل براؤن نے پہلے لیڈی سنیک سے اور پھر میجر گاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میجر گاسٹر نے مستعد انداز میں کہا۔

"سپر مائیک لا کر دو مجھے میں ڈیک پر رہ کر تمام سی ٹی کو ریڈ کوبرا کا ایک پیغام دینا چاہتا ہوں"...... کرنل براؤن نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی منگواتا ہوں"...... میجر گاسٹر نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھ کھڑے ایک شخص سے آہستگی سے کچھ کہا تو وہ

سر ہلا کر تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید کارڈ لیس مائیک تھا۔ اس نے مائیک لا کر میجر گاسٹر کو دیا تو میجر گاسٹر نے بڑے ادب سے مائیک کرنل براؤن کی طرف بڑھا دیا۔

کرنل براؤن نے مائیک لے کر اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو مائیک کا نچلا حصہ روشن ہو گیا جس کا مطلب تھا کہ مائیک ان ہو گیا ہے اور اس کا لنک سی سٹی کے ہر حصے میں موجود اسپیکرز سے ہو چکا ہے۔

''لیڈیز اینڈ جنٹلمینز۔ میں ریڈ کوبرا ایجنسی کا چیف کرنل براؤن آپ سے مخاطب ہوں''...... کرنل براؤن نے مائیک اپنے منہ کے قریب کرتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو اس کی آواز بحری بیڑے کے ہر حصے میں گونجنا شروع ہو گئی اور اس کی آواز سن کر نہ صرف ڈیک پر موجود افراد بلکہ بیڑے کے ہر حصے میں موجود افراد بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''آج میں خصوصی طور پر سی سٹی کا جائزہ لینے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے ریڈ کوبرا کے گرانڈ ماسٹر نے سی سٹی میں چند بنیادی تبدیلیوں کا حکم دیا ہے جس کے لئے میں مجھے آپ سب کی توجہ چاہئے''...... کرنل براؤن نے کہا۔

میجر گاسٹر سمیت ڈیک پر موجود تمام افراد کرنل براؤن کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ نجانے وہ گرانڈ ماسٹر کی

طرف سے کیا اعلان کرنے والا ہے۔

''میں باقی تبدیلیوں کی بات تو بعد میں کروں گا لیکن سب سے پہلے میں یہاں ایک بڑی تبدیلی کی بات کروں گا جس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور وہ تبدیلی سی سٹی کے چیف سیکورٹی انچارج کی ہے جس کے بارے میں مجھے سی سٹی سے بہت سی رپورٹس ملی ہیں کہ وہ اپنے فرائض سے غیر ذمہ داری کا مرتکب ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے ریڈ کوبرا کے عظیم پراجیکٹ ہاف فیس کا راز بھی افشاں ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے''...... کرنل براؤن نے میجر گاسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میں نے کون سی غیر ذمہ داری برتی ہے اور میں نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے ہاف فیس کا راز لیک آؤٹ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے''...... میجر گاسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے اور جب تک میری بات پوری نہ ہو جائے اس وقت تک درمیان میں کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہوتی''...... کرنل براؤن نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا تو میجر گاسٹر خوف بھرے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''میری اطلاعات کے مطابق میجر گاسٹر سی سٹی میں سب کو ہراساں کرنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت عیاشی کے لئے اپنے کیبن

میں پڑا رہتا ہے اور اس کا جب دل چاہتا ہے سی سٹی کے قوانین کو پس پشت ڈال کر ہیلی کاپٹر لے کر ایکریمیا چلا جاتا ہے اور اس کی واپسی کا بھی کوئی شیڈول نہیں ہوتا۔ ان سب باتوں سے سی سٹی اور ہاف فیس کے کاز کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے اس لئے گرانڈ ماسٹر ریڈ کوبرا نے مجھے میجر گاسٹر کے خلاف فوری ایکشن لینے کا حکم دیا ہے اور میجر گاسٹر کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے ہیں''...... کرنل براؤن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہاں موجود کئی افراد کے چہرے کھل اٹھے۔ یہ سب وہ افراد تھے جو میجر گاسٹر سے نالاں تھے جبکہ کرنل براؤن کی باتیں سن کر میجر گاسٹر کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

''سر۔ سر''...... میجر گاسٹر نے خوف بھرے لہجے میں کہنا چاہا۔

''شٹ اپ۔ تمہیں میری کسی بھی بات میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے''...... کرنل براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور میجر گاسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر موت کا سا خوف طاری ہو گیا تھا اور وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ فرار کا کوئی راستہ ڈھونڈ رہا ہو۔

''گرانڈ ماسٹر نے میجر گاسٹر کی جگہ ریڈ کوبرا کی لیڈی ایجنٹ لیڈی سنیک کو سی سٹی اور ہاف فیس کا سیکورٹی انچارج مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو ریڈ کوبرا ایجنسی کی آر سی ٹو ہے۔ آج کے بعد سی سٹی اور ہاف فیس کے ارکان چیف سیکورٹی کے طور پر لیڈی سنیک کا

اسی طرح ساتھ دیں گے جیسا میجر گاسٹر کا دیتے رہے ہیں۔ لیڈی سنیک سی سٹی اور ہاف فیس کی دیکھ بھال کرنے کے ساتھ ساتھ آپ سب کی ٹاپ سیکورٹی کا بھی بندوبست کرے گی اور اس کا اٹھایا ہوا ہر اقدام سی سٹی اور ہاف فیس کے مفادات کے لئے ہی ہو گا''...... کرنل براؤن نے کہا اور اس کی بات سن کر جہاں میجر گاسٹر کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا وہاں لیڈی سنیک کے چہرے پر مسرت کے رنگ بکھرتے چلے گئے اور اس کی آنکھوں کی چمک میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ کرنل براؤن کی طرف سے اس مثبت تبدیلی کا سن کر ڈیک اور بحری بیڑے کے ہر حصے میں موجود افراد سراہا رہے تھے اور وہ سب تالیاں بجانا شروع ہو گئے تھے۔

''گرانڈ ماسٹر نے چونکہ میجر گاسٹر کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے ہیں اور سی سٹی کی چیف سیکورٹی انچارج لیڈی سنیک کو بنا دیا گیا ہے اس لئے میں چیف سیکورٹی آفیسر لیڈی سنیک کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اسی وقت میجر گاسٹر کو گرفتار کرے اور اسے گولی مار کر اس کی لاش سمندر میں پھینک دے''...... کرنل براؤن نے کہا تو میجر گاسٹر نے بوکھلا کر لیڈی سنیک کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ پلٹ کر ایک طرف بھاگا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر لیڈی سنیک بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نے بھاگتے ہوئے میجر گاسٹر کی طرف چھلانگ لگا دی اور پھر وہ ڈیک پر بجلی کی سی تیزی سے ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں لگاتی ہوئی بھاگتے ہوئے

میجر گاسٹر کے قریب آئی اور اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور میجر گاسٹر کے سر کے اوپر سے گزرتی چلی گئی۔

میجر گاسٹر کے سر کے اوپر سے گزرتے ہوئے لیڈی سنیک نے قلابازی کھائی اور ٹھیک میجر گاسٹر کے سامنے پیروں کے بل کھڑی ہو گئی۔ لیڈی سنیک کو اس طرح اپنے سامنے آتے دیکھ کر میجر گاسٹر ٹھٹھک گیا۔ اس نے پلٹ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے لیڈی سنیک اچھلی اور اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے مڑتے ہوئے میجر گاسٹر کے پہلو پر پڑی۔ میجر گاسٹر کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل گرتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، لیڈی سنیک بجلی کی سی تیزی سے اس کے سر پر پہنچ گئی۔

''لیڈی سنیک ناگن ہے میجر گاسٹر اور ناگن اپنے شکار کو کسی بھی طور پر بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیتی''...... لیڈی سنیک نے اٹھتے ہوئے میجر گاسٹر کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرتے ہوئے کہا اور میجر گاسٹر چیختا ہوا ایک بار پھر گر گیا۔ اس کے گرتے ہی لیڈی سنیک نے دائیں طرف کھڑے ایک شخص کی طرف دیکھا جس کے پہلو میں ہولسٹر لٹکا ہوا تھا۔

''اپنی گن دو مجھے''...... لیڈی سنیک نے کہا تو نوجوان نے فوراً ہولسٹر سے بھاری ریوالور نکال کر بڑے مؤدبانہ انداز میں لیڈی سنیک کی طرف بڑھا دیا۔ لیڈی سنیک نے ریوالور لے کر میجر

گاسٹر کی طرف دیکھا جو زمین پر لیٹا اس کی طرف ترحم بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''مم مم۔ مجھے چھوڑ دو لیڈی سنیک۔ میں۔ میں۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک مجھے مت مارو''...... میجر گاسٹر نے لیڈی سنیک کو ریوالور کی نال اپنی طرف کرتے دیکھ کر دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا جیسے اگر لیڈی سنیک نے اس پر گولیاں چلائیں تو وہ گولیاں اپنے ہاتھوں پر روک لے گا۔

''سوری میجر گاسٹر۔ میرے لئے چیف کا حکم مقدم ہے جسے بدلنا میرے اختیار میں نہیں ہے''...... لیڈی سنیک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رکے بغیر ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ ڈیک یکے بعد دیگرے کئی گولیاں چلنے کی آوازوں کے ساتھ میجر گاسٹر کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیڈی سنیک، میجر گاسٹر پر فائر کرتی جا رہی تھی اور میجر گاسٹر بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ لیڈی سنیک اس وقت تک اس پر فائر کرتی رہی جب تک میجر براؤن کی چیخیں دم نہ توڑ گئیں اور جب تک وہ ساکت نہ ہو گیا۔

تصویر کے پرنٹ میں آدھا چہرہ ایک لڑکی کا تھا اور آدھا ایک مرد تھا۔ دونوں ہی نوجوان تھے۔ لڑکی کو دیکھتے ہی کرنل فریدی نے پہچان لیا تھا۔ وہ چہرہ ریڈ کوبرا کی لیڈی ایجنٹ جیکولین کا تھا جبکہ دوسرا چہرہ ریڈ کوبرا کے دوسرے ایجنٹ جیرالڈ کا تھا۔

''اس تصویر میں تو جیرالڈ اور جیکولین کے چہرے دکھائے گئے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کی ہلاکت کا راز کہاں چھپا ہوا ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ایک پرنٹ اس کے ہاتھ میں اور دوسرا کرنل فریدی کے ہاتھ میں تھا جسے وہ دونوں غور سے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''دونوں ڈاٹ پرنٹس ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاٹس میں کچھ چھپا ہوا ہو''...... کرنل فریدی نے غور سے تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے تو خوردبین کا ہی انتظام کرنا پڑے گا۔ خوردبین کے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''تو کرو انتظام۔ سوچ کیا رہے ہو''...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران، ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا جو ایک طرف بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

کھانا کھا کر کیپٹن حمید، قاسم کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے لئے چلا گیا تھا اس کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد ٹائیگر پرنٹس لے آیا تھا اور اس نے دونوں پرنٹ عمران کو دے دیئے تھے جن میں سے ایک پرنٹ عمران نے خود رکھ لیا اور دوسرا کرنل فریدی کو دے دیا تھا اور وہ کافی دیر سے ان تصویروں کو دیکھ رہے تھے۔ عمران کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''سنو''...... عمران نے اسے جاتے دیکھ کر کہا تو ٹائیگر رک گیا اور واپس عمران کے پاس آ گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ پرنٹ ساتھ لے جاؤ۔ اگر خوردبین سے کچھ نظر آئے تو اسے نوٹ کر لینا اور تحریری شکل میں لے آنا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس سے پرنٹ لے کر اپنی جیب میں رکھا اور ایک بار پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی جانب ہو لیا۔

کرنل فریدی بدستور تصویر کا مشاہدہ کرنے میں مصروف تھا۔

''آپ کچھ دیر آرام کر لیں۔ میں نے ٹائیگر کو تصویر دے دی ہے اگر تصویر میں کچھ ہوا تو وہ نکال لائے گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے آرام کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں تم سے پوچھے بغیر تمہارے بیڈ روم میں چلا جاؤں گا''۔ کرنل فریدی نے خوشگوار لہجے میں کہا تو عمران نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''گڈ یہ ہوئی نا بات''...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

''اگر تمہاری جیب پر بار نہ پڑتا ہو تو ایک مگ کافی ہی پلا دو''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''بار تو پڑتا ہے لیکن پیر و مرشد کی خدمت کرنا بھی فرض ہے۔ فرض ادا ہو جائے باقی ادھار میں آنے والی چیزوں کا بل دیکھ کر تو میں نے رونا ہی ہے وہ بعد میں روتا رہوں گا''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے سلیمان کو آواز دی تو وہ اللہ دین کے جن کی طرح نمودار ہو گیا۔ اس کے ہاتھوں میں کافی کے دو مگ تھے۔ اس نے اندر آ کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک مگ کرنل فریدی اور دوسرا عمران کے سامنے رکھ دیا۔ اسے اتنی جلدی کافی بنا کر لاتے دیکھ کر عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی بھی حیران ہو رہا تھا۔

''اتنی جلدی۔ کیا تمہارے ہاتھ اللہ دین کے چراغ کا جن آ گیا ہے جس نے نہ صرف ہماری بات تمہارے کانوں تک پہنچا دی تھی بلکہ ایک لمحے میں تم کافی بھی بنا لائے ہو''...... عمران نے سلیمان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کافی بنا لیا تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ کھانا کھانے کے بعد کرنل صاحب کافی پیتے ہیں اس لئے کافی لے آنے کے لئے میں ادھر ہی آ رہا تھا کہ کرنل صاحب نے آپ سے فرمائش کر دی تو میں انہی قدموں سے واپس کچن میں چلا گیا تھا اور آپ کے آواز دینے تک میں کافی مگوں میں ڈال کر سٹنگ روم کی طرف بڑھ آیا تھا''۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں فرمانبرداری۔ میں تو کہتا ہوں پیر و مرشد آپ میرے ہی فلیٹ میں پڑاؤ ڈال دیں۔ اور کچھ نہیں تو مجھے بن مانگے چائے، کافی اور کھانے پینے کو تو ملتا رہے گا اور وہ بھی وقت پر''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی ہنس پڑا۔

''کرنل صاحب کو بے شک آپ یہاں روک لیں۔ میں ان کی وجہ سے آپ کی خدمت بھی کرتا رہوں گا لیکن یہ یاد رکھیں کہ سامان کا بل آپ کو ہی چکانا ہے چاہے آج چکائیں یا کل''۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا جبکہ کرنل فریدی کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''تم دونوں کم از کم مجھے چکر نہ دیا کرو۔ میں تم دونوں کی رگ رگ سے واقف ہوں''...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سن لیا آغا سلیمان پاشا تم نے۔ پیر و مرشد تمہاری رگ رگ سے واقف ہیں یہ جانتے ہیں کہ تم کس طرح میری جمع پونجی پر ڈاکے ڈالتے ہو اور مجھے مفلس بنا کر اپنے اکاؤنٹس بھرتے رہتے

ہو۔ ان اکاؤنٹس سے اگر کچھ دن تم میرے لئے اور پیر و مرشد کے لئے کچھ خرچ کر دو گے تو تمہیں کیا فرق پڑے گا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ سمندر سے اگر چند بوندیں نکال لی جائیں تو اس سے نہ سمندر کو فرق پڑتا ہے اور نہ اس کی روانی میں کوئی خلل آ تا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’آپ فکر نہ کریں۔ آپ دونوں کی خدمت کرنے کے لئے مجھے اپنے سمندر سے بوندیں نکالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میں نے آپ کی چیک بک پر آپ کے سائن کر رکھے ہیں۔ جتنی ضرورت ہوتی ہے میں اس سے دوگنے نکال لاتا ہوں اور جو بچ جاتے ہیں اس سے میرے سمندر کی بوندوں میں اضافہ ہی ہوتا ہے کمی نہیں ہوتی‘‘......سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کھسیانی ہنسی ہنسنا شروع ہو گیا۔

’’دیکھ لیں پیر و مرشد آپ کے ہوتے ہوئے بھی یہ مجھے ٹھگنے سے باز نہیں آ رہا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’چور کو مور نہ پڑیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے برخوردار۔ تم سوپر فیاض سمیت دوسروں کو ٹھگتے رہتے ہو تمہاری بلیک منی کو اگر سلیمان وائٹ کر دیتا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے اور کچھ نہیں تو اس سے تمہارے گناہ ہی جھڑتے ہیں‘‘......کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے رونے والی صورت بنا لی جبکہ سلیمان ’’تھینک یو کرنل صاحب‘‘ کہہ کر کچن کی طرف بھاگ گیا۔

’’آپ میرے فلیٹ میں میرے ناہنجار اور ظالم ملازم کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ تو سراسر زیادتی ہے پیر و مرشد‘‘......عمران نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

’’میں کسی کا ساتھ نہیں دے رہا میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو دنیا کہتی ہے‘‘......کرنل فریدی نے کہا۔

’’کیا کہتی ہے دنیا‘‘......عمران نے کہا۔

’’جیسا استاد ویسا چیلا‘‘......کرنل فریدی نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ انہیں باتیں کرتے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ٹائیگر وہاں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں دو لفافے تھے اس نے ایک لفافہ عمران اور دوسرا کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔

’’ڈاٹ پرنٹس پر جو تحریر تھی وہ ڈاٹنگ کوڈز میں تھی۔ میں نے ڈاٹنگ کوڈ، ڈی کوڈ کر دیئے ہیں اور ان کے دو پرنٹ نکال کر لے آیا ہوں تاکہ آپ اور کرنل صاحب ایک ساتھ پڑھ سکیں‘‘۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ لفافے سے پرنٹڈ پیپر نکال کر انہیں پڑھنا شروع ہو گئے۔

’’ہونہہ۔ وہی بات ہوئی۔ یہ سب ہمیں ان جزائر پر بھیجنے کے لئے چکر چلایا جا رہا ہے‘‘......کرنل فریدی نے منہ بنا کر کہا۔

’’جی ہاں۔ اب تو اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے کہ کرنل براؤن ہمیں جان بوجھ کر ان جزائر کی طرف بھیج رہا ہے۔ اس تحریر میں صاف صاف لکھا گیا ہے کہ جزیرہ ہوان اور

جزیرہ کرانڈ میں دو پاور مشینیں لگائی گئی ہیں جو سیٹلائٹ کے ساتھ لنکڈ ہیں اور ان مشینوں میں پاور آئیز لگی ہوئی ہیں جن سے کافرستان اور پاکیشیا کے ایک ایک حصے کو سرچ کیا جا رہا ہے۔ جزیرہ کرانڈ پر موجود پاور مشین کافرستان کے مسلمانوں کو سرچ کر رہی ہے اور جزیرہ ہوان سے پاکیشیائی مسلمانوں کو سرچ اور انہیں مارک کیا جا رہا ہے۔ پاور مشینیں دونوں ممالک کے تمام انسانوں کے مائنڈز ہیک کریں گی اور پھر مشینیں کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت خود ہی اس بات کا فیصلہ کریں گی کہ ان میں کون مسلم ہے اور کون نان مسلم۔ جو مسلم ہو گا مشین میں اس انسان کی فیڈنگ ہو جائے گی اور پھر انہی پاور مشینوں سے کافرستان اور پاکیشیا پر سیٹلائٹس سے لنک کر کے ایسی شعاعیں فائر کی جائیں گی جن کی زد میں آنے والا ہر مسلمان ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گا۔ شعاعیں صرف انہی انسانوں پر اثر انداز ہوں گی جن کی پاور مشین میں بطور مسلم مارکنگ ہو گی دوسری قوموں پر ان شعاعوں کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ تحریر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ عمران اور کرنل فریدی نے جلد سے جلد جزیرہ کرانڈ اور جزیرہ ہوان میں جا کر ان مشینوں کو تباہ نہ کیا تو پھر پاکیشیا اور کافرستان کے بعد ان مشینوں سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ دونوں مشینوں کو چونکہ حال میں ہی ان جزائر پر ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور ان کا خلاء میں موجود دنیا کے تمام سیٹلائٹس سے لنک کر دیا گیا ہے اور پاکیشیا اور

کافرستان میں چونکہ کروڑوں مسلمان ہیں اس لئے ان کا ڈیٹا فیڈ کرنے میں مشین کو وقت لگ رہا ہے لیکن جیسے ہی ڈیٹا فیڈنگ کا عمل پورا ہو گا مشین سے ایسی ریزز فائر کر دی جائیں گی کہ دونوں ممالک کے مسلمانوں کو موت سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا چاہے انسان زمین کے اوپر ہو یا زمین کے نیچے۔ یہاں تک کہ قاتل ریز سمندر کی گہرائیوں میں بھی چھپے ہوئے انسان کو بھی ہلاک کر دیں گی“...... عمران نے خط کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ خط لکھنے والے نے اپنا نام گمنام رکھا ہے اور صرف اتنا لکھا ہے کہ وہ یہ راز اپنی جان پر کھیل کر اپنے دو ساتھی یاجوج اور ماجوج کے ہاتھ بھجوا رہا ہے اور اس کی یہی دعا کہ یہ تحریر کسی طرح ہم تک پہنچ جائے جبکہ ہمیں ان دونوں ایجنٹوں کا علم ہو چکا ہے کہ وہ کس ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس تحریر میں ہمیں صرف اس بات پر اکسایا گیا ہے کہ ہم ان جزائر پر جائیں اور وہاں جا کر ان پاور مشینوں کو تباہ کر دیں“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”کروڑوں اربوں انسانوں کے مائنڈز کو ایک ساتھ ہیک کرنا اور پھر ایک ایسی ریز فائر کرنا جس سے کافرستان اور پاکیشیا میں صرف مسلمان ہی نشانہ بنیں یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے“۔ عمران نے کہا۔

”بالکل۔ مجھے بھی یہ سب بناوٹی معلوم ہو رہا ہے اور گھوم پھر کر ہر بات اسی طرف آتی ہے کہ ہم کسی طرح سے ان جزائر پر پہنچ

جائیں''......کرنل فریدی نے کہا۔

''تاکہ ریڈ کوبرا کو ہمیں شکار کرنے کا موقع مل سکے''......عمران نے کرنل فریدی کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس طرف لے جانے کے ساتھ ساتھ واقعی کوئی ایسا کھیل بھی کھیلا جا رہا ہو جس سے دونوں ممالک کے مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو''...... کرنل فریدی نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''......عمران نے چونک کر کہا۔

''تفصیل میں جو کچھ بتایا جا رہا ہے یہ سو فیصد غلط بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کرنل براؤن نے تفصیل اصلی بتائی ہو تاکہ ہم ہر حال میں ان جزائر کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے وہ کہیں اور پہنچ گیا ہو۔ میرا مطلب ہے کہ اس نے جن پاور مشینوں کا ذکر کیا ہے جزائر میں وہ مشینیں شاید نہ ہوں لیکن ایسی کوئی مشین اگر کسی اور جگہ موجود ہو جس کی نگرانی خود کرنل براؤن کر رہا ہو تو پھر سوچو کہ کیا ہو سکتا ہے۔ ہم ان جزائر میں الجھے رہ جائیں گے اور ادھر کرنل براؤن کو اتنا موقع مل جائے گا کہ وہ مشینوں کے ذریعے وہ سب کر گزرے جو وہ کرنا چاہتا ہے''......کرنل فریدی نے کہا۔

''ہاں ممکن ہے کہ مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے کرنل براؤن کوئی منصوبہ بنا رہا ہو لیکن مشین اور وہ بھی کروڑوں انسانوں

کے مائنڈ کو ہیک کرنے والی مشین جس سے یہ پتہ چل سکے کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں ایسا کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو انہیں صرف مسلمانوں کو ہی ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس مشین سے تو وہ پوری دنیا کو اپنے قبضے میں لے سکتے ہیں۔ جو ملک ان کے حکم کا غلام بن جائے انہیں وہ کچھ نہیں کہیں گے اور جو ملک ان کا غلام بننے سے انکار کرے گا اس ملک کے انسانوں کے مائنڈ ہیک کر کے وہ قاتل شعاعوں سے ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ ایک دو ممالک میں بھی ایسا ہو گیا تو پوری دنیا ایکریمیا کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے سامنے بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی''......عمران نے کہا۔

''ممکن ہے کہ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو فرسٹ ٹارگٹ کر کے وہ دنیا پر اپنی طاقت کا ہی رعب ڈالنا چاہتے ہوں۔ جب دو ممالک میں ایک ساتھ کروڑوں مسلمان جلا کر ہلاک کر دیئے جائیں گے تو پھر کون سا ایسا ملک ہو گا جو ان کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ ایکریمیا اور اسرائیل۔ کافرستان کے دوست ہیں لیکن کافرستان میں رہنے والے مسلمانوں کے وہ اتنے ہی بڑے دشمن ہیں جو پاکیشیا کے ساتھ مل کر ان دونوں ممالک کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے شاید وہ دونوں ممالک کے ہی مسلمانوں کو ٹارگٹ کر رہے ہیں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''......کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں کم از کم ایکریمیا اور اسرائیل سے بھلائی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے اور ہمیں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ کرنل براؤن کی ان دنوں سرگرمیاں کیا ہیں وہ ایکریمی صدر کے ساتھ ساتھ اسرائیل بھی چکر لگا رہا ہے اور اس کا اسرائیلی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر سے بھی بہت میل ملاپ ہو رہا ہے۔ سازش تو وہ بہرحال کر رہے ہیں جو واقعی یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ان کے سائنس دانوں نے مل کر ایسی پاور مشین بنا لی ہو جو واقعی دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہو یا پھر وہ کچھ ایسا کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں پر نیا اور خوفناک عذاب مسلط کرسکیں۔ بہرحال اس بات کا تو تب ہی پتہ چل سکتا ہے جب کرنل براؤن ہمارے ہاتھ آئے گا اور اس کا منہ کھلوایا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی بات برخوردار"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"اگر کرنل براؤن کافرستان اور پاکیشیا کے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنا چاہتا ہے تو ہم دونوں بھی مسلمان ہیں۔ ہمیں وہ کافرستان اور پاکیشیا سے دور کیوں بھجوانا چاہتا ہے۔ ہماری ہلاکت بھی تو باقی مسلمانوں کے ساتھ ایک ہی وقت میں ہوسکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری اس بات میں بہت وزن ہے۔ مجھے سوچنے

دو"...... کرنل فریدی نے کہا اور آنکھیں بند کر کے سر کرسی کی پشت سے لگا لیا۔

"پیر و مرشد شاید مراقبہ کر رہے ہیں"...... عمران نے زیرلب کہا تو کرنل فریدی نے فوراً آنکھیں کھول کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر آنکھیں موند لیں۔

"عمران"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس پیر و مرشد"...... عمران نے چاک و چوبند لہجے میں کہا۔

"تمہارے فارن ایجنٹس مائیکل اور گراہم پرانڈ نے رپورٹس دی تھیں۔ وہ تو مجھے یاد ہیں۔ اب ذرا ورلڈ کراس آرگنائزیشن کے چیئرمین نارڈ کے ساتھ تمہاری جو باتیں ہوئی تھیں انہیں دوہراؤ"...... کرنل فریدی نے آنکھیں بند کئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اس کے سامنے چیئرمین نارڈ کی بتائی ہوئی تفصیل دہرانی شروع کر دی۔

"کچھ سمجھ میں آیا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اب سب کچھ سمجھ آ گیا ہے برخوردار"...... کرنل فریدی نے کہا اور مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھے بھی سمجھ آ گیا ہے پیر و مرشد"...... عمران نے جواباً مسکرا کر کہا۔

"کیا سمجھ آیا ہے تمہیں"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ آپ کا مراقبہ باکمال ہے۔ چیئرمین نارڈ نے میری

باتوں کی تفصیل کرنل براؤن کو بھجوائی ہو گی۔ وہ کٹر یہودی ہے اور کرنل براؤن کو اس بات کا خطرہ ہو گا کہ کہیں ہمیں اس کی سازش کا علم نہ ہو جائے اور ہم اس کی راہ پر نہ لگ جائیں اس لئے وہ ہمیں فوری طور پر ہلاک کرانا چاہتا ہے جس کے لئے اس نے دو جزائر میں ہمارے لئے موت کے جال پھیلا دیئے ہیں۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ ہم ان جزائر میں جا کر الجھے رہیں اور اسے اپنا کام کرنے کا موقع مل جائے''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ واقعی تم ذہین ہو''...... کرنل فریدی نے مسکرا کر کہا۔

''آپ سے زیادہ نہیں''...... عمران نے کنواری لڑکیوں کی طرح شرما کر کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب ہمیں کرنل براؤن تک پہنچنے کے لئے اس کے راستوں پر ہی چلنا پڑے گا''...... کرنل فریدی نے عمران کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے راستوں پر۔ آپ شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں ان جزائر کی طرف ہی جانا ہو گا جہاں کرنل براؤن نے ہمارے لئے موت کے جال بچھا رکھے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تا کہ کرنل براؤن کو یہی لگے کہ ہم اس کی گیم کو سمجھ نہیں سکے ہیں اور اس کے جال میں پھنس گئے ہیں ایسا کرنے سے وہ مطمئن ہو جائے گا اور اپنے پروگرام پر اسی طرح سے عمل پیرا رہے گا اگر اسے اس بات کا پتہ چل گیا کہ ہم اس کا کھیل سمجھ چکے ہیں

تو وہ سارا پروگرام تبدیل کر دے گا اور ایسا غائب ہو گا کہ اسے ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ ہمیں ڈاج دینے کے چکر میں ہے اور ہم اسی کے کھیل کو اس کے مطابق کھیلیں گے تو ہمارے سامنے ایسے بہت سے راستے کھل جائیں گے جو ہمیں ہاف فیس یا کرنل براؤن تک پہنچا سکتے ہیں''...... کرنل فریدی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کرنل براؤن اور کسی سے رابطے میں ہو یا نہ ہو لیکن وہ شکاریوں سے رابطے میں ضرور رہتا ہو گا اور ہم ان شکاریوں کے ذریعے کرنل براؤن کا پتہ چلا سکتے ہیں۔ اس کے بعد بس کرنل براؤن کے ہاتھ لگنے کی دیر ہے پھر اس کا نہ کوئی منصوبہ رہے گا اور نہ اس کا ہاف فیس''...... عمران نے کہا۔

''ہاف فیس کا نام ہمیں محض راہ سے بھٹکانے کے طور پر لیا جا رہا ہے جبکہ یہ ساری پلاننگ ریڈ کوبرا کی ہی ہے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ریڈ کوبرا سے مجھے یاد آیا کہ ریڈ کوبرا ایجنسی کا سربراہ بظاہر کرنل براؤن ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی اور بھی موجود ہے جو گرانڈ ماسٹر ہے اور وہی خود کو ریڈ کوبرا کہلواتا ہے۔ اب یہ ریڈ کوبرا ہے کون اور کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا ہے اس نے ریڈ کوبرا ایجنسی کے تمام اختیارات کرنل براؤن کے سپرد کر رکھے ہیں لیکن

کرنل براؤن، ریڈ کوبرا کے مشورے کے بغیر کوئی بھی کام نہیں کر سکتا ہے۔ اگر اس سارے کھیل اور مسلم امہ کو نقصان پہنچانے کے پیچھے ریڈ کوبرا ایجنسی کا ہاتھ ہے تو پھر اس میں گرانڈ ماسٹر ضرور شامل ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ریڈ کوبرا کے بارے میں تو میں نے بھی سنا ہوا ہے لیکن چونکہ فرنٹ پر کرنل براؤن ہی موجود ہے اس لئے میں نے کبھی ریڈ کوبرا پر توجہ نہیں دی تھی''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''ریڈ کوبرا سوائے کرنل براؤن کے کسی سے رابطے میں نہیں رہتا ہے اس نے خود کو چھپایا ہوا ہے۔ ہمیں اگر ایکریمیا اور اسرائیل کی مسلم امہ کے خلاف ہونے والی مشترکہ سازش کو روکنا ہے تو پھر ہمیں کرنل براؤن کے ساتھ ساتھ ریڈ کوبرا تک بھی پہنچنا ہوگا ورنہ سب کچھ ہاتھ آنے کے باوجود ہم خالی ہاتھ ہی رہ جائیں گے اور ریڈ کوبرا ہر وہ کام کر سکتا ہے جو کرنل براؤن کے اختیار میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ریڈ کوبرا تک پہنچنے کے لئے بھی ہمیں کرنل براؤن تک پہنچنا ہوگا۔ تم بتا رہے ہو کہ اس کے بارے میں سوائے کرنل براؤن کے اور کوئی نہیں جانتا تو پھر ہمارے لئے کرنل براؤن کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ وہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے ہم ریڈ کوبرا تک پہنچ سکتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی گھناؤنی سازش کو روک سکتے

ہیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس لئے ہمیں اس معاملے کو فیک نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہمیں جو کرنا ہے جلد سے جلد کرنا ہوگا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ جب تک کرنل براؤن ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتا اصل سازش کا بھی ہمیں کچھ پتہ نہیں چل سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کرنل براؤن نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے دو جزائر میں پکٹنگ کی ہے تو اس نے لیڈی ایجنٹ جیکولین اور جیرالڈ کو اس کھیل کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا ہوگا اور نہ ہی ان سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ کرنل براؤن اور ریڈ کوبرا مسلمانوں کے خلاف کیا پلاننگ کر رہے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میں سمجھ رہا ہوں۔ لیڈی ایجنٹ جیکولین اور جیرالڈ سے ہم سوائے اس بات کے اور کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ کرنل براؤن کہاں ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ان سے ہمیں کرنل براؤن کا پتہ چل جائے۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے وہ ہم بعد میں دیکھ لیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تو پھر آپ کس جزیرے کی طرف جانا پسند کریں گے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہمیں جو دانہ ڈالا گیا ہے اس کے مطابق جزیرہ گرانڈ سے کافرستانی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جائے گا اور جزیرہ ہوان سے پاکیشیا کے مسلمانوں کو اس لئے حق تو یہی بنتا ہے کہ میں جزیرہ گرانڈ کی

طرف جاؤں اور تم جزیرہ ہوان کی طرف اور جہاں تک یہ گیم میری سمجھ میں آئی ہے کرنل براؤن بھی یہی چاہتا ہے ورنہ وہ تصاویر کے ذریعے ہمیں ان جزائر کے بارے میں یہ بات نہ بتاتا کہ کس جزیرے سے کس ملک کے مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے''۔ کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے۔ میں بھی انہی پہلوؤں پر غور کر رہا تھا۔ تو پھر طے رہا کہ آپ جزیرہ کرانڈ جائیں گے اور میں جزیرہ ہوان''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے اپنی ٹیم بلا لی ہے۔ ٹیم کے آتے ہی میں پاکیشیا سے ہی جزیرہ کرانڈ جانے کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ تم اپنی ٹیم سلیکٹ کر لو اور جزیرہ ہوان جانے کی تیاری مکمل کر لو۔ ہم ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں گے تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام بھی آ سکیں اور ایک دوسرے سے ملنے والی معلومات شیئر بھی کر سکیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''آپ اپنے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دیں۔ میں آپ کو اپنے پاس موجود ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دیتا ہوں تاکہ دونوں ضرورت کے وقت جب چاہیں ایک دوسرے سے رابطہ کر سکیں''۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اسے اپنے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرانی شروع کر دی اور عمران نے اسے اپنے پاس موجود ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دی۔

''تم اپنی ٹیم کے کتنے ممبر ساتھ لے جاؤ گے''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''آپ کے ساتھ چار ممبر جا رہے ہیں۔ تو میں بھی اتنے ہی لے جاؤں گا تاکہ زیادہ بھیڑ بھاڑ نہ ہو کیونکہ آگے چل کر ہمیں ایک ہونا ہے تو ہمارے ساتھیوں کی تعداد ڈبل ہو جائے گی اور پھر ہم ریڈ کوبرا کے خلاف میدان عمل میں آ جائیں گے''۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''دیکھو کیا ہوتا ہے۔ یہ تو جزائر پر جانے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ ہمارا اگلا لائحہ عمل کیا ہوگا''...... کرنل فریدی نے کافی کا مگ اٹھا کر کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہوگا اچھا ہی ہو گا اور ہمارا یہ مشترکہ کارنامہ یادگار کارناموں میں شمار کیا جائے گا''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے بھی کافی کا مگ اٹھایا اور جزیرہ ہوان پر جانے کے لئے دل ہی دل میں لائحہ عمل طے کرنا شروع ہو گیا کہ وہ جزیرہ ہوان کن راستوں سے جائے گا اور اسے جزیرے پر پہنچنے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ کرنل فریدی بھی شاید یہی سب سوچ رہا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے کافی پیتے ہوئے جزیرہ ہوان اور جزیرہ کرانڈ پر جانے کا سوچ رہے تھے۔

جیرالڈ بھی جیکولین کی طرح ایک بڑے کنٹینر میں اپنا دفتر سجائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کنٹینر کی چاروں دیواروں پر بلٹ پروف شیشے لگے ہوئے تھے جن سے وہ باہر کے مناظر آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اس کا کنٹینر ایک پہاڑی کی چوٹی پر رکھا گیا تھا اس لئے وہ جزیرے کے چاروں اطراف آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

جیرالڈ کے ہاتھوں میں جدید اور طاقتور دوربین تھی اور وہ دوربین آنکھوں سے لگائے شمال کی سمت دیکھ رہا تھا۔ جزیرے پر چھوٹی بڑی طویل پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ کہیں کہیں سبزہ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں ہر طرف مسلح افراد موجود تھے جو چاروں اطراف میں گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ جیرالڈ دوربین سے ان سب کی پوزیشن چیک کر رہا تھا۔ چند پہاڑیوں پر اینٹی کرافٹ گنیں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور چند جگہوں پر میزائل لانچر بھی نصب تھے جن کے رخ سمندر کی جانب ہی تھے۔

جزیرے کے ساحلی حصے پر بیس بیس فٹ کے فاصلے پر فولادی ستون لگے ہوئے تھے جن سے سرخ رنگ کی لیزر لائٹ جیسی روشنیاں نکل کر ایک دوسرے سے مل رہی تھیں۔ یہ لیزر لائٹ ساحلی حصے پر باڑ کی طرح چاروں طرف لگائی گئی تھیں اور ان لیزر لائٹس کے ساتھ ایسی ریز کام کر رہی تھیں جو کٹر ریز کے طور پر کام کرتی تھیں۔ اگر کوئی جاندار ان لیزر لائٹس سے گزرنے کی کوشش کرتا تو کٹر ریز تیز دھار آری کی طرح اس کے جسم کے کئی ٹکڑے کر سکتی تھیں۔ یہ اقدام ساحلی علاقے سے چھپ کر اور خفیہ طور پر آنے والے افراد کے لئے کیا گیا تھا کہ وہ اگر ساحل پر پہنچ بھی جائیں تو وہ ان کٹر ریز کو پار نہ کر سکیں۔ فولادی ستون بیس بیس فٹ اونچے تھے اور ہر دو انچ کے بعد ایک سرخ رنگ کی روشنی کی لکیر نکل کر دوسرے ستون سے مل رہی تھی۔ ریز میں اتنا خلاء بھی نہیں تھا کہ کوئی انسان اس کے اندر سے ہاتھ بھی نکال سکے۔

اس کے علاوہ بھی جزیرے پر خاطر خواہ انتظامات تھے۔ جزیرے کے ایک مسطح حصے کو صاف کر کے وہاں ایک عارضی رن وے بنا دیا گیا تھا جہاں چار فائٹر طیارے ہر وقت تیار کھڑے رہتے تھے اور ضرورت پڑنے پر فوراً پرواز کر سکتے تھے۔ ان فائٹر طیاروں میں جدید جنگی اسلحہ نصب تھا جو بڑے سے بڑے شپ پر حملہ کر کے اسے تباہ کر سکتا تھا۔ طیاروں کے ساتھ ساتھ وہاں چار گن شپ ہیلی کاپٹر بھی تھے جن میں سے دو ہیلی کاپٹر دن بھر

جزیرے اور جزیرے کے اردگرد چکراتے رہتے تھے اور پھر یہی عمل رات کے وقت باقی دو ہیلی کاپٹرز سرانجام دیتے تھے۔

جزیرے پر بے شمار خفیہ ٹھکانے بنے ہوئے تھے جہاں ہر وقت مسلح افراد چھپے رہتے تھے اور ضرورت کے وقت وہ ان خفیہ ٹھکانوں سے نکل کر بڑی سے بڑی فوج کا سامنا کر کے انہیں خون میں نہلا سکتے تھے۔ یہی نہیں اس جزیرے کے ہر حصے پر نظر رکھنے کے لئے وہاں سیکورٹی کیمرے بھی لگائے گئے تھے۔ جزیرے کے سنٹر میں ایک بڑا تہہ خانہ بنایا گیا تھا۔ جزیرے کا تمام کنٹرول اسی تہہ خانے میں رکھا گیا تھا۔ جزیرے کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہو جہاں حفاظت کا سخت اور فول پروف بندوبست نہ کیا گیا ہو یہاں تک کہ جزیرے کے گرد پانی کے نیچے کئی فٹ لمبے وائر بچھا دیئے گئے تھے جنہیں جنریٹرز سے ہر وقت برقی رو پہنچائی جاتی تھی جس سے کئی میٹر تک پانی میں شدید کرنٹ رہتا تھا اور کرنٹ والے پانی میں آنے والا آبی جانور بھی زندہ نہیں بچتا تھا۔ یہ تمام انتظامات کرنل براؤن نے کئے تھے جس نے اپنی طرف سے عمران، کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کے جال بچھائے تھے اور ظاہر ہے اس قدر خوفناک اور فول پروف انتظامات کے باوجود عمران، کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کا اس جزیرے کی طرف آنا صریحاً موت کے مترادف ہی ہوسکتا تھا۔

جزیرے کے کنٹرول روم میں جدید مشینری نصب تھی جس سے

جزیرے کے ہر حصے پر نہ صرف نظر رکھی جاتی تھی بلکہ اس جزیرے پر آنے والے بڑے سے بڑے طوفان کا بھی مقابلہ کیا جا سکتا تھا۔ وہاں راڈار سسٹم بھی نصب تھا جو میلوں دور سے ہی اس جزیرے کی طرف آنے والے کسی بھی بحری جہاز، موٹر بوٹس اور لانچوں کے ساتھ ساتھ اس طرف آنے والی آبدوزوں اور آسمان سے آنے والے ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کا بروقت کاشن دیتے تھے اور جزیرے کے قریب آنے سے پہلے ہی انہیں دور سے ہی نشانہ بنا کر تباہ کیا جا سکتا تھا۔ جزیرے پر اینٹی میزائل بھی نصب تھے تاکہ اگر طیاروں یا بحری جہازوں سے اس جزیرے کی طرف میزائل فائر کئے جاتے تو انہیں ان اینٹی میزائلوں سے راستے میں ہی تباہ کیا جا سکتا تھا۔ دونوں جزیروں پر ایک جیسے انتظامات تھے۔

جیرالڈ کے پاس سوائے اس جزیرے کی نگرانی کرنے اور گھومنے پھرنے کے اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ سارا دن یا تو جزیرے پر آزادی سے گھومتا پھرتا تھا یا پھر کنٹینر میں بنے ہوئے آفس میں آ جاتا تھا اور کھڑکیوں کے بلٹ پروف شیشوں کے سامنے کھڑا ہو کر دوربین سے جزیرے اور سمندر کا جائزہ لیتا رہتا تھا۔ جیرالڈ، کرنل براؤن کی طرف سے کئے گئے ان تمام انتظامات سے بے حد مطمئن تھا۔ اسے یقین تھا کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کچھ بھی کر لیں وہ کسی طور بھی اس جزیرے پر نہیں آ سکیں گے۔

جیرالڈ ابھی ساحل کا نظارہ کر ہی رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور وہاں تیز سیٹی کی آواز گونجنا شروع ہوگئی۔ سیٹی کی آواز سن کر جیرالڈ نے پلٹ کر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا میز کی طرف آیا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا آن کرنے والا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ سپیشل کال فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے مسلسل کہا جا رہا تھا۔

''پاکیشیا سے سپیشل کال۔ کیا مطلب۔ مجھے تو کافرستان سے سپیشل کال آنی تھی پھر یہ سپیشل کال پاکیشیا سے کیوں کی جا رہی ہے''...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جواب دینے کے لئے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا۔

''یس آر سی تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... جیرالڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''میں پاکیشیا سے آر سی ایٹ ون بول رہا ہوں۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ریڈ کوبرا کے تمام ایجنٹ ریڈ کوبرا کا نام آر سی کے کوڈ کے تحت استعمال کرتے تھے۔

''آر سی ایٹ ون تم پاکیشیا میں کیا کر رہے ہو۔ تمہاری ڈیوٹی تو کافرستان میں لگائی گئی تھی۔ اوور''...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ میری ڈیوٹی کرنل فریدی کی نگرانی کے لئے لگائی گئی تھی اور میں اس کی جدید سائنسی آلات سے نگرانی کر رہا تھا پھر اچانک کرنل فریدی کافرستان سے پاکیشیا روانہ ہوگیا تو مجبوراً مجھے اس کے پیچھے پاکیشیا جانا پڑا۔ کرنل فریدی اپنے دو ساتھیوں جن میں ایک کیپٹن حمید اور دوسرا اس کا دوست سیٹھ قاسم تھا پاکیشیا پہنچ کر سیدھے علی عمران کے فلیٹ میں گئے تھے۔

عمران ان کے آنے کے کافی دیر بعد اپنے فلیٹ میں آیا تھا۔ اگر میں ان کی سائنسی آلات سے نگرانی نہ کر رہا ہوتا تو شاید میں کب کا پکڑا جا چکا ہوتا۔ بہرحال تین گھنٹوں کے بعد کیپٹن حمید، قاسم کے ساتھ عمران کے فلیٹ سے نکلا اور وہاں سے ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہوگیا۔ کرنل فریدی چونکہ بدستور عمران کے فلیٹ میں تھا اس لئے میں نے اپنے ایک ساتھی کو کیپٹن حمید کے پیچھے بھیج دیا تاکہ وہ اس بات کا پتہ چلا سکے کہ کیپٹن حمید، قاسم کے ساتھ کہاں گیا ہے۔

بعد میں پتہ چلا کہ کیپٹن حمید، قاسم کو ایئر پورٹ پر چھوڑنے کے لئے گیا ہے تاکہ اسے واپس کافرستان بھجوا سکے۔ جب قاسم کافرستان کے لئے روانہ ہوگیا تب بھی کیپٹن حمید ایئر پورٹ پر ہی رکا رہا تھا پھر اگلے دو گھنٹوں کے بعد وہاں کرنل فریدی کے تین اور ساتھی پہنچ گئے جن میں ایک کرنل فریدی کا دوست طارق تھا جو ایک شکاری ہے اور دوسرا کرنل فریدی کی بلیک فورس کا انچارج ہریش۔

ان دونوں کے ساتھ ایک عورت بھی تھی جس کی شناخت انسپکٹر ریکھا کے طور پر کی گئی ہے اور یہ بھی کرنل فریدی کے ہی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔

کیپٹن حمید ان تینوں کو بھی عمران کے فلیٹ میں لے آیا تھا۔ وہ سب عمران کے فلیٹ میں رہے اور پھر آدھی رات کے وقت کرنل فریدی اپنے چاروں ساتھیوں کے ساتھ عمران کے فلیٹ سے نکل آیا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ عمران نے انہیں جانے کے لئے ایک گاڑی مہیا کر دی تھی۔ میں چونکہ مسلسل کرنل فریدی کی نگرانی کر رہا تھا اس لئے جیسے ہی وہ عمران کے فلیٹ سے نکل کر کار میں روانہ ہوئے میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا اور پھر میں نے انہیں سپیشل ایئر بیس کی طرف جاتے دیکھا۔ انہیں سپیشل ایئر بیس کی طرف جاتے دیکھ کر میں چونک پڑا۔ کچھ ہی دیر میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ایک چارٹرڈ طیارے میں بیٹھ کر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے تو میں نے فوری طور پر اپنے ذرائع سے سپیشل ایئر بیس میں جا کر انکوائری کی تو مجھے پتہ چلا کہ عمران نے کرنل فریدی کو ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے براعظم جنوبی ایکریمیا کے ملک برازیل روانہ کیا ہے۔

چارٹرڈ طیارے کی بکنگ برازیل کے علاقے مونٹس کلاروس کی ہے۔ اگر وہ مونٹس کلاروس پہنچ گئے تو وہاں سے انہیں کورنٹو پھر بلیو بارزنٹی اور پھر ساحلی علاقے ویٹوریا پہنچنے میں بہت کم وقت لگے گا

جہاں سے وہ خط سرطان کی طرف موٹر بوٹس یا لانچوں سے سفر کرتے ہوئے گونسٹر کے جزائر تک پہنچ سکتے ہیں۔ گونسٹر کے جزائر سے انہیں ایسے بہت سے راستے مل جائیں گے جو جزیرہ کرانڈ تک انہیں پہنچا سکتے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے آر سی ایٹ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کرنل فریدی اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ جزیرہ کرانڈ آنے کے لئے نکل پڑا ہے۔ اوور''...... جیرالڈ نے ساری تفصیل سن کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ انہیں پاکیشیا سے روانہ ہوئے کئی گھنٹے ہو چکے ہیں اور اب تک شاید وہ برازیل کے علاقے مونٹس کلاروس پہنچنے والے ہوں گے۔ اوور''...... آر سی ایٹ ون نے جواب دیا۔

''کیا ہمارا مونٹس کلاروس اور اس کے ارد گرد علاقوں میں بھی کوئی سیٹ اپ موجود ہے جس سے پتہ لگایا جا سکے کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کن راستوں سے جزائر گونسٹر پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''نو باس۔ وہاں ہمارا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ اوور''...... آر سی ایٹ ون نے کہا۔

''ہونہہ۔ گونسٹر کے جزیروں پر بھی ہمارا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''نو باس۔ میری معلومات کے مطابق وہاں بھی ہمارا کوئی سیٹ

اپ موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں آپ چیف سے بات کر لیں وہی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کن کن علاقوں میں ہمارا سیٹ اپ موجود ہے۔ اوور''...... آرسی ایٹ ون نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں چیف سے بات کر لیتا ہوں۔ تم بتاؤ اب تم پاکیشیا میں ہی رکے رہو گے یا واپس کافرستان جاؤ گے۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''میرا کام کرنل فریدی کی نگرانی کی حد تک تھا باس۔ اب چونکہ میرا کام ختم ہو چکا ہے اس لئے میں نے یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ میں آج ہی یہاں سے نکل جاؤں گا۔ اوور''...... آرسی ایٹ ون نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا وہاں سے کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہی چارٹرڈ طیارے میں روانہ ہوئے ہیں یا علی عمران اور اس کے ساتھی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اوور''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''نو باس۔ علی عمران اور اس کے ساتھی کرنل فریدی کے ساتھ نہیں ہیں۔ اوور''...... آرسی ایٹ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں''...... جیرالڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''تو کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں نے اپنی موت کی طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں''...... جیرالڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے میز کے نیچے ہاتھ ڈال

کر ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک نوجوان کنٹینر کا دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ اندر آتے ہی اس نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر جیرالڈ کو ایڑی بجا کر سیلوٹ کیا۔

''جیمز۔ تمہارے پاس جزیرہ کرانڈ اور اس کے اردگرد کے علاقے کے جتنے بھی نقشے ہیں وہ سب لے آؤ۔ خاص طور پر گونسٹر جزائر کے نقشے ضرور لانا''...... جیرالڈ نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... نوجوان نے کہا اور الٹے قدموں باہر نکل گیا۔

اگلے دس منٹ بعد وہ ایک بڑا سا اٹلس نما نقشہ لے کر آ گیا۔

''یہ چیف کرنل براؤن کی طرف سے بھیجا ہوا خصوصی نقشہ ہے جس میں جزیرہ کرانڈ کے ساتھ ساتھ اس کے اردگرد سو کلو میٹر کے دائرے میں موجود تمام علاقوں اور جزائر کی تفصیل موجود ہے''۔ نوجوان نے کہا تو جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیرالڈ کے اشارے پر جیمز نے سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک خالی ٹیبل پر نقشہ کھول کر پھیلانا شروع کر دیا۔ نقشہ پھیلتے ہی جیرالڈ آگے بڑھا اور غور سے اسے دیکھنا شروع ہو گیا۔

''گونسٹر جزائر کی تعداد کتنی ہے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''ان جزیروں کی تعداد تین ہے باس اور چونکہ تینوں جزیرے ایک دوسرے کے قریب ہیں اور ان کے سرے آپس میں ملے ہوئے ہیں اس لئے انہیں گونسٹر جزائر کہا جاتا ہے اور یہ ہیں وہ

تینوں جزائر''...... جیمز نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ علاقہ برازیل کے علاقے مونٹس کلاروس کا ہے اس سے آگے کورنٹو پھر بلیو بارزنٹی اور پھر ساحلی علاقہ ویٹوریا۔ اگر فرض کرو کہ میں مونٹس کلاروس میں ہوں تو مجھے کورنٹو، بلیو بارزنٹی اور ویٹوریا تک آنے میں کتنا وقت لگ سکتا ہے اور مجھے ایسا کون سا ذریعہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ میں جلد سے جلد ویٹوریا پہنچ جاؤں''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''ہوائی سفر میں تو زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ کلاروس سے ایسی بہت سی فلائٹس مل جاتی ہیں جو اردگرد کے علاقوں اور ویٹوریا میں آتی ہیں اگر آپ کسی فلائٹ سے سفر کریں گے تو آپ کا یہ سفر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹوں کا ہوگا اور اگر آپ زمینی راستے سے کلاروس سے ان تمام علاقوں سے گزرتے ہوئے ویٹوریا آئیں گے تو اس میں آپ کو کافی وقت لگ جائے گا جو ایک ہفتے کا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ کا بھی''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ تو کیا فلائٹس سے گونسٹر جزائر پر بھی آیا جا سکتا ہے''۔ جیرالڈ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

''نو باس۔ یہ تینوں جزیرے غیر آباد ہیں۔ یہاں زیادہ تر لوگ سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں چونکہ یہ جزیرے چٹیل ہیں اس لئے یہاں نہ کوئی فصل بوئی جا سکتی ہے اور نہ ہی یہاں میٹھا پانی دستیاب ہے۔ اس لئے یہاں آج تک کوئی آباد کاری نہیں کی گئی ہے۔

جہاں آبادی نہ ہو وہاں کسی فلائٹ کے آنے کا انتظام کیسے کیا جا سکتا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''پرائیوٹ ہیلی کاپٹروں سے تو یہاں آیا ہی جا سکتا ہے''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس لیکن اس علاقے میں جو لوگ سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں وہ ہیلی کاپٹروں کی بجائے لانچوں اور موٹر بوٹس کا ہی انتخاب کرتے ہیں''...... جیمز نے جواب دیا۔

''ویٹوریا سے گونسٹر جزیروں پر آنے کے لئے کتنا وقت درکار ہوسکتا ہے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''تیز رفتار لانچیں تو چار سے چھ گھنٹوں میں ان جزائر پر پہنچ جاتی ہیں لیکن موٹر بوٹس دس سے بارہ گھنٹے کا وقت لیتی ہیں''۔ جیمز نے کہا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ ان تینوں جزیروں میں ایسا کون سا جزیرہ ہے جو اس جزیرے۔ میرا مطلب ہے جزیرہ گرانڈ سے زیادہ نزدیک ہے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''گونسٹر جزائر کا ایک جزیرہ جو کامبو جزیرہ کہلاتا ہے اس کا رخ جزیرہ گرانڈ کی طرف ہی ہے اور اس طرف ایسے بہت سے راستے ہیں جہاں سے لانچوں اور موٹر بوٹس کے ذریعے جزیرہ گرانڈ کی طرف آیا جا سکتا ہے۔ راستے میں بے شمار چھوٹے چھوٹے ٹاپو ہیں جو جزیرہ گرانڈ اور جزیرہ کامبو کے درمیانی راستوں میں ہی موجود

ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ جزیرہ کامبو یا گونسٹر جزیرے اور جزیرہ کرانڈ کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے''...... جیرالڈ نے جیمز کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''زیادہ فاصلہ نہیں ہے باس۔ یہ تقریباً چالیس بحری میل کا راستہ ہوگا جو تیز رفتار لانچوں اور موٹر بوٹس سے ایک سے دو گھنٹوں میں طے کیا جا سکتا ہے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''کیا ہمارا گونسٹر جزائر اور درمیانی راستوں میں موجود ٹاپوؤں پر کوئی سیٹ اپ موجود ہے۔ سیٹ اپ سے مراد کیا وہاں ہمارا کوئی آدمی موجود ہے''...... جیرالڈ نے پوچھا۔

''یس باس۔ نہ صرف جزائر گونسٹر بلکہ درمیانی راستوں پر موجود چند ٹاپوؤں پر بھی ہمارے آدمی موجود ہیں جو اس طرف سیر و تفریح کرنے کے لئے آنے والے والوں کو روک کر واپس گونسٹر جزائر کی طرف بھجوا دیتے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا ان افراد سے رابطہ ہے جو جزائر گونسٹر اور ٹاپوؤں پر موجود ہیں''...... جیرالڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ میں جب چاہوں ان سے رابطہ کر سکتا ہوں۔ میں نے ہی چیف کے حکم پر انہیں ان سب جگہوں پر تعینات کر رکھا ہے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ چیف نے واقعی یہاں زبردست سیٹ اپ بنا رکھا ہے''...... جیرالڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اس جزیرے پر سیٹ اپ بنانے کے لئے ہمیں کئی ماہ لگ گئے تھے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''ان سب باتوں کو چھوڑو یہ باتیں پھر کسی وقت ہو جائیں گی تم فوری طور پر گونسٹر جزائر اور ٹاپوؤں پر موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ کافرستان کا ہارڈ سٹون جس کا نام کرنل فریدی ہے اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ مونٹس کلاروس پہنچ چکا ہے۔ وہ کسی بھی وقت وہاں سے نکل سکتا ہے اور میری اطلاعات کے مطابق وہ کورنٹو، بلیو بارزنٹی سے ہوتا ہوا ساحلی علاقے ویٹوریا آئے گا اور پھر وہ وہاں سے کسی لانچ یا پھر موٹر بوٹ کے ذریعے گونسٹر جزائر پر پہنچنے کی کوشش کرے گا اس کے بعد وہ جزیرہ کرانڈ کی طرف پیش قدمی کر سکتا ہے اس لئے تم نہ صرف اس جزیرے پر موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کرو بلکہ اردگرد کے علاقوں میں جتنے بھی ریڈ کوبرا کے افراد موجود ہیں ان سب کو بھی بتا دو اور انہیں میرا حکم پہنچا دو کہ انہیں کوئی بھی موٹر بوٹ یا لانچ گونسٹر جزائر سے نکل کر ٹاپوؤں اور جزیرہ کرانڈ کی طرف بڑھتی دکھائی دیں تو وہ اس کی فوراً ہمیں اطلاع دیں''...... جیرالڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں انہیں یہ حکم دے دوں کہ اس طرف آنے والی کسی بھی موٹر بوٹ یا لانچ کو تباہ کر دیا جائے''...... جیمز

نے کہا۔

''نانسنس۔ میں نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے''...... جیرالڈ نے اسے گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو باس۔ وہ میں۔ میں''...... جیرالڈ کو غصے میں دیکھ کر جیمز نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس طرف آنے والی لانچوں اور موٹر بوٹس کو اگر راستے میں ہی تباہ کر دیا جائے گا تو پھر چیف کو اس جزیرے پر اتنا بڑا سیٹ اپ بنانے کی کیا ضرورت تھی اور تم یہ کیسے کنفرم کر سکتے ہو کہ گونسٹر جزائر اور ٹاپوؤں کی طرف آنے والی لانچوں یا موٹر بوٹس میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے''...... جیرالڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا''...... جیمز نے فوراً کہا۔

''اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ وہ اس طرف آنے والی کسی بھی موٹر بوٹ اور لانچ کو روکنے کی کوشش نہ کریں بس جو بھی لانچ یا موٹر بوٹ اس طرف آتی دکھائی دے اس کے بارے میں ہمیں اطلاع دے دیں اس کے بعد ہم خود دیکھ لیں گے کہ ان بوٹس یا لانچوں کے ساتھ کیا کرنا ہے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی سب کو الرٹ کر دیتا ہوں''...... جیمز نے کہا۔

''جیسے ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تم اس کے

بارے میں فوراً مجھے رپورٹ کرو گے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''یس باس''...... جیمز نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ جیرالڈ کو سلام کرتا ہوا تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

''آؤ کرنل فریدی۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو موت کے جزیرے پر ویلکم کرنے کے لئے تیار ہوں''...... جیمز کے جاتے ہی جیرالڈ نے زہریلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک کر اسے غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

عمران اور اس کے چار ساتھی برازیل جانے والی ایک فلائٹ میں سوار تھے۔ انہوں نے طویل سفر کیا تھا اور وہ اب کچھ ہی دیر میں برازیل کے ایک ساحلی علاقے ساؤلیوس پہنچنے والے تھے۔ پاکیشیا سے انہوں نے برازیل تک کا طویل سفر کیا تھا اور مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے وہ برازیل کے علاقے ٹیری سینا پہنچے تھے اور اب وہ ٹیری سینا سے ڈائریکٹ ساؤلیوس جانے کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔

عمران کے ساتھیوں میں کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر شامل تھے جنہیں ایکسٹو نے فوری طور پر دانش منزل میں مشن کی بریفنگ کے لئے بلایا تھا اور ان کے آتے ہی ایکسٹو نے انہیں مشن کے بارے میں بریف کرنا شروع کر دیا تھا اور انہیں عمران کی سرکردگی میں مشن پر جانے کی ہدایات دی تھیں۔ بریفنگ کے دوران عمران بھی ان کے ہمراہ ہی تھا جو اس معاملے میں بے حد سنجیدہ دکھائی

دے رہا تھا اور عمران کی سنجیدگی دیکھ کر ممبران کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ معاملہ انتہائی حساس اور خطرناک ہے جس نے عمران جیسے انسان کو بھی سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

بریفنگ کے بعد جب ممبران نے عمران سے مشن کے بارے میں سوال کرنے شروع کئے تو عمران نے سنجیدگی کے ساتھ ہی ان کے ہر سوال کا جواب دیا تھا۔ عمران کی سنجیدگی نے ان سب کو بھی سنجیدہ کر دیا تھا اور انہوں نے عمران کے ساتھ فوری طور پر مشن پر جانے کے لئے اپنی تیاری شروع کر دی تھی۔ عمران نے انہیں بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے سے برازیل پہنچیں گے اور اس کے بعد وہ آگے جانے کا لائحہ عمل بنائیں گے۔ اس پر بھلا ممبران کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس طرح وہ سب برازیل پہنچے اور پھر عمران انہیں مختلف علاقوں سے گزارتا ہوا ٹیری سینا لے آیا تھا۔ انہوں نے ٹیری سینا کے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ اس دوران عمران ان سے الگ ہی رہا تھا۔ وہ نجانے کیا کرتا پھر رہا تھا۔ دو روز بعد جب وہ ہوٹل آیا تو اس نے ان سب کو ایئر پورٹ چلنے کے لئے کہا۔ جولیا اور صفدر نے عمران سے بہت پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ دو روز سے کہاں تھا اور اب وہ انہیں لے کر کہاں جا رہا ہے لیکن عمران نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا اور اس کی سنجیدگی میں بھی کوئی فرق نہیں آیا تھا اس لئے وہ سب خاموشی سے اس کے ہمراہ ایئر پورٹ پہنچ گئے اور ساؤلیوس جانے والے طیارے میں سوار ہو گئے۔

کچھ ہی دیر میں طیارہ ٹیری سینا کے رن وے سے پرواز کر گیا اور ان کا سفر شروع ہو گیا۔ سفر کے دوران انہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ ٹیری سینا سے ساؤلیوس جا رہے ہیں۔

عمران جس سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر سیاہ فام بیٹھا ہوا تھا جس کے سر پر فلیٹ ہیٹ تھا اور وہ جسمانی لحاظ سے بھی خاصا مضبوط دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی پچھلی سیٹوں پر جولیا اور تنویر بیٹھے تھے جبکہ دوسری رو میں ان کی ساتھ والی سیٹوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اب تک جتنا بھی سفر کیا تھا وہ مسلسل میک اپ بدلتے رہے تھے۔ اس وقت عمران سمیت وہ سب سیاہ فام ہی دکھائی دے رہے تھے اور ان کے کاغذات بھی برازیل کے ایک قبائل کے بنے ہوئے تھے جو ساؤلیوس کے جنگلوں میں موجود تھا۔

چونکہ وہ سب طیارے میں تھے اور عمران کے ساتھ مقامی شخص بیٹھا ہوا تھا اس لئے جولیا اور اس کے ساتھی عمران سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ ان کا سفر مزید ایک گھنٹے تک جاری رہا پھر طیارہ انہیں لے کر ساؤلیوس ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا۔ طیارے سے اتر کر وہ امیگریشن سے کلیئرنگ لے کر ایئر پورٹ سے نکلے تو یہ دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے کہ جو سیاہ فام عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا وہ اب بھی ان کے ساتھ ہی آ رہا تھا

اور عمران کے برابر چل رہا تھا۔ عمران اور سیاہ فام نے طیارے کے اندر اور طیارے سے باہر آنے کے بعد ایک بار بھی ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی وہ بظاہر ایک دوسرے سے لاتعلق دکھائی دے رہے تھے لیکن اب جس طرح سیاہ فام عمران کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اس سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ عمران کو اور عمران اسے بخوبی جانتا ہو۔

ایئر پورٹ سے باہر نکل کر ادھیڑ عمر سیاہ فام رکا تو عمران بھی رک گیا اور اس نے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو اپنے قریب آنے کے لئے کہا تو وہ سب اس کے قریب آ گئے۔

”تم سب ٹیکسی پکڑو اور ہوٹل گرانڈ پہنچ جاؤ۔ ہوٹل گراؤنڈ کا کمرہ نمبر ایک سو دس، ایک سو گیارہ اور ایک سو بارہ ہمارے لئے بک ہے۔ وہاں اپنے نام بتانا اور اپنے کمروں میں چلے جانا۔ میں تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ جاؤں گا“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”لیکن......“ جولیا نے کہنا چاہا۔ وہ عمران سے اس ادھیڑ عمر سیاہ فام کے بارے میں پوچھنا چاہ رہی تھی۔

”کہا ہے نا کہ تم سب ہوٹل جاؤ۔ وہاں آ کر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ ابھی مجھے مسٹر سام کے ساتھ ایک ضروری کام کے لئے جانا ہے۔ وہاں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی“...... عمران نے کہا تو عمران کے منہ سے ادھیڑ عمر کا نام سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ اور کچھ نہیں تو انہیں یہ ضرور کنفرم ہو گیا تھا کہ ادھیڑ عمر سیاہ فام ان

کے ساتھ ہی ہے۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ہوٹل پہنچ کر تمہارا انتظار کریں گے۔ آؤ ساتھیو''...... جولیا نے پہلے عمران سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے ایک طرف ہو لی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

''ارے ارے۔ میرا بیگ تو اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔ میں اسے کہاں اٹھائے پھروں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر مسکراتا ہوا واپس آیا اور اس نے عمران سے اس کا بیگ لے لیا۔

''چلیں مسٹر سام''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو جاتے دیکھ کر ادھیڑ عمر سیاہ فام سے مخاطب ہو کر کہا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ عمران کا بیگ اٹھائے اپنے ساتھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

''ہاں چلو''...... ادھیڑ عمر سیاہ فام نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جانا کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پارکنگ کی طرف چلو۔ میں نے راستے میں اپنے آدمیوں کو کال کر دی تھی انہوں نے ہمارے لئے کار بھیج دی ہو گی''...... سام نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے پارکنگ میں پہنچ گئے۔ پارکنگ میں پہنچتے ہی سیاہ فام سام نے سر سے ہیٹ اتارا اور اپنے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ جیسے ہی اس نے اپنے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ

پھیرنا شروع کیا۔ اسی لمحے پارکنگ کے ایک حصے سے سیاہ رنگ کی ایک مرسڈیز کار نکل کر تیزی سے آگے آئی اور ان دونوں کے پاس آ کر رک گئی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سیاہ فام بیٹھا ہوا تھا۔

''چلو۔ بیٹھ جاؤ۔ یہ ہماری کار ہے''...... سام نے کہا اور کار کا اگلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ عمران نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ کار شہر کی سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی ہوئی جا رہی تھی۔ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی کار ایک کمرشل پلازہ کے باہر رک گئی۔ اس پلازہ پر کئی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔

کار رکتے ہی سام عمران کو کار سے باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کار سے باہر آ گیا۔ عمران بھی کار سے نکلا تو کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کار کے جاتے ہی سام اسی کمرشل پلازہ کی طرف بڑھ گیا جس کے سامنے کار رکی تھی۔ عمران بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگا۔

سام، عمران کو لئے پلازہ کے بیسمنٹ میں آ گیا جہاں بلیک کلب کا ایک نیون سائن جگمگا رہا تھا۔ سام، عمران کو لے کر اس کلب میں آ گیا۔ کلب میں سستی شراب اور منشیات کی ملی جلی بو رچی بسی ہوئی تھی۔ ہال میں بے شمار میزیں لگی ہوئی تھیں جہاں سیاہ فاموں سمیت مختلف قوموں کے افراد موجود تھے۔ دائیں طرف بار

ٹینڈر تھا جہاں سیاہ فام نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔ سام رکے بغیر کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

"یس پلیز"...... کاؤنٹر گرل نے سام کو دیکھ کر ہونٹوں پر کاروباری انداز میں مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

"مجھے فولس سے ملنا ہے۔ اس سے کہو کہ انکل سام آیا ہے"۔ سام نے کہا تو لڑکی، فولس کا نام سن کر چونک پڑی۔

"تمہارا مطلب ہے اس کلب کا مینجر فولس اپا گی"......لڑکی نے اس کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... سام نے کہا۔

"سوری۔ مینجر صاحب اس وقت مصروف ہیں اور وہ بغیر کسی سے اپوائنٹمنٹ دیئے نہیں ملتے"......لڑکی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تم شاید یہاں نئی ہو اس لئے تم انڈر ورلڈ میں میرا نام نہیں جانتی۔ بہرحال فولس سے کہو کہ انکل سام اس سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہے۔ میرا نام سنتے ہی وہ یہاں دوڑا چلا آئے گا"...... سام نے بے حد کرخت لہجے میں کہا تو لڑکی چند لمحوں تک اسے اور عمران کو دیکھتی رہی پھر اس نے سائیڈ پر رکھا ہوا انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔ اس نے دوسری طرف کسی سے بات کی دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ دکھائی دی۔ اس نے یس سر یس سر کہتے ہوئے رسیور واپس رکھا اور

تیزی سے سام کی طرف بڑھی۔

"ایک منٹ باس خود یہاں آ رہے ہیں"......لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سام نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک بھاری بھرکم اور گینڈے جیسی جسامت والا ادھیڑ عمر کاؤنٹر کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے سر پر بھی سیاہ رنگ کا فلیٹ ہیٹ تھا۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے انکل سام"...... اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ پھر اس کی نظریں جونہی سام پر پڑیں وہ تیر کی طرح اس کی طرف آیا۔

"اوہ انکل سام۔ یہ تم ہو۔ کہیں میری آنکھیں دھوکہ تو نہیں کھا رہی ہیں۔ انڈر ورلڈ کا بلیک ڈان اور میرے کلب میں۔ آج کا دن میرے لئے حیران کن ہے کہ بلیک ڈان میرے چھوٹے سے کلب میں خود چل کر آیا ہے۔ ویلکم بلیک ڈان ویلکم۔ فولس تمہیں اور تمہارے ساتھ آئے ہوئے مہمان کو خوش آمدید کہتا ہے"۔ فولس نے سر سے فلیٹ ہیٹ اتار کر سام کے سامنے کورنش بجا لانے والے انداز میں کہا۔

"فولس مجھے تم سے علیحدگی میں کچھ بات کرنی ہے"...... سام نے سنجیدگی سے کہا۔

"ضرور ضرور۔ کیوں نہیں۔ آؤ بلیک ڈان۔ میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے آفس لے چلتا ہوں۔ وہاں میں تمہاری اور تمہارے

ساتھ آئے ہوئے مہمان کی خدمت بھی کروں گا اور تمہاری بات بھی سنوں گا۔ آؤ“...... فولس نے کہا اور انہیں لے کر اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جس سے نکل کر وہ باہر آیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ تینوں ایک سجے سجائے اور خوبصورت آفس میں تھے۔ سائیڈ میں مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے نہایت نفیس اور آرام دہ صوفے رکھے ہوئے تھے۔ فولس نے سام اور عمران کو صوفوں پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے ایک سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

”اب سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ میں تمہاری اور تمہارے معزز مہمان کی کیا خدمت کروں“...... فولس نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہاں اپنی خدمت کرانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ مجھے ایک ضرورت تمہارے پاس لائی ہے“...... سام نے کہا۔

”کیسی ضرورت“...... فولس نے چونک کر کہا۔

”اس ضرورت کے بارے میں تمہیں میرا دوست بتائے گا“۔ سام نے کہا تو فولس چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... فولس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹمبکٹو“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے“...... فولس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے میرا نام پوچھا تھا میں نے بتا دیا ہے۔ اب یہ اچھا ہے یا برا ہے تمہیں اس سے کیا لینا دینا“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ بتاؤ۔ مجھ سے کیا چاہتے ہو“...... فولس نے سر جھٹک کر کہا

”اپا گی کہاں ہے“...... عمران نے کہا تو فولس بے اختیار اچھل پڑا۔

”اپا گی۔ کون اپا گی“...... فولس نے حیرت اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہی اپا گی جس کا اصل نام جیکولین ہے اور جو ایکریمیا کی سب سے بڑی ایجنسی ریڈ کوبرا کے لئے کام کرتی ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عمران کا اتنا کہنا تھا کہ اسی لمحے فولس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس نے ریوالور جیب سے نکال کر اس کا رخ عمران کی جانب کیا ہی تھا کہ اسی لمحے فائر ہوا اور فولس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر صوفے کی سائیڈ میں جا گرا۔ فولس نے بوکھلا کر سام کی طرف دیکھا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سام نے اس سے بھی زیادہ پھرتی کا مظاہرہ کر کے جیب سے نہ صرف ریوالور نکال لیا تھا بلکہ اس نے فولس کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر فائر بھی کر دیا تھا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو بلیک ڈان۔ یہ میرا کلب ہے اور میرے

کلب میں کسی کو بھی اسلحہ لانے کی اجازت نہیں ہے“...... فولس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اور تمہیں میرے دوست پر ریوالور نکالنے کی کس نے اجازت دی ہے“...... سام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ریوالور جیب میں رکھو۔ میں کرتا ہوں اس سے بات“...... فولس نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”بے فکر رہو۔ میرے ریوالور سے اس وقت تک دوسری گولی نہیں نکلے گی جب تک تم میرے دوست کے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دیتے رہو گے“...... سام نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا یہ مجھ سے سوال پوچھے گا۔ یہ پدی ساؤلیوس کے انڈر ورلڈ کے باس سے سوال پوچھے گا“...... فولس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ پدی اکیلا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ برازیل کے انڈر ورلڈ کا بلیک ڈان بیٹھا ہے“...... سام نے کہا تو فولس غرا کر رہ گیا۔

”یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو بلیک ڈان۔ میں نے تمہیں یہاں لا کر عزت دی ہے اور تم“...... فولس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عزت کو برقرار رکھنے کی بھی ذمہ داری تم پر ہی عائد ہوتی ہے“...... سام نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو فولس اسے گھور کر رہ گیا۔

”ہونہہ۔ تم کس اپاگی یا جیکولین کی بات کر رہے ہو۔ میں کسی اپاگی یا جیکولین کو نہیں جانتا اور نہ ہی میرا ایکریمیا کی کسی ریڈ کوبرا ایجنسی سے کوئی تعلق ہے“...... فولس نے عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارا یہ آفس بے حد شاندار ہے فولس اور تم نے یہاں ساؤنڈ پروف سسٹم بھی لگوا رکھا ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کہ اس ساؤنڈ پروف سسٹم کی وجہ سے نہ تو اندر کی آواز باہر جا سکتی ہے اور نہ باہر کی آواز اندر آ سکتی ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب“...... فولس نے غرا کر کہا۔

”مطلب یہ کہ اگر تم چیخنا چلانا شروع کر دو تو باہر تمہاری چیخیں کوئی نہیں سن سکے گا“...... عمران نے کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ میں گول مول باتیں پسند نہیں کرتا“...... فولس نے اور زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے بھی گول اور چوکور باتیں پسند نہیں ہیں۔ اس لئے میں تم سے سیدھے سادے انداز میں پوچھ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ جیکولین جس کا پورا نام جیکولین اپاگی ہے اور جو ایکریمین ریڈ کوبرا ایجنسی میں کام کرتی ہے تمہاری سٹیپ سسٹر ہے۔ سٹیپ سسٹر ہونے کے باوجود تم اس کی اور وہ تمہاری بے حد قدر کرتی ہے۔ وہ تم سے

عمر میں چھوٹی ہے لیکن عہدے میں بڑی۔ تمہارا یہ کلب اسی کی مرہون منت ہے۔ اسی کے بل بوتے پر تم یہاں ہر قسم کے غیر قانونی دھندے کرتے ہو اور تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم''...... فولس نے عمران کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹمبکٹو''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''تم چاہتے کیا ہو۔ ان سب باتوں سے تمہارا کیا لینا دینا ہے''...... فولس نے غصے اور قدرے پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پہلے میری بات پوری ہو لینے دو پھر میں بتاتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ابھی بھی کچھ کہنا باقی ہے''...... فولس نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ ابھی تو بہت کچھ کہنا باقی ہے پیارے''...... عمران نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

''تو بولو۔ میں تمہاری باتیں سننے کے لئے مجبور ہوں''...... فولس نے سام کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی طرف دیکھتے ہوئے بے بسی کے عالم میں کہا۔

''جیکولین تمہیں اپنے بڑے بھائی کا درجہ دیتی ہے اور وہ

سرکاری حیثیت سے جو بھی کام کرتی ہے اس سے تمہیں ضرور مطلع کرتی ہے اور اس کے لئے وہ تم سے مشورے بھی لیتی ہے۔ اس کی نظر میں تم جیسا ذہین راسکل بہت اہمیت رکھتا ہے جس کے مشوروں پر عمل کر کے جیکولین سرکاری طور پر کئی کامیابیاں حاصل کر چکی ہے۔ اسی طرح جب بھی جیکولین، ریڈ کوبرا کے کسی مشن پر جاتی ہے تو اس کے لئے بھی وہ تم سے ضرور رابطہ کرتی ہے اور تم سے ہر معاملے پر ڈسکس کرتی ہے یہاں تک کہ وہ تم سے اپنے راز بھی شیئر کر دیتی ہے جس سے اس کے کاز کو نقصان بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ تم پر اندھا اعتماد کرتی ہے اور تمہیں ہر بات بتا دیتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ میری بہن ہے۔ وہ مجھ سے مشورے نہیں کرے گی تو کس سے کرے گی''...... فولس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ میں تم سے یہی اگلوانا چاہتا تھا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو فولس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب''...... فولس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیکولین اس وقت جزیرہ ہوان میں موجود ہے اور جیسا کہ تم نے کہا ہے کہ وہ تمہاری بہن ہے اور تم سے مشورہ نہیں کرے گی تو پھر کس سے کرے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے جزیرہ ہوان جانے سے پہلے یا پھر وہاں پہنچ کر تم سے ضرور رابطہ کیا ہو گا اور

تمہیں بتا دیا ہو گا کہ وہ جزیرہ ہوان کس مقصد کے لئے گئی ہے''...... عمران نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ اس بار میری اس سلسلے میں اس سے بات نہیں ہو سکی تھی۔ میں نجی کام کے لئے جنوبی ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ جیکولین نے مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دیر ہو گئی تھی اور وہ جزیرہ ہوان پہنچ گئی تھی۔ اس کے بعد سے اب تک میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے''...... فولس نے کہا۔عمران نے صاف محسوس کیا کہ فولس دروغ گوئی سے کام لے رہا ہے۔

''سام۔تم نے تو کہا تھا کہ تمہاری موجودگی میں فولس غلط بیانی نہیں کرے گا لیکن یہ تو......'' عمران نے اس بار سام کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی لہجے میں کہا۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ کمرے میں ایک زور دار دھماکہ ہوا اور فولس کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ سام نے اس پر اچانک فائر کر دیا تھا۔ گولی اس کے دائیں کان کی لو پر لگی تھی جس سے اس کے کان کی لو اُڑ گئی تھی اور اس کے کان سے خون نکلنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔تم کیا کر رہے ہو انکل سام''...... فولس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میرا دوست سچ اور جھوٹ کی پرکھ کرنا جانتا ہے۔ اس سے جھوٹ بولو گے تو میں اسی طرح فائر کر کر کے تمہارے جسم کے اعضاء اُڑاتا رہوں گا۔ اس لئے تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم

اس سے جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو''...... سام نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یہ مت بھولو بلیک ڈان کہ تم اس وقت فولس کے کلب میں موجود ہو۔ یہاں سے نکلنا تمہارے لئے اور تمہارے ساتھی کے لئے آسان نہیں ہو گا''...... فولس نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے نکلنا ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ فی الحال تم اپنی جان کی فکر کرو فولس۔ اس بند کمرے میں تمہیں موت سے بچانے والا کوئی نہیں ہے اور اذیت ناک موت مرنے سے بہتر یہی ہو گا کہ تم سے جو پوچھا جا رہا ہے اس کا صحیح صحیح جواب دے دو''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میں کسی بات کا جواب دینے سے انکار کر دوں تو''۔فولس نے بھی اسی انداز میں کہا اسی لمحے ایک اور فائر ہوا اور فولس کے دوسرے کان کی لو بھی غائب ہو گئی اور فولس حلق کے بل چیخنے لگا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے تھے لیکن کانوں سے نکلنے والا خون اس کی انگلیوں سے رس کر باہر آنا شروع ہو گیا تھا۔

''میرا خیال ہے تمہاری اس 'تو' کا جواب تمہیں مل گیا ہے''۔ عمران نے کہا تو فولس وحشت زدہ نظروں سے سام کی طرف دیکھنے لگا جس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔

''ہاں ہاں۔ میری اپاگی سے بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ جزیرہ ہوان جا رہی ہے۔ وہاں وہ اپنی مرضی سے نہیں گئی

ہے۔ اسے ریڈ کوبرا نے وہاں بھیجا ہے۔ بس کافی ہے یا اور بھی کچھ پوچھنا ہے تمہیں''......فولس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''کب ہوا تھا تمہارا اس سے رابطہ''......عمران پوچھا۔

''بہت دن ہو گئے''......فولس نے اسی انداز میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر سام کی طرف دیکھا۔ سام اس کا اشارہ سمجھ گیا۔ اسی لمحے ایک اور فائر ہوا اور فولس صوفے سے اچھل کر گر پڑا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ اس بار سام نے اس کے دائیں کاندھے پر گولی ماری تھی۔

''اٹھو۔ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ ورنہ اس بار گولی سر میں اتار دوں گا''......سام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو فولس فوراً اٹھ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کا کاندھا خون سے بھرا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر شدید اذیت کے تاثرات نمایاں تھے۔ سام کا نشانہ دیکھ کر فولس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ عمران یا اس پر حملہ کر سکے۔ اگر وہ ایسی کوشش کرتا تو سام واقعی اس کے سر میں گولی اتار سکتا تھا۔

''میرا کل ہوا تھا اس سے رابطہ''......فولس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب کی ہے تم نے صحیح بات۔ یہ بتاؤ۔ تم نے اس سے سیل فون پر بات کی تھی یا ٹرانسمیٹر پر''......عمران نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر پر''......فولس نے خوف بھری نظروں سے سام کے

ہاتھ میں موجود ریوالور دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ''......عمران نے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں۔ میں''۔ فولس نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو فائر ہوئے اور فولس ایک بار پھر اچھل کر صوفے سے نیچے گرا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ سام نے اس کا جواب سن کر اس کے دوسرے کاندھے اور اس کی ایک ٹانگ میں گولی مار دی تھی۔ جیسے ہی فولس نیچے گرا عمران اٹھا اور اس نے تڑپتے ہوئے فولس کو گردن سے پکڑ کر دوبارہ صوفے پر اچھال دیا۔ اس بار فولس نے گرتے ہی اچھل کر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی اور فولس صوفے سے اچھل کر نیچے گر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ ساتھ ہی اس نے بوٹ کی ٹو سے فولس کی گردن کی مخصوص رگ مروڑ دی۔ اس کے پیروں کے نیچے پڑا ہوا فولس اس بری طرح سے چیخنا اور تڑپنا شروع ہو گیا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔

''بولو۔ کیا ہے جیکولین کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی۔ ورنہ تم اس دردناک عذاب سے نہیں نکل سکو گے''......عمران نے غرا کر کہا۔

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ مم مم۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں''......فولس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''بتاؤ۔ جلدی''......عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور

فولس نے اسے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔ ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سن کر عمران نے اس کی گردن سے پاؤں ہٹا لیا اور جھک کر اس کی گردن پکڑ کر ایک بار پھر اسے صوفے پر اچھال دیا۔

''اوہ گاڈ۔ یہ کیسا عذاب تھا۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میری جان ہی نکل جائے گی''...... فولس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔ وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ اسی صوفے پر بیٹھ گیا تھا جہاں سے وہ اٹھا تھا۔

''ابھی تو تم نے اس عذاب کی بہت ہلکی سی جھلک دیکھی ہے ورنہ میں تمہارا ایسا حشر کر سکتا ہوں جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں نے اندازہ لگا لیا ہے۔ تم واقعی سفاک اور انتہائی بے رحم انسان ہو۔ ایسی سفاکی تو میں نے اپنے دشمنوں کو بھی نہیں دکھائی ہو گی''...... فولس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''دکھانا بھی مت ورنہ بے موت مارے جاؤ گے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''آخر تم ہو کون اور تم جیکولین کے بارے میں یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''...... فولس نے کہا۔

''میں وہی ہوں جس کے لئے جیکولین نے جزیرہ ہوان میں

موت کے پھندے لگا رکھے ہیں''...... عمران نے کہا تو فولس بے اختیار اچھل پڑا۔

''علی عمران۔ تت تت۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران ہو''...... فولس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا تو فولس خوف سے کانپ کر رہ گیا۔

''لل لل۔ لیکن تمہارے ساتھ بلیک ڈان۔ یہ تمہارے ساتھ کیسے مل سکتا ہے یہ تو اپنے کام سے کام رکھنے والا انسان ہے اور اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور یہ تم جیسے انسانوں سے دور ہی رہنا پسند کرتا ہے''...... فولس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ضروری نہیں کہ یہ بلیک ڈان ہی ہو جسے تم انکل سام کہتے ہو''...... عمران نے کہا تو فولس ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا یہ انکل سام۔ مم مم میرا مطلب ہے کہ یہ بلیک ڈان نہیں ہے''...... فولس نے ہکلاتی ہوئے کہا۔

''ہمیں تمہارے بارے میں ٹپ ملی تھی کہ تم ریڈ کوبرا کی لیڈی ایجنٹ اپاگی عرف جیکولین کے سوتیلے بھائی ہو۔ سوتیلے ہونے کے باوجود تم دونوں نہ صرف ایک دوسرے کی قدر کرتے ہو بلکہ ایک دوسرے کا مشکل وقت میں ساتھ بھی دیتے ہو اور آپس میں ہر وقت رابطے میں بھی رہتے ہو۔ تم اپنے کلب میں کسی غیر متعلق شخص کو گھسنے نہیں دیتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات کرتے تھے لیکن بلیک ڈان ایک ایسی ہستی ہے جس کے سامنے نہ تم چھپ سکتے ہو

اور نہ اس سے ملنے سے انکار کر سکتے ہو کیونکہ تمہارے غیر قانونی دھندے اس کے تعاون سے ہی چلتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے ایک ساتھی کو بلیک ڈان بنا کر لے آیا تھا۔ اب یہ مت پوچھنا کہ یہ میرا کون سا ساتھی ہے اور ٹائیگر تم بھی اسے اپنا نام نہ بتانا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... سام نے کہا جو ٹائیگر تھا۔

''تو تم نے مجھے انکل سام بن کر دھوکہ دیا ہے''...... فولس نے غراتے ہوئے کہا۔

''جو مرضی سمجھ لو لیکن تمہیں اس بات کا ضرور پتہ چل گیا ہوگا کہ یہ تمہارے بلیک ڈان سے کہیں زیادہ سفاک اور خطرناک ہے اور اس کا نشانہ بھی تم نے دیکھ ہی لیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کیا سمجھتے ہو کہ تم مجھ پر قابو پا کر اپاگی تک پہنچ جاؤ گے یا اس سے اپنی جان بچا لو گے''...... فولس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھتے ہیں کہ تمہاری بہن تم سے کتنی محبت کرتی ہے۔ ٹائیگر ذرا اس کا منہ بند کرنا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ تیزی سے صوفے کے پیچھے آیا اور اس سے پہلے کہ فولس کچھ سمجھتا ٹائیگر نے فوراً ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا۔ فولس پہلے ہی زخمی تھا وہ بھلا کیا مزاحمت کر سکتا تھا۔ اس کا منہ بند ہوتے دیکھ کر عمران نے

مسکراتے ہوئے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس پر فولس کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

''ہیلو ہیلو۔ فولس کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... عمران نے ایک بٹن پریس کر کے فولس کی آواز میں مسلسل کال دیتے ہوئے کہا اور عمران کے منہ سے اپنی آواز سن کر فولس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

''یس اپاگی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''فولس بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے فولس کی آواز میں کہا۔

''میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ جب تک میں تمہیں خود کال نہ کروں اس وقت تک تم مجھے کال نہیں کرو گے پھر کیوں کی ہے کال۔ اوور''...... جیکولین نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

''تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے جیکولین۔ اوور''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیسی خوشخبری۔ اوور''...... جیکولین نے چونک کر پوچھا۔

''جزیرہ کراناڈ پر تم جن پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے موت کے جال بچھا کر بیٹھی ہو ان کا سرغنہ علی عمران اس وقت میرے قبضے میں ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا تو فولس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا کہا۔ علی عمران تمہارے قبضے میں ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو فولس۔ تم ہوش میں تو ہو۔ علی عمران کا تم سے کیا تعلق اور وہ تمہارے قبضے میں کیسے آ سکتا ہے۔ اوور“...... جیکولین کی بری طرح سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اسے شاید تمہارے اور میرے رشتے کا پتہ چل گیا تھا۔ وہ کچھ دیر پہلے اپنے ایک ساتھی کو بلیک ڈان کے میک اپ میں میرے کلب میں لایا تھا اور تم جانتی ہو کہ میں بلیک ڈان کی قدر کرتا ہوں۔ میں ان دونوں کو اپنے آفس لے آیا تھا۔ انہوں نے جب مجھ سے بات چیت شروع کی تو میں بلیک ڈان کا لہجہ سن کر مشکوک ہو گیا۔ میں فوراً بہانہ بنا کر آفس سے باہر گیا اور باہر جا کر جب میں نے بلیک ڈان سے بات کی تو میرا شک یقین میں بدل گیا کہ یہاں آنے والا بلیک ڈان نقلی ہے۔ اصلی بلیک ڈان کراسکو میں اپنے کلب میں ہی موجود تھا۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہاں آنے والا شخص نقلی بلیک ڈان ہے تو میں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے آفس میں مشروب لانے کے لئے کہا۔ میں نے اسے مشروب میں ڈبل ون کی گولیاں ملانے کا کہہ دیا تھا۔ میں آفس میں گیا تو کچھ ہی دیر میں ویٹر مشروب لے آیا۔ میرا انداز چونکہ نقلی بلیک ڈان اور اس کے ساتھ آنے والے شخص سے نارمل تھا اس لئے انہیں مجھ پر کوئی شک نہیں ہوا۔ ویٹر نے انہیں مشروب سرو کیا تو وہ مشروب پینا شروع ہو گئے اور مشروب میں موجود بے ہوشی کی ڈبل ون

گولیوں نے فوراً ان پر اپنا اثر دکھا دیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو گئے۔ دونوں کو بے ہوش کر کے میں نے اپنے آدمیوں کی مدد سے تہہ خانے میں لے جا کر بندھوا دیا۔ میں نے بے ہوشی کا اثر زائل کرنے والا انجکشن انہیں لگایا تو وہ دونوں فوراً ہی ہوش میں آ گئے۔ انہوں نے بہت شور مچایا لیکن میں نے ان کی کوئی پروہ نہ کی اور انہیں ڈبل ڈوز کے انجکشنز لگا دیئے جس میں تیز نشہ ملا ہوا تھا۔ نشے کی وجہ سے ان کے دماغ آسانی سے میرے قابو میں آ گئے تھے اور جب میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تو یہ سن کر میرے ہوش ہی اڑ گئے تھے کہ وہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جو مجھے قابو کر کے تم تک پہنچنے کا راستہ معلوم کرنے آئے تھے۔ ان میں ایک کا نام علی عمران ہے اور دوسرا خود کو عمران کا شاگرد ٹائیگر کہتا ہے۔ اوور“۔ عمران نے جیکولین کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اگر تم نے عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کو اپنے قابو میں کر لیا ہے تو یہ تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہے فولس۔ وہ دونوں واقعی دنیا کے خطرناک ترین انسان ہیں۔ انہیں قابو کرنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن شاید وہ تمہاری نفسیاتی چال میں آ گئے تھے اور مشروب میں موجود ڈبل ون کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے ورنہ اب تک تم ان کے قدموں میں پڑے ہوتے۔ اوور“...... جیکولین نے کہا۔

”ہونہہ۔ فولس کو قابو کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ بہرحال بتاؤ اب کیا کرنا ہے ان کا۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

"کہاں ہیں وہ دونوں۔ اوور"...... جیکولین نے پوچھا۔

"تہہ خانے میں ہی ہیں اور کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کی اصلیت جان کر انہیں دوبارہ طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوا دیئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے لیکن انہیں بے ہوش کرنے سے پہلے ان سے یہ تو پوچھ لیتے کہ ان کے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ تاکہ ان کا بھی قصہ پاک کر دیا جاتا۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں انہیں ہوش میں لا کر پھر سے ان سے پوچھ گچھ کر سکتا ہوں۔ انہیں دوبارہ ڈرگز کے انجکشن لگا کر میں ان سے کچھ بھی اگلوا سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی انہیں ہوش میں مت لاؤ۔ مجھے سوچنے دو۔ میں تمہیں تھوڑی دیر تک کال کرتی ہوں پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ ان کا کیا کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے مجھے تمہارے پاس ہی آنا پڑ جائے۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"اوکے۔ کب تک کال کرو گی۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"دس منٹ تک۔ اوور"...... جیکولین نے کہا۔

"اوکے۔ میں انتظار کروں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو جیکولین نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے فولس کے منہ

سے ہاتھ ہٹا دیئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا تھا۔ تم میری آواز کی کیسے نقل کر رہے تھے"...... فولس نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میرا کمال ہے۔ اب دیکھو کس طرح ہمارے لئے تمہاری بہن یہاں دوڑی آتی ہے۔ اس نے جزیرے میں ہمارے لئے موت کے نجانے کتنے پھندے لگا رکھے ہیں اور ہم اس کے لئے یہاں موت کا ایک ہی پھندہ لگائیں گے جس سے وہ بچ کر نہیں جا سکے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم میری بہن کو نہیں جانتے۔ وہ اتنی آسانی سے تمہارے قابو میں نہیں آئے گی"...... فولس نے کہا۔

"کوئی بات نہیں مشکل سے ہی سہی، آ جائے گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری تو فولس کے ساتھ عمران اور ٹائیگر بھی چونک پڑے۔

"شاید جیکولین، فولس کے ٹرانسمیٹر پر کال کر رہی ہے۔ سیٹی کی آواز اس کی میز کی دراز سے آ رہی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے فولس کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی دوسری طرف جا کر دراز کھولی تو اسے وہاں رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر نظر آ گیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور لے کر عمران کے پاس آ گیا۔ عمران نے ٹائیگر کو

اشارہ کیا تو ٹائیگر فوراً فولس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے اس بار فولس کی کنپٹی پر انگلی کا ہک مارا تو فولس ہلکی سی چیخ مار کر جھکا اور بے ہوش ہو گیا۔

فولس کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ اپاگی کالنگ فرام کرانڈ آئی لینڈ۔ اوور“...... دوسری طرف سے جیکولین بار بار کال دے رہی تھی۔

”یس فولس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے فولس کی آواز میں کہا۔

”اپنا پورا نام بتاؤ۔ اوور“...... جیکولین نے اس بار بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اوور“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا پورا نام کیا ہے نانسنس۔ جلدی بولو۔ اوور“...... جیکولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”فولس ایلس“...... عمران نے کہا۔

”اب وہ نام بتاؤ جس نام سے میں تمہیں پکارتی ہوں۔ اوور“۔ جیکولین کی آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جیکولین کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے فولس پر شک ہو گیا ہے کہ بولنے والا فولس نہیں کوئی اور ہے۔

”تم مجھے فولس ہی کہتی ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں اور تم مجھ سے اس انداز میں کیوں بات کر رہی ہو۔ اوور“...... عمران نے ناگواری سے کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ تم فولس نہیں ہو۔ فولس کو میں نے کبھی اس کے پورے نام سے نہیں پکارا۔ میں ہمیشہ اسے فو کہتی ہوں۔ فو سمجھے تم۔ اوور“...... جیکولین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ فولس کہو یا فو کیا فرق پڑتا ہے۔ اوور“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تم عمران ہو۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم عمران ہو کیونکہ دنیا میں صرف عمران ہی ایک ایسا شخص ہے جو دوسروں کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل اتار سکتا ہے۔ تم فو کے لہجے میں بات کر رہے ہو اس کا مطلب ہے کہ یا تو فو تمہارے قبضے میں ہے یا پھر تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور“...... جیکولین نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے جیکولین۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں فولس ہی ہوں اور علی عمران اور اس کا شاگرد ٹائیگر میرے قبضے میں ہے۔ اوور“...... عمران نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

”مجھے احمق مت بناؤ عمران۔ جب تم نے مجھے کال کی تھی اور مجھے اپاگی اور جیکولین کہہ کر پکارا تھا تو میں اسی وقت چونک پڑی تھی اور جب میں نے اپنا ٹرانسمیٹر چیک کیا تو اس پر فو کی فریکوئنسی

بھی نہیں آ رہی تھی اور میں جانتی ہوں کہ فو کے پاس صرف ایک ہی ٹرانسمیٹر ہے جس سے وہ مجھے کال کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے فو کے اصل ٹرانسمیٹر پر کال کی ہے تاکہ پتہ لگا سکوں کہ یہ سب کیا چکر ہے اور تم نے شاید فو سے یہ پوچھا ہی نہیں تھا کہ وہ مجھے کس نام سے مخاطب کرتا ہے جس طرح میں اسے فو کہتی ہوں وہ بھی مجھے ہمیشہ آدھے نام جیکو سے پکارتا ہے۔ تمہارا بھانڈا پھوٹ چکا ہے عمران۔ اوور''...... جیکولین نے اسی انداز میں کہا اور عمران، ٹائیگر کی طرف بے بس نظروں سے دیکھنے لگا۔ جو باتیں جیکولین بتا رہی تھی وہ سچ بھی ہو سکتی تھی اور خاص طور پر ٹرانسمیٹر والی بات تو اس نے غلط نہیں کی تھی۔ عمران پھنس چکا تھا۔ وہ اب انکار نہیں کر سکتا تھا کہ وہ عمران نہیں فولس ہے۔

''تم نہ مانو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا وہ بھلا جیکولین سے اس قدر جلد ہار کیسے مان سکتا تھا۔

''تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے عمران۔ میں تو تمہارا جزیرہ ہوان میں انتظار کر رہی تھی لیکن خیر میرا مقصد تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت سے ہے اور اگر تم یہاں آ گئے ہو تو یہ مت بھولو کہ میں یہاں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو ایک بار غور سے دیکھ لو پھر تمہیں خود ہی انداز ہو جائے گا کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔ اوور''...... جیکولین نے کہا تو عمران نے فوراً ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ جیسے ہی اس نے

ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔ سرخ بلب سپارک کرتے دیکھ کر عمران بوکھلا گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر پوری قوت سے فولس کی میز کی دوسری طرف پھینک دیا اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرے کی چھت اس پر آ گری ہو۔

کرنل فریدی اپنے چار ساتھیوں، جن میں کیپٹن حمید، ہریش، انسپکٹر ریکھا اور طارق شامل تھے کے ساتھ برازیل کے علاقے مونٹس کلاروس سے ہوتا ہوا برازیل کے ساحلی علاقے ویٹوریا کی ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں موجود تھا۔

یہاں تک پہنچنے کے لئے ان سب نے طویل سفر کیا تھا۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید، لیڈی انسپکٹر ریکھا اور طارق کو اسی رہائش گاہ میں ریسٹ کرنے کے لئے چھوڑا اور ہریش کو ساتھ لے کر ویٹوریا کے ایک دیہی علاقے میں آ گیا۔ اسے ویٹوریا کے ایک ایسے آدمی کی تلاش تھی جو سمندروں اور جزیروں کا سفر کرتا رہا ہو اور نہ صرف سمندری راستوں بلکہ جزیروں کے بارے میں بھی وسیع معلومات رکھتا ہو۔ اسے کلاروس سے ایک آدمی کی ٹپ ملی تھی جو سی شارک کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ کسی زمانے میں پائریٹ ہوا کرتا تھا اور اسے سمندری سفر کا وسیع تجربہ

ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جو بحراوقیانوس کے ہر جزیرے اور ٹاپو سے واقف ہے۔ یہی نہیں اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ شخص سمندر کی گہرائیوں کے اسرار بھی جانتا ہے اور خاص طور پر بحراوقیانوس کے بارے میں جو کچھ اسے معلوم ہے وہ شاید ہی کسی اور کو معلوم ہو۔ اس آدمی کا نام تو کچھ اور تھا لیکن چونکہ وہ بحری سفر کرتا رہتا تھا اور بحراوقیانوس کے چپے چپے سے واقف تھا اور ہر جزیرے اور ہر ٹاپو میں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے سی شارک کہا جاتا تھا۔

سی شارک ویٹوریا کے ایک نواحی گاؤں میں رہتا تھا۔ اس کے بارے میں جب کرنل فریدی نے معلومات حاصل کیں تو اسے پتہ چلا کہ سی شارک اب کافی بوڑھا ہو چکا ہے اور اس میں پہلے جیسی پھرتی اور تیزی نہیں رہی ہے اور شراب کی لت نے اسے تقریباً ختم کر کے رکھ دیا ہے اور وہ اپنے ایک پرانے سے مکان میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں رہ رہا ہے۔ کرنل فریدی اس کا پتہ پوچھتا ہوا ہریش کے ساتھ اس کے مکان تک پہنچ گیا۔

سی شارک گھر میں ہی تھا۔ اس نے چونکہ ساری زندگی شادی نہیں کی تھی اس لئے وہ اس گھر میں اکیلا ہی رہتا تھا۔ ایک انتہائی بوڑھے اور دبلے پتلے سے انسان نے ان کے دستک دینے پر جب دروازہ کھولا اور تعارف کرانے پر جب اس نے کرنل فریدی کو بتایا کہ وہی سی شارک ہے تو کرنل فریدی اس کی حالت دیکھ کر حیران

رہ گیا۔ سی شارک اب کسی بھی طرح بحری قذاق دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ انتہائی لاغر اور پژمردہ دکھائی دے رہا تھا۔ شراب کے لئے اس نے گھر کی ہر چیز بیچ دی تھی اب بس گھر کی چار دیواری ہی تھی جو بچی ہوئی تھی۔ کسمپرسی کی وجہ سے چونکہ اس کا کوئی پرسان حال نہیں تھا اس لئے اب اسے شراب بھی میسر نہیں آتی تھی اور وہ گھر میں بے حال پڑا رہتا تھا۔

کرنل فریدی کو سی شارک کی حالت دیکھ کر بے حد افسوس ہو رہا تھا۔ سی شارک انہیں اندر لے گیا اور انہیں صحن میں موجود ایک ٹوٹے پھوٹے تخت پر بٹھا دیا۔ کرنل فریدی نے سی شارک کو اس کے ایک پرانے شناسا کا حوالہ دیا تھا جس سے اسے سی شارک کی ٹپ ملی تھی۔ اپنے شناسا کا حوالہ سن کر ہی سی شارک انہیں اندر لے گیا تھا۔ کرنل فریدی اور ہریش گھر کی حالت دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ ایک پائریٹ جس کی زندگی سمندری قذاقوں کے ساتھ گزری ہو اور جو لوٹ مار کر کے دولت اکٹھی کرتا رہا ہو اب اس کسمپرسی کی حالت میں تھا جو واقعی افسوسناک بات تھی۔

سی شارک کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ اس کی حالت دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ اسے کئی روز سے شراب نہ ملی ہو اور شراب نہ ملنے کی وجہ سے اس کی حالت ابتر ہوتی جا رہی تھی۔ سی شارک ان کے سامنے ایک جھلنگا چارپائی پر بیٹھ گیا تھا اور ان کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس

نے بمشکل اٹھ کر ان کے لئے دروازہ کھولا تھا اور واپس آتے ہی ایک پرانی اور ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر یوں گر گیا تھا جیسے اس میں اب کھڑے رہنے کی بھی ہمت نہ ہو۔

''کک۔ کک۔ کیا میرے دوست نے تمہارے ہاتھ میرے لئے شراب بھیجی ہے''...... سی شارک نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں''...... ہریش نے کہا تو اس کی آنکھوں میں تاریکی سی آ گئی۔

''فار گاڈ سیک۔ مجھے شراب پلا دو۔ ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا پچھلے ایک ہفتے سے شراب کی ایک بوند تک میرے حلق میں نہیں اُتری ہے جس سے میری یہ حالت ہو گئی ہے اور اگر اب بھی مجھے شراب نہ ملی تو میرا زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا''...... سی شارک نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شراب نے تمہارا یہ حشر کر دیا ہے۔ اب بھی تم شراب کے لئے ہی ترس رہے ہو''...... ہریش نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ میری رگوں میں خون کی بجائے شراب دوڑتی ہے اور جب تک مجھے شراب نہ ملے مجھے چین نہیں آتا۔ شراب ہی میری زندگی ہے۔ جب تک مجھے شراب ملتی رہے گی میں زندہ رہوں گا ورنہ مر جاؤں گا''...... سی شارک نے اسی انداز میں کہا۔ کرنل فریدی اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

''اس کے لئے شراب لے آؤ''...... کرنل فریدی نے ہریش سے مخاطب ہو کر کہا تو ہریش حیرت سے کرنل فریدی کی شکل دیکھنے لگا جبکہ کرنل فریدی کی بات سن کر سی شارک کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس''...... ہریش نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میں اس کے لئے تمہیں شراب لانے کا کہہ رہا ہوں۔ یہ درست ہے کہ یہ شراب نہیں بلکہ شراب اس کا خون پی رہی ہے لیکن اس کی حالت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ شراب کے بغیر واقعی زندہ نہیں بچے گا۔ ہمیں اس وقت اس کی ضرورت ہے اور اسے زندہ رکھنے کے لئے ہمیں اسے شراب مہیا کرنی ہی پڑے گی''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ شراب کی ایک بوتل میرے حلق میں چلی جائے تو میں فریش ہو جاؤں گا اور شراب کی ایک بوتل کے لئے میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم کہو گے تو میں تمہارے لئے کسی کا قتل بھی کر دوں گا''...... سی شارک نے فوراً دانت نکالتے ہوئے کہا۔ شراب ملنے کا سن کر ہی اس کے جسم میں جیسے توانائی پیدا ہو گئی تھی۔

''جاؤ۔ جا کر کسی قریبی بار سے شراب کی بوتلیں لے آؤ''۔ کرنل فریدی نے کہا تو ہریش ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا

ہوا۔ کرنل فریدی نے جیب سے اپنا وائلٹ نکال کر اسے مقامی کرنسی دی تو وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں اگر تم مجھے شراب پلاؤ گے تو میں تمہارے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں''...... اس نے کہا۔

کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ سی شارک اگر اس کا ساتھ دے تو وہ سمندری سفر میں ان کا بہترین معاون ثابت ہو سکتا ہے اور وہ انہیں جزیرہ کرانڈ تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسی لئے کرنل فریدی نے ہریش سے کہہ کر سی شارک کے لئے شراب منگوائی تھی۔

''میں نے سنا ہے کہ تم بحراوقیانوس کے ہر حصے سے واقف ہو اور بحراوقیانوس کا کوئی جزیرہ اور ٹاپو ایسا نہیں ہے جہاں تم نہ گئے ہو''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ایک زمانے میں پائریٹ رہ چکا ہوں اور مجھ سے بڑا سمندری کیڑا تمہیں دنیا میں کہیں نہیں ملے گا۔ میں نہ صرف جزائر بلکہ ٹاپوؤں کے ساتھ ساتھ سمندری دنیا کے بھی ایک ایک حصے کی خبر رکھتا ہوں''...... سی شارک نے فوراً کہا۔

''بحراوقیانوس کے جزائر کے بارے میں تم کیا جانتے ہو''۔ کرنل فریدی نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''بہت کچھ۔ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو''...... سی شارک نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ میں کسی جزیرے پر انتہائی خفیہ طور پر پہنچنا چاہتا ہوں جہاں مسلح فورس بھی موجود ہو اور وہاں حفاظت کے لئے سائنسی انتظامات بھی کئے ہوئے ہوں تو کیا تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ان سب سے بچا کر وہاں پہنچا سکو گے''...... کرنل فریدی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی میرا دماغ کام نہیں کر رہا ہے۔ شراب نہ ملنے کی وجہ سے میرے دماغ کی رگیں بھی خشک ہو گئی ہیں۔ اس وقت سوائے اندھیرے کے میرے دماغ میں کچھ نہیں ہے۔ شراب کی ایک بوتل مل جائے تو میرا دماغ بھی روشن ہو جائے گا اور مجھ میں طاقت اور پھرتی بھی آ جائے گی پھر تم مجھے سمندر کی انتہائی گہرائی میں بھی جانے کا کہو گے تو میں وہاں سے بھی تمہارے لئے سیپ ڈھونڈ کر لا سکتا ہوں''...... سی شارک نے کہا تو کرنل فریدی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اگر ہم تمہیں اپنے ساتھ سمندری سفر پر لے چلیں تو کیا تم اب بھی اسی پھرتی اور تیزی سے کام کر سکتے ہو جیسا پہلے کرتے تھے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ مجھے شراب کی ایک بوتل پی لینے دو پھر میں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا''...... سی شارک نے کہا تو کرنل فریدی خاموش ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہریش واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں کاغذ میں لپٹی ہوئی شراب کی دو بوتلیں

تھیں۔ بوتلیں دیکھ کر سی شارک کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور وہ جو جھلنگا چارپائی پر لیٹا کانپ رہا تھا یوں اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے شراب کی بوتلیں دیکھتے ہی اس میں توانائی آ گئی ہو۔ کرنل فریدی کے اشارے پر ہریش نے ایک بوتل سی شارک کی طرف بڑھائی تو اس نے ہریش سے فوراً بوتل جھپٹی اور اس پر لپٹا ہوا کاغذ اتار دیا۔

''واڈکا۔ بہت خوب۔ اس بوتل کی شراب تو میری رگوں میں خون سے بھی زیادہ تیزی سے دوڑنا شروع ہو جائے گی''...... سی شارک نے کہا اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل اپنے منہ سے لگا لی اور غٹا غٹ شراب پیتا چلا گیا اور اس نے بوتل اس وقت تک منہ سے نہ ہٹائی جب تک بوتل کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ پہنچ گیا اور یہ دیکھ کر کرنل فریدی اور ہریش واقعی حیران رہ گئے کہ شراب پیتے ہی سی شارک کے جسم کی نہ صرف لرزش ختم ہو گئی تھی بلکہ اس کی آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئی تھی اور وہ انتہائی فریش ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شراب نے اس کے جسم میں کسی فولادی ٹانک کا کام کیا تھا اور اس کی رگوں میں توانائی ہی توانائی بھر دی ہو۔ بوتل خالی کر کے اس نے سائیڈ میں پھینک دی اور ندیدی نظروں سے ہریش کے ہاتھوں میں موجود دوسری بوتل کی جانب دیکھنے لگا۔

''لاؤ۔ لاؤ۔ یہ بھی مجھے دے دو۔ اس بوتل کے پیتے ہی میں پھر سے جوان ہو جاؤں گا اور میرے جسم میں اتنی طاقت آ جائے

گی کہ میرے سامنے دو طاقتور سانڈ بھی نہیں ٹھہر سکیں گے''...... سی شارک نے کہا۔

''نہیں۔ دوسری بوتل تمہیں تب ملے گی جب تم مجھ سے صحیح صحیح بات کرو گے''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو تم''...... سی شارک نے کہا۔ اس کی نظریں بدستور شراب کی بوتل پر ہی جمی ہوئی تھیں جیسے بوتل نہ ملنے پر وہ نظروں ہی نظروں میں بوتل خالی کرنا شروع ہو گیا ہو۔

''ہم جزیرہ گرانڈ پر جانا چاہتے ہیں۔ کیا تم ایسے سمندری راستوں سے واقف ہو جہاں سے تم ہمیں حفاظت کے ساتھ اور خفیہ طور پر اس جزیرے تک پہنچا سکو''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جزیرہ گرانڈ۔ کیوں۔ تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو''...... سی شارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ ہم وہاں کیوں جانا چاہتے ہیں۔ میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو''...... کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔

''جزیرہ گرانڈ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ وہاں تم میری مدد کے بغیر بھی پہنچ سکتے ہو۔ وکٹوریا کے ساحل پر تمہیں کرائے پر بہت سی لانچیں اور موٹر بوٹس مل جائیں گی''...... سی شارک نے کہا۔

''میں نے تم سے یہ بھی کہا ہے کہ ہم وہاں کسی کی نظروں میں آئے بغیر خاموشی سے پہنچنا چاہتے ہیں''...... کرنل فریدی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ جزیرہ گرانڈ تک جانے کے لئے بہت سے خفیہ راستے ہیں مگر''...... سی شارک نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''مگر کیا''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''وہ ایک خشک اور بیابان جزیرہ ہے۔ اس جزیرے پر لوگ سیر و تفریح کرنے کے لئے جاتے رہتے ہیں پھر تم وہاں خفیہ طور پر کیوں جانا چاہتے ہو''...... سی شارک نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر میں کہوں کہ اس جزیرے پر مسلح فورس موجود ہے جنہوں نے جزیرے پر کنٹرول کر رکھا ہے اور جزیرے کی حفاظت کے لئے بے پناہ سائنسی انتظامات بھی کر رکھے ہیں تو''...... کرنل فریدی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس جزیرے پر کون سا ملک قبضہ کر سکتا ہے۔ وہاں ایسا کیا ہے جس کے لئے وہاں مسلح فورس اور حفاظت کے لئے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں''...... سی شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوال پر سوال مت کرو۔ اگر تمہیں شراب چاہئے تو تم صرف اسی بات کا جواب دو جو تم سے پوچھا جائے''...... ہریش نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم جزیرہ گرانڈ پر اکیلے جانا چاہتے

ہو یا تمہارے ساتھ اور لوگ بھی ہیں“...... سی شارک نے پوچھا۔

”ہم پانچ افراد ہیں“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”تم سب خالی ہاتھ جاؤ گے یا سامان بھی تمہارے ساتھ ہو گا۔ سامان سے مراد سمجھتے ہو نا تم“...... سی شارک نے کرنل فریدی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اچھی طرح سے سمجھتا ہوں۔ بہرحال ہم خالی ہاتھ نہیں جائیں گے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایک خفیہ راستے ہے لیکن وہاں خطرات زیادہ ہیں۔ اگر تم مجھے روز شراب کی پانچ بوتلیں اور معقول معاوضہ دے سکتے ہو تو میں سمندر کے نیچے ایک ایسا خفیہ راستہ جانتا ہوں جو ایک جزیرے سے ہوتا ہوا سیدھا جزیرہ گراؤنڈ تک جاتا ہے اور ٹھیک جزیرے کے وسط میں نکلتا ہے“...... سی شارک نے کہا تو کرنل فریدی کی آنکھوں چمک آ گئی۔

”گڈ شو۔ ہریش اسے دوسری بوتل بھی دے دو“...... کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے اثبات میں سر ہلا کر دوسری بوتل سی شارک کی جانب اچھال دی جسے سی شارک نے بجلی کی سی تیزی سے عقاب کی طرح جھپٹا مار کر ہوا میں ہی دبوچ لیا۔ اس سے پہلے کہ کرنل فریدی اور ہریش اس سے کوئی بات کرتے اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل منہ سے لگا لی۔

اس نے دوسری بوتل بھی تب ہی منہ سے ہٹائی جب بوتل کی

شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔ بوتل خالی کر کے اس نے بوتل سائیڈ میں اچھالی اور ندیدوں کی طرح اپنی زبان ہونٹوں پر پھیرنے لگا۔

”اب آئی ہے میری جان میں جان۔ اب بولو۔ دو بوتل شراب پی کر میری پیاس تو نہیں بجھی ہے لیکن پھر بھی میں اس قابل ضرور ہو گیا ہوں کہ میں تم سے بات کر سکوں“...... سی شارک نے کرنل فریدی اور ہریش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دو بوتلیں پی کر نہ صرف اس کی آنکھوں کی چمک ابھر آئی تھی بلکہ اس کے ساتھ اس کے چہرے پر بھی سرخی دکھائی دینا شروع ہو گئی تھی۔

”جزیرہ گراؤنڈ تک پہنچنے میں ہماری مدد کرو“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ فی فرد کے لئے تمہیں مجھے دس ہزار ڈالر دینے ہوں گے اور وہ بھی کیش“...... سی شارک نے کہا۔ شراب پی کر وہ واقعی مکمل طور پر نہ صرف ہوش میں آ گیا تھا بلکہ نوجوانوں کی طرح فریش اور انتہائی چاک و چوبند دکھائی دینے لگا تھا۔

”میں تمہیں فی کس بیس ہزار ڈالر دوں گا“...... کرنل فریدی نے کہا تو سی شارک کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی۔

”گڈ شو۔ اور ہاں روزانہ کی بنیاد پر معاوضے کے علاوہ پانچ بوتل شراب بھی تم مجھے مہیا کرو گے“...... سی شارک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو ڈن ہو گیا۔ بولو کب جانا ہے وہاں"...... سی شارک نے اسی انداز میں کہا۔

"آج رات"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر تمہارے انتظامات مکمل ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں آج رات ہی تمہیں وہاں لے چلوں گا لیکن وہاں جانے کے لئے تمہیں کچھ چیزوں کا بندوبست کرنا پڑے گا اور اگر تم مجھے چیزیں خریدنے کے لئے الگ سے رقم دے دو تو میں اپنے مطلب کی چیزیں لے آؤں گا جو تمہارے لئے بے حد فائدہ مند ثابت ہوں گی اور ہاں۔ جب میں پائریٹ تھا تو میرے پیچھے بھی دنیا کی کئی ایجنسیاں لگی ہوئی تھیں اور ان ایجنسیوں نے مجھے پھنسانے کے لئے جزیروں پر میرے لئے جال بھی لگائے تھے لیکن میں جب چاہتا ان کے جال کاٹتا ہوا ان کی شہ رگ تک بھی پہنچ جاتا تھا۔ تم نے کہا کہ جزیرہ گراؤنڈ پر مسلح افراد ہیں اور انہوں نے وہاں حفاظت کے لئے سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اگر تم مجھے ان سب کے بارے میں بتا دو گے تو میں ان کا توڑ بھی کر سکتا ہوں۔ باقی جیسے تمہاری مرضی"...... سی شارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر اس نے سی شارک کو اپنے ذرائع سے ملنے والی معلومات کے حوالے سے جزیرے کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں جو بھی

وہ جانتا تھا اسے بتا دیا۔

"ہونہہ۔ ان سب کے لئے مجھے بہت سامان لینا پڑے گا لیکن امید ہے کہ میں ان سب کا توڑ کر لوں گا"...... سی شارک نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اسے دس ہزار ڈالر دے دو"...... کرنل فریدی نے کہا تو ہریش نے جیب سے ڈالرز کی ایک گڈی نکال کر سی شارک کی جانب اچھال دی جسے سی شارک نے چیل کی طرح جھپٹ لیا۔

"نہیں۔ اس سے کام نہیں چلے گا"...... سی شارک نے کہا۔

"اسے مزید دس ہزار ڈالر دے دو"...... کرنل فریدی نے ہریش سے کہا تو اس نے سی شارک کو مزید دس ہزار ڈالرز دے دیئے جنہیں پا کر سی شارک کی آنکھوں میں مزید چمک ابھر آئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ میں ابھی اور اسی وقت ضرورت کی چیزیں لینے چلا جاتا ہوں۔ تم مجھے اپنا کوئی سیل نمبر دے دو۔ میرے پاس سیل فون نہیں ہے لیکن میں سیل فون خرید کر تم سے رابطہ کر لوں گا اور پھر میں تمہیں جہاں بلاؤں گا وہاں پہنچ جانا"...... سی شارک نے ڈالرز دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جگہ بتا دو ہم وہیں پہنچ جائیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم رات نو بجے تک سمندر کے جنگل والے حصے

کی طرف پہنچ جانا۔ میں وہیں تمہارا انتظار کروں گا''...... سی شارک نے کہا۔

''اگر تم نے ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تو یہ مت سوچنا کہ ہم تمہیں ڈھونڈ نہیں سکیں گے۔ ہمیں ہر وقت اپنے قریب ہی سمجھنا ورنہ تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہیں ملے گا''...... ہریش نے کہا۔

''میں احمق نہیں ہوں کہ پچاس ہزار ڈالر چھوڑ کر بیس ہزار ڈالر لے کر فرار ہو جاؤں۔ میرے لئے پچاس ہزار ڈالر بے حد اہمیت رکھتے ہیں''...... سی شارک نے کہا۔

''او کے۔ ہم وقت پر پہنچ جائیں گے''...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر ہریش بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سی شارک کی طرف دیکھے بغیر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ سی شارک بھی ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اس کی نظریں ہاتھوں میں موجود ڈالروں کی گڈیوں پر جمی ہوئی تھیں جیسے ڈالرز پا کر اسے نئی زندگی مل گئی ہو۔

حصہ اول ختم شد